Regd. # MC-1177

حیا کی فضیلت و اہمیت اور بے حیائی کی مذمت میں
سید عالم نور مجسم ﷺ کی 40 احادیث کریمہ
کا ایمان افروز مجموعہ

مرتب
محمد بشارت علی صدیقی اشرفی

تخریج
مولانا محمد اسامہ قادری نعیمی
(متخصص جامعۃ النور)

جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان
نور مسجد کاغذی بازار کراچی ۷۴۰۰۰
Ph : 021-32439799 Website : www.ishaateislam.net

اربعین

فضائل حیا

حیا کی فضیلت واہمیت اور بے حیائی کی مذمت پر سیّد عالم نور مجسم ﷺ کی
چالیس احادیث کریمہ کا ایمان افروز مجموعہ

جمع وترتیب

محمد بشارت علی صدیقی اشرفی

تخریج

محمد اُسامہ قادری

[متخصص جامعۃ النور]

ناشر

جمعیت اشاعت اہلسنّت (پاکستان)

نور مسجد کاغذی بازار کراچی ۷۴۰۰۰

کتاب : اربعین فضائل حیا

جمع وترتیب : محمد بشارت صدیقی اشرفی مدظلہ

تخریج : محمد اسامہ قادری (متخصص جامعۃ النور)

سن اشاعت : جمادی الاخریٰ ۱۴۳۹ ہجری / جنوری ۲۰۲۲ء

تعداد : ۴۲۰۰

ناشر : جمعیت اشاعت اہلسنّت، کراچی، پاکستان

نور مسجد، کاغذی بازار میٹھادر، کراچی،

فون: 021-32439799

خوشخبری : یہ رسالہ www.ishaateislam.net پر موجود ہے

پیش لفظ

اللہ تبارک وتعالی نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا اور مختلف اوصاف سے مزین فرمایا۔ انسان کو جو صفات دوسری مخلوقات سے ممتاز و ممیز کرتی ہیں ان میں ایک نمایاں صفت شرم وحیا بھی ہے۔ شرم وحیا کی یہ صفت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میں اس قدر نمایان تھی کہ صحابہ کرام فرماتے ہیں کہ نبی اخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم اعلی خاندان کی پردہ نشین عورتوں سے بھی زیادہ شرم وحیا والے تھے۔

شرم وحیا کی اہمیت بیان کرتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حیا کو ایمان کا ایک شعبہ قرار دیا ہے جب کہ ایک روایت میں ہے کہ حیا سارے کا سارا خیر ہی ہے لیکن افسوس ہمارا معاشرہ دن بدن مغربی کلچر سے متاثر ہو کر، حیا جیسی ایمانی صفت سے محروم ہوتا جارہا ہے۔

ڈاکٹر اقبال نے کہا تھا:

حیا نہیں ہے زمانے کی آنکھ میں باقی
خدا کرے تیری جوانی رہے بے داغ

ضرورت اس امر کی ہے کہ اس ایمانی صفت کا شعور لوگوں میں اجاگر کیا جائے تاکہ وہ اس کی ضد یعنی بے حیائی سے اجتناب کریں اور اپنی جوانی کو داغ دار ہونے سے محفوظ کریں۔

زیر نظر رسالہ "اربعین فضائل حیا" اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے جسے شائع کرنے کی سعادت اولاً محترم بشارت صدیقی صاحب کے ادارے "اشرفیہ اسلامک فاؤنڈیشن" کے حصے میں آئی۔ یقیناً موصوف کی یہ عمدہ کاوش ہے اور پھر مزید اس پر تخریج وغیرہ کے حوالے سے کام بفضلہ تعالی ہمارے ادارے کے متخصص فی الفقہ الاسلامی حضرت مولانا

محمد اسامہ قادری نعیمی زید علمہ کے حصے میں آیا، اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

لہٰذا ادارہ اس رسالہ کو اپنی سلسلہ اشاعت نمبر ۲۳۱ پر شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے حبیب ہمارے آقا ﷺ کے طفیل مؤلف اور جملہ معاونین واشاعت کاران کی سعی کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور ان کی دینی خدمات میں روز افزوں ترقی عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الکریم ﷺ

فقط

محمد عطاء اللہ نعیمی

خادم الحدیث و دار الإفتاء بجامعۃ النور

جمعیۃ اشاعۃ اھل السنۃ (پاکستان)

انتساب

امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت کوفی

غوث اعظم سیّد محی الدین عبد القادر جیلانی

ہم شبیہ غوث اعظم سیّد علی حسین اشرفی جیلانی کچھوچھوی

مُجدّدِ اعظم امام احمد رضا خان قادری بریلوی

مُحدِّث اعظم سیّد محمد اشرفی جیلانی کچھوچھوی

سرکارِ کلاں سیّد مختار اشرف اشرفی جیلانی کچھوچھوی

شیخ الاسلام والمسلمین، رئیس المحققین، اشرف المرشدین
حضرت علامہ مولانا سیّد محمد مدنی اشرفی الجیلانی کچھوچھوی

عرضِ دل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

علماے اسلام نے اربعین یا چالیس احادیث پر کئی ہزار کتب مختلف انداز سے ترتیب دیا ہے اور اسے اپنے لیے سعادت مندی اور اخروی نجات کا ذریعہ تصور کرتے ہوئے ہر زمانے میں اس کی جمع و ترتیب کا اہتمام کیا ہے۔

اربعین نویسی کی تاریخ میں تلمیذ امام اعظم ابو حنیفہ (۸۰-۱۵۰ھ) امام عبد اللہ بن مبارک (م:۱۸۱ھ / ۷۹۷ء) کا نام اُن اولین محدثین میں لیا جاتا ہے، جنھوں نے اس فن میں پہلی کتاب تصنیف فرمائی، آپ کی جمع کردہ اربعین اب مفقود ہے۔

امام محمد بن اسلم طوسی (م: ۲۴۲ھ / ۸۵۶ء) ایک دوسرے محدث ہیں جن کی اربعین آج بھی دست یاب ہے، اور اس کے مختلف ایڈیشنز بھی شائع ہو کر منظر عام پر آگئے ہیں۔

امام الحسن بن سفیان النسوی (م: ۳۰۳ھ/ ۹۱۵ء) کی جمع کی ہوئی اربعین بھی اولین مجموعات میں شمار کی جاتی ہے۔ یہ اربعین بھی دست یاب ہے اور ہمارے ادارے سے اس کا ترجمہ علامہ مولانا مفتی عبد الخبیر اشرفی مصباحی صاحب کر رہے ہیں۔

امام ابو بکر بن حسن آجری (م: ۳۶۰ھ / ۹۷۱ء) نے بھی ایک اربعین ترتیب دی ہے۔ اس اربعین کا ترجمہ ہمارے ادارے کی تحریک پر مولانا دانش مصباحی صاحب نے کیا ہے، جو بہت جلد شائع کیا جائے گا۔

صوفیاے کرام نے بھی اپنے مزاج کے مطابق اس شعبہ میں اہم تصانیف یادگار چھوڑی ہیں، امام ابو عبد الرحمن سلمی شافعی (۳۲۵-۴۱۲ھ) اُن اولین صوفیا میں سے ہیں، جنھوں نے تصوف پر اربعین جمع کی تھی، آپ کی جمع کردہ اربعین "کتاب الأربعین فی التصوف" کے نام سے مشہور و معروف ہے، اس کا سب سے پہلا اردو ترجمہ بنام **"اربعین تصوف"** ۲۰۱۴ء میں علامہ مولانا عبد المالک مصباحی (جوفی الوقت دارین اکیڈمی، رانچی کے ڈائریکٹر ہیں) نے کیا تھا، جسے ہمارے ادارے نے ۲۰۱۵ء میں عرس محدث اعظم ہند کے موقع پر شائع کرنے کی سعادت حاصل کی تھی، یہ کتاب ہمارے ادارے کی اولین اشاعتوں میں سے ایک ہے۔

امام عبد الرحمن سلمی کے ہم زمانہ امام ابو سعد احمد بن محمد بن احمد بن عبد اللہ مالینی ہروی(م: ۴۱۲ ھ / ۱۰۲۲ ء) نے بھی ترتیب اربعین کا اہتمام کیا ہے۔ آپ کی ترتیب کردہ اربعین "الأربعون الصوفية" کے نام سے مشہور ہے۔ اس کو بھی اس میدان کی اولین کتابوں میں شمار کیا جاتا ہے۔ اس اربعین کا پہلا اردو ترجمہ ہمارے ادارے کے ریسرچ اسوسیٹ علامہ مولانا میزان الرحمٰن علائی اشرفی امجدی صاحب نے کیا ہے، جو عن قریب منظر عام پر آنے والا ہے۔

صاحب رسالہ قشیریہ امام ابو القاسم عبد الکریم قشیری شافعی (۳۷٦-۴٦۵ ھ) نے بھی تصوف پر "اربعین "ترتیب دی ہے، جس کا نام "كتاب الأربعين في تصحيح المعاملة" ہے، اس مبارک رسالے کا سب سے پہلا سلیس اردو ترجمہ ہماری تحریک پر فاضل اشرفیہ علامہ مولانا مفتی خالد کمال اشرفی مصباحی صاحب (ناظم اعلی- دار العلوم اشرف العلوم، لکھی پور، اتر دیناج پور، مغربی بنگال) نے کیا ہے۔

اسی طرح صاحب "حلية الأولياء" امام ابو نعیم اصفہانی شافعی (م:۴۳۰ ھ / ۱۰۳۸ ء) نے بھی ایک اربعین ترتیب دی تھی۔

عظیم حنبلی متکلم وصوفی امام عبد اللہ انصاری ہروی(م: ۴۸۱ ھ / ۱۰۸۹ ء) نے توحید اور علم کلام کے موضوع پر ایک اہم اربعین یادگار چھوڑی ہے۔ اس کے بعد یہ سلسلہ کافی دراز ہوا اور ہزاروں اربعینات ہر زمانے میں تیار ہوتی گئیں۔

ہمارے برصغیر میں بھی یہ سلسلہ نہایت اہتمام کے ساتھ جاری رہا۔ خلیفۂ شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی(۵۳۹-٦۳۲ ھ)- حضرت قاضی حمید الدین ناگوری، دہلوی (م: ٦۴۳ ھ)-جو قطب الاقطاب حضرت قطب الدین بختیار کاکی (۵٦۸-٦۳۴ ھ) کے استاذ بھی تھے نے ایک اربعین ترتیب دی تھی، یہ سرزمین ہندوستان پر ترتیب دی جانے والی پہلی اربعین ہے اور مخطوطہ کی شکل میں علی گڑھ مسلم یونی ورسٹی کی لائبریری میں موجود ہے، دعا ہے کہ کوئی صاحب تحقیق اس طرف توجہ کریں اور اس اہم اربعین کا تحقیقی ایڈیشن مع اردو ترجمہ جلد سے جلد منظر عام پر لے آئیں۔ آمین!

سلسلۂ سہروردیہ کے عظیم ترین صوفیا میں حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت سید جلال الدین حسین بخاری(۷۰۷-۷۸۵ھ) کا نام آتا ہے، آپ نے بھی تصوف و عرفان پر ایک

اربعین ترتیب دی تھی، یہ اب مفقود ہے اور کتابوں میں اس کا بس ذکر ملتا ہے۔

سلسلۂ عالیہ کبرویہ کے عظیم شیخ، فاتح کشمیر حضرت امیر کبیر سید علی ہمدانی (٧١٤-٧٨٦ھ) نے بھی ایک اربعین ترتیب دی تھی، جو چند سال پہلے طبع ہوئی ہے۔

امام المحدثین شاہ عبد الحق محدث دہلوی (٩٥٨-١٠٥٢ ھ) نے بھی اس میدان میں عربی زبان میں "جمع الأحاديث الأربعين في أبواب علوم الدين" ترتیب دی اور فارسی میں اس کا ترجمہ -الأحاديث الأربعين في نصيحة الملوك والسلاطين- کے نام سے کیا ہے۔

پھر امام شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (١١١٤-١١٧٦ ھ) اور ان کے بعد امام اہل سنت امام احمد رضاخان قادری برکاتی بریلوی (١٢٧٢-١٣٤٠ ھ) نے بھی اس شعبہ میں طبع آزمائی فرمائی ہے۔ ان اربعینات کے علاوہ بھی کئی اربعینات ہیں، جن کی تفصیل یہاں بیان کرنا مشکل ہے۔

صاحب کشف الظنون علامہ مصطفیٰ بن عبد اللہ معروف بکاتب چلپی(م:١٠٦٧ھ) نے امام سیدنا عبد اللہ بن مبارک (م: ١٨١ ھ) سے لے کر اپنے زمانے تک تقریباً ٩٠/ اربعینات کا تذکرہ کیا ہے۔

پاکستانی محقق محمد عالم مختار حق صاحب نے اردو زبان میں اربعین نویسی پر ایک جامع اشاریہ بنام **"اردو میں اربعینات"** ترتیب دیا ہے اور اس میں ٥٧٠/ اربعینات کا مختصر تعارف و کوائف پیش کیا ہے۔ اس کتاب کا مقدمہ بھی پڑھنے کے لائق ہے۔

مصری محقق سہل العود نے ایک جامع اشاریہ "المعين على معرفة كتب الأربعين من أحاديث سيد المرسلين ﷺ" ترتیب دیا ہے۔ جس میں انھوں نے تقریباً ٥٢٩/ اربعینات کا ذکر کیا ہے۔ یہ بھی ایک لاجواب اشاریہ ہے۔

اس کے علاوہ بھی کچھ اور اشاریے ہیں، جن کا ذکر پھر کبھی کیا جائے گا۔

الحمد للہ رب العالمین! **اشرفیہ اسلامک فاؤنڈیشن**، حیدرآباد، دکن نے بھی اس حوالے سے کچھ کرنے کی سعی کی ہے، جدید عنوانات پر ٤٠ سے زائد اربعینات زیر ترتیب ہیں۔ ساتھ ہی ساتھ اکابر محدثین کے قدیم و جدید اربعینات کا اردو میں ترجمہ کرواکر شائع کرنا بھی خدمت

اربعینات میں شامل ہے۔

اسی مبارک سلسلے کے تحت میں نے بھی زمانے کی ضروریات کے مطابق چند عناوین کا انتخاب کر کے ان کا خاکہ تیار کیا اور اربعینات ترتیب دینے کا ارادہ کیا ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کی توفیق اور سرکار دو عالم ﷺ کی عنایت سے کسی حد تک اسے پائے تکمیل تک پہنچانے کی کوشش بھی کر رہا ہوں۔ ان اربعینات میں سے ایک **"اربعین فضائل حیا"** بھی ہے۔

اس علمی سفر میں کچھ احباب کا مسلسل ساتھ رہا، بالخصوص ہمارے عزیز **مولانا عبد القدوس مصباحی** صاحب کا، جنھوں نے اس اربعین پر نظر ثانی کی، اپنے مفید مشوروں سے حوصلہ افزائی کی اور کتاب کی اشاعت تک ساتھ دیتے رہے۔ میں مولانا موصوف کا صمیم قلب سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ یہ بات یہاں ذکر کرنا مناسب ہے کہ مولانا عبد القدوس صاحب بھی **اس تحریک اربعینات** کے اہم رکن ہیں، مولانا نے ذاتی دل چسپی سے **اشرفیہ اسلامک فاؤنڈیشن** کے تحت کئی نوجوان فارغین سے مختلف اربعینات کا ترجمہ کروایا اور خود بھی ہماری دعوت پر چند عنوانات پر کام کر رہے ہیں۔ جب کہ سخاوت جیسے اہم عنوان پر **"اربعین فضائل سخاوت"** اور **"اربعین عیسیٰ علیہ السلام"** مکمل کر چکے ہیں۔

ادارے کے ہر اہم پروجیکٹ میں ہمارے عزیز **علامہ مولانا عطاء النبی حسینی ابو العلائی مصباحی صاحب** کا ساتھ بھی رہتا ہے۔ سلسلۂ اربعینات میں مولانا کا بھی کافی اہم کردار ہے۔ خود بھی اربعینات پر کام کرتے ہیں اور دوسرے نو فارغین سے کرواتے بھی ہیں۔ ہماری دعوت پر مولانا موصوف نے **"اربعین فضائل حیا"** کے لیے ایک وقیع اور جامع مقدمہ تحریر کیا، جس میں اس موضوع کے متعلق کافی معلومات شامل کی ہیں، پھر اس مجموعہ اربعین کو اپنی تقریظ سے نواز کر ہمیں شکریہ ادا کرنے کا موقع دیا۔

ادارے کے مشیر اعلیٰ، ہمارے مربی و محسن، محقق اہل سنت، مصنف کتب کثیرہ حضرت علامہ مولانا مفتی **عبد الخبیر اشرفی مصباحی صاحب قبلہ** کی حوصلہ افزائی اور اصاغر نوازی بے مثال ہے، حضرت قبلہ نے نہ صرف کتاب کو ایک بار بغور دیکھا، بلکہ اپنی گراں قدر تقریظ سے کتاب کی اہمیت کو سراہتے ہوئے استناد بخشا۔ میں حضرت کا شکریہ الفاظ کی بندش میں ادا کرنے سے قاصر ہوں۔

یہ کتاب اشرفیہ اسلامک فاؤنڈیشن کی ۸۷ویں اشاعتی پیش کش ہے۔ پھر شیخ الحدیث مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی اور بانی ادارہ جمعیت اشاعت اہلسنّت (پاکستان) حضرت علامہ محمد عرفان ضیائی نے

اس کی اپنے ادارہ سے اشاعت کی خواہش ظاہر کی تو فقیر کہ جس کا مقصد علم دین کی ترویج واشاعت ہے، ان حضرات کو بخوشی اشاعت کی اجازت دے دی۔

دُعا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے حبیب پاک صاحب لولاک ﷺ کے وسیلہ جلیلہ سے اس خدمت کو قبول فرمائے، ہر کام کو پائے تکمیل تک پہنچائے، ناشرین واراکین "اشرفیہ اسلامک فاؤنڈیشن" اور "جمعیت اشاعت اہلسنّت (پاکستان)" کو مزید دینی وعلمی خدمت کرنے کی توفیق نصیب فرمائے اور احباب اہل سنت کے لیے اس کتاب کو نفع وفیض بخش بنائے! آمین بجاہ النبی الامین ﷺ!

فقیر غوث جیلاں وسمناں

محمد بشارت علی صدیقی اشرفی

جدہ شریف، حجاز مقدس

تقریظ جلیل

مُحقّق اہل سنت، مصنف کتب کثیرہ

حضرت علامہ مولانا مفتی **عبد الخبیر اشرفی مصباحی**

صدر المدرسین-دار العلوم عربیہ اہل سنت منظر اسلام، التفات گنج، امبیڈکر نگر، یوپی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

فحاشی، بے حیائی اور بے راہ روی گزشتہ چند برسوں میں بہت پھیل گئی ہے، معاشرہ سے لے کر سوشل میڈیا تک ہر طرف بے حیائی کا بول بالا ہے۔

سماجی بے حیائی اِس قدر پھیل گئی ہے کہ تقریبات میں فوٹو شوٹ کا رواج عام ہوتا چلا جارہا ہے، فوٹو سیشن میں مستورات کی چادر حیا نامحرموں کے سامنے تار تار ہوتی نظر آتی ہے۔ ستم بالائے ستم یہ ہے کہ یہ امور سربراہان خاندان کی مرضی اور موجودگی میں انجام پاتے ہیں۔ جوان لڑکے لڑکیاں گرل فرینڈ اور بوائے فرینڈ ہونے کی سوچ سے باہر نہیں نکل پارہے ہیں، بہنوئی اپنی سالی سے عشق فرمانے میں عار محسوس نہیں کر رہا ہے۔ ریپ کے قصے اس قدر عام ہوگئے ہیں کہ کوئی عورت محفوظ نہیں ہے۔ بازاروں، سڑکوں اور پارکوں میں خواتین، بے حیا مردوں کی بے حیا نظروں اور حرکتوں سے محفوظ نہیں ہیں۔ اشتہارات میں صنف نازک کی نیم عریاں تصویریں عام ہوتی جارہی ہیں۔ معاشرہ میں پھیلی بے حیائیوں کی یہ جھلکیاں عام طور پر دکھائی دیتی ہیں اور نادِ کھنے والی بے حیائیاں ان سے الگ ہیں جو تنہائی میں انجام پاتی ہیں، اکثر و بیشتر سوشل میڈیا ان کا میدان ہوتا ہے۔ مرد حضرات اپنی کمزوریوں کو چھپانے کے لیے سارا الزام عورتوں پر تھوپ دیتے ہیں، حالاں کہ ان کی بے حیائی اور بے شرمی کو آپ تقریباً ہر جگہ اور ہر شعبہ ہائے زندگی میں دیکھ سکتے ہیں۔ اکثر و بیشتر عورتوں کی بے حیائی میں بے حیا مردوں کی سوچ اور اُن کی فکر و عمل کا دخل ہوتا ہے۔ اکبر الہ آبادی نے سچ کہا ہے:

اکبر زمیں میں غیرت قومی سے گڑ گیا   بے پردہ نظر آئیں جو کل چند بیبیاں
کہنے لگیں کہ عقل پہ مردوں کے پڑ گیا   پوچھا جو میں نے آپ کا پردہ وہ کیا ہوا

ہمارے دین میں حیا مرد اور عورت دونوں کے لیے لازم ہے۔ بے حیائی اور بے شرمی کے خاتمے کے لیے حیا کو فروغ دینا بہت ضروری ہے۔ اس کے لیے مختلف زاویے سے کام کرنا ہوگا۔ وعظ و بیان اور تقریر و تحریر کے ذریعے حیا کی فضیلت اور بے حیائی کی مذمت پر زور دینا ہوگا۔ عملی اقدامات بھی کرنے ہوں گے۔ کتاب **"اربعین فضائل حیا"** حیا کے فروغ اور بے حیائی کو دبانے کے لیے ایک بہترین علمی کاوش ہے۔ کتاب میں چالیس احادیث، زوائد کے عنوان سے مزید پانچ حدیثیں اور متعدد صحابہ و اولیا کے آثار و اقوال نہایت حسن اسلوب کے ساتھ ترتیب پائے ہیں۔ کتب احادیث میں یہ کتاب ایک بہترین اضافہ ہے۔ انداز عالمانہ اور ترتیب محققانہ ہے۔ احادیث و آثار کے ترجمے میں شستہ اور سہل انداز اختیار کیا گیا ہے۔ علم و علما دوست محب گرامی و قار عالی جناب مولانا بشارت علی صدیقی اشرفی حیدر آبادی- حال مقیم جدہ- نے اصلاح معاشرہ کے جذبۂ صادقہ سے لبریز ہو کر اس کتاب کو ترتیب دیا ہے۔ مرتب موصوف خود کام کرتے ہیں اور دوسروں سے کام لینے کا ہنر بھی رکھتے ہیں۔ **اشرفیہ اسلامک فاؤنڈیشن** کے نام سے مشہور، ان کی تنظیم نے بہت سے نو آموز اور کہنہ مشقوں کو بہترین پلیٹ فارم مہیا کیا ہے۔ فاؤنڈیشن نے نہایت قلیل مدت میں بڑا کارنامہ انجام دیا ہے۔ حالات و تقاضے کے مطابق نئے انداز تحقیق کے ساتھ سینکڑوں مفید اور کارآمد لیٹریچر س اہل علم کے ہاتھوں تک پہنچایا ہے۔ اللہ کریم کی بارگاہ میں دعا ہے کہ محب محترم مولانا المکرم بشارت علی صدیقی اشرفی اور **اشرفیہ اسلامک فاؤنڈیشن** کو روز بروز ترقی عطا کرے اور زیر نظر کتاب کو مقبول انام کر کے مصنف کو دارین کی سعادتوں سے نوازے۔ آمین بجاہ سید المرسلین

عبد الخبیر اشرفی مصباحی

۲۸ جنوری ۲۰۲۱ء

تقریظ جمیل

حضرت علامہ مولانا مفتی **محمد عطاء النبی حسینی مصباحی ابوالعلائی**

جامعۃ المدینہ فیضان رضا، بریلی شریف و سجادہ نشین خانقاہِ اسمٰعیلیہ حسینیہ، کولکاتا

شرم و حیا کا لفظ جس کثرت سے زبان زد اور کان زد رہتا ہے اس سے کہیں زیادہ حیا کی اہمیت و افادیت ہے اور کیوں نہ ہو کہ جانور اور انسان کے درمیان وجہِ امتیاز اور ان دونوں میں فرق کی بنیادی علامت حیا ہے۔ اس لیے اگر انسان ہے تو شرم و حیا ضرور اس کے اندر ہوگی اور اگر انسان کے لب و لہجے، حرکات و سکنات اور عادات و اطوار سے شرم و حیا مفقود ہو جائے تو دیگر تمام اچھائیوں پر خود بخود پانی پھر جاتا ہے اور دیگر تمام نیک اوصاف کی موجودگی کے باوجود اپنی وقعت کھو دیتے ہیں۔ شرم و حیا کی اسی اہمیت و افادیت کے سبب نبی کریم رءوف رحیم ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں حیا نہیں تو جو چاہے کرو۔

شرم و حیا کی اس قدر اہمیت و افادیت کے پیش نظر اس کی ضرورت کی شدت اس بے حیائی کے زمانے میں اور بڑھ جاتی ہے اور اس بے حیائی کی نجاست سے معاشرہ کو پاک و صاف کرنے کے لیے ضروری ہے کہ معاشرہ شرم و حیا کا مجسم بن جائے اور اس کے لیے ضروری ہے کہ شرم و حیا کے مفہوم و معنٰی، اس کی عظمت و رفعت اور فضیلت اور اس سے اجتناب کے نقصانات کی معلومات ہو۔ اسی ضرورت کے پیش نظر علم دوست، علما دوست اور کتاب دوست مولانا بشارت صدیقی صاحب قبلہ نے احادیث کریمہ کے ذخیرے اور اقوال بزرگانِ دین کے خزانے سے تلاش کر کر کے حیا کی فضیلت پر **"اربعین فضائل حیا"** کے نام سے ایک مجموعہ تیار کیا ہے

جو اپنے اندر کیا کیا خوبیاں اور کیا کیا خصوصیتیں رکھتا ہے اس کا اندازہ دوران مطالعہ قارئین خود ہی کریں گے۔

راقم الحروف مذکورہ کتاب کے بارے میں بس اتنا ہی کہے گا کہ کتاب اصلاح معاشرہ کے جذبہ سے لبریز ہو کر ترتیب دی گئی ہے اور اچھے انداز میں ترتیب دی گئی ہے۔ اس کتاب کا مطالعہ ہر اس دردمند دل کے لیے ضروری ہے جو معاشرہ کو شرم وحیا کا پیکر دیکھنے، یا جو دل اپنے آپ کو شرم وحیا سے آراستہ کرنے، یا جو دل شرم وحیا کی دعوت و تبلیغ کے لیے ہمہ وقت مضطرب و پریشان رہتا ہے۔

اس کتاب میں احادیث کریمہ اور اقوال و فرموداتِ بزرگانِ دین کی اصل عربی متن کے ساتھ ساتھ اردو داں اور اردو خواں طبقہ کے لیے اردو ترجمہ بھی موجود ہے۔ نیز ہر حدیث اور ہر فرمان کی ایک نہیں بلکہ کئی ایک حوالوں کی تخریج کر دی گئی ہے تاکہ اگر کوئی اصل ماخذ و مرجع تک پہنچنا چاہے تو بآسانی منزل مقصود پر رسائی ہو جائے۔

اخیر میں بارگاہ الہ العالمین میں دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب لبیب نبی کریم ﷺ کے صدقہ و طفیل مرتب و مترجم موصوف کو اس مجموعہ کی ترتیب پر اجر عظیم عطا فرمائے اور امت مسلمہ کو اس سے مستفید ہونے کی توفیق عطا فرمائے اور اس رسالہ کو مقبول انام بنائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین

فقیر قادری ابو العلائی **محمد عطاء النبی حسینی مصباحی ابو العلائی**

جامعۃ المدینہ فیضان رضا، بریلی شریف

مقدمہ

کسی بھی وصف کے بہتر ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ خواہی نخواہی انسان اُسے اپنا ہی لیتا ہے اور جو انسان اُس وصف کو زیب تن کر لیتا ہے تو دیکھنے والوں کی زبان اُس کی تعریف و توصیف میں تر دکھائی دیتی ہے۔ اُن اعلیٰ اور عمدہ اوصاف و اَخلاق میں سے ایک **"حیا"** ہے، جو انسان کو ہر برائی سے باز رکھتی ہے، ارتکاب معاصی میں حائل ہو کر آدمی کو گناہ سے بچاتی ہے اور حق دار کا حق تلف کرنے سے منع کرتی ہے۔ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد بھی اِس معنیٰ پر روشنی ڈالتا ہے کہ لوگوں نے سابقہ انبیا کی تعلیمات میں سے جو حصہ حاصل کیا ہے وہ یہ ہے کہ جب حیا ختم ہو جائے تو پھر جو چاہو کرو۔

اگر دیکھا جائے تو اسلام کا عملاً دار و مدار حیا پر ہے؛ کیوں کہ یہی ایک ایسا قانون شرعی ہے جو تمام اَفعال شرعیہ کو منظم اور مرتب کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تمام انبیاے کرام نے حیا پر زور دیا ہے۔ نیز حیا جس میں ہوتی ہے اُس میں نیکی کے تمام اَسباب موجود ہوتے ہیں اور جس شخص میں حیا ہی نہ رہے اُس کے لیے نیکی کرنے کی تمام راہیں مسدود ہو کر رہ جاتی ہیں؛ کیوں کہ حیا انسان اور گناہ کے درمیان حائل ہونے والی چیز ہے۔ اگر حیا قوی ہے تو گناہ کی قوت ماند پڑ جائے گی اور اگر حیا کم زور پڑ جائے تو گناہ کی قوت غالب آجاتی ہے۔ کتنی ہی برائیاں ہیں جن میں صرف حیا ہی حائل ہو سکتی ہے؛ کیوں کہ یہی اس کی دوا ہے۔ اگر حیا ہی ختم ہو جائے تو پھر اس کی کوئی دوا نہیں ہے۔ جب حیا کی اہمیت و افادیت اور فیضان و برکت کا یہ عالم ہے تو بحیثیت انسان ہر فرد کو اور خصوصاً مسلمان کو اس سے آراستہ و پیراستہ ہونا ایک لازمی امر ہے۔ اور اس کے لیے حیا کے بارے میں معلومات بھی ضروری ہے۔ اِس لیے ذیل میں حیا کا لغوی، اصطلاحی اور شرعی مفہوم، قرآن کریم کی روشنی میں حیا کی اہمیت

وافادیت، حدیث رسول ﷺ کی روشنی میں حیا کی ضرورت ووقعت، قرآن مجید کی روشنی میں بے حیائی کی مذمت، حدیث رسالت مآب ﷺ کی روشنی میں حیا کا انداز اور طریقہ کیا ہو؟ مختلف جہات سے حیا کی اقسام، حیا کے درجات، اللہ تعالیٰ اور حیا، رسول اللہ ﷺ اور حیا، انبیاے کرام اور حیا، اَسلاف عظام اور حیا اور علماے امت کے اقوال کی روشنی میں حیا کی تفہیم پر کچھ لکھنے کی کوشش کی جارہی ہے؛ تاکہ کوئی بھی فرد حیا سے خود کو سنوارنے سے قبل، حیا کی اہمیت و افادیت ذہن میں نقش کرلے۔

حیا کا لغوی مفہوم

قَالَ الْإِمَامُ الْوَاحِدِيُّ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى:

قَالَ أَهْلُ اللُّغَةِ: الِاسْتِحْيَاءُ مِنَ الْحَيَاةِ، وَاسْتَحْيَا الرَّجُلُ: مِنْ قُوَّةِ الْحَيَاةِ فِيهِ لِشِدَّةِ عِلْمِهِ بِمَوَاقِعِ الْعَيْبِ. قَالَ: فَالْحَيَاءُ مِنْ قُوَّةِ الْحِسِّ وَلُطْفِهِ وَقُوَّةِ الْحَيَاةِ.[1]

یعنی امام واحدی نے کہا:

اہلِ لُغت کے نزدیک حیا، حیات سے ماخوذ ہے؛ کیوں کہ حیات کے سبب سے علم حاصل ہوتا ہے اور جب انسان کو عیب لگنے کے کاموں کا علم ہو تو وہ ان سے احتراز کرتا ہے اور یہی حیا ہے، لہٰذا حیا، حیات اور حس کی قوت اور لطف سے حاصل ہوتی ہے۔

اور صاحب مواہب اللدنیہ-امام قسطلانی فرماتے ہیں: والحیاء -بالمد- وهو من الحياة، ومنها: الحيا للمطر، لكن هو مقصور. وعلى حسب حياة القلب

۱۔ المنهاج شرح صحيح مسلم، كتاب الإيمان، باب بيان عدد شعب الإيمان وأفضلها... إلخ، ۶/۲۰۱

تکون فیہ قوۃ خلق الحیاء . وقلۃ الحیاء من موت القلب والروح وکلما کان القلب حیاً کان الحیاء أتم۔[۲]

حیا۔(الف مدہ کے ساتھ) حیات سے ماخوذ ہے اور اسی سے بارش کے لیے حیا(بولا جاتا) ہے، لیکن یہ الف مقصورہ کے ساتھ ہے۔ دل میں جس قدر حیات ہوتی ہے اُسی حساب سے اُس میں حیا کا وصف پایا جاتا ہے اور حیا کا کم ہونا دل اور روح کی موت ہے اور جب دل زندہ ہو تو حیا تام ہوتی ہے۔

حیا کا اصطلاحی مفہوم

الحیاء تغیر وانکسار یعتری الإنسان من خوف ما یعاب بہ أو یذم. [۳]

یعنی: کسی کام کے ارتکاب کے وقت مذمت اور ملامت کے خوف سے انسان کی حالت کا تبدیل ہو جانا حیا کہلاتا ہے۔

الحیاء خلق یبعث علی ترك القبیح ویمنع من التقصیر فی حق ذی الحق. [۴]

یعنی حیا وہ وصف ہے جو بُرے کام کے ترک پر ابھارتا ہے اور حق دار کے حق کی ادائیگی میں کوتاہی سے منع کرتا ہے۔

امام راغب اصفہانی فرماتے ہیں: الحیاء انقباض النفس عن القبائح و ترکھا۔[۵]

۲۔ المواھب اللدنیۃ،المقصد الثالث،الفصل الثانی:فیما أکرمہ اللہ تعالیٰ بہ من الأخلاق... إلخ،۲/ ۱۰۵

۳۔ عمدۃ القاری،کتاب الإیمان،باب أمور الإیمان،۱/ ۱۹۸

٤۔ المنھاج شرح صحیح مسلم،کتاب الإیمان،باب بیان عدد شعب الإیمان وأفضلھا... إلخ،۱.۲/۶

٥۔ مفردات ألفاظ القرآن،کتاب الحاء،ص ۲۷۰

یعنی نفس کو بُرے کاموں سے روکتے ہوئے اُسے چھوڑ دینے کا نام حیا ہے۔

امام جرجانی فرماتے ہیں: الحیاء انقباض النفس عن شئی و ترکه حذراً عن اللوم فیه۔[٦]

یعنی ملامت کے خوف سے نفس کو کسی چیز سے روک کر اُسے چھوڑ دینا حیا ہے۔

حیا کا شرعی مفہوم

امام بدر الدین عینی لکھتے ہیں :سب سے زیادہ جس سے حیا کرنی چاہیے وہ اللہ تعالیٰ ہے،اور اللہ تعالیٰ سے حیا کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تم کو وہ کام کرتے ہوئے نہ دیکھے جس کام سے اللہ تعالیٰ نے تم کو منع کیا ہے، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:"تم اس طرح اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو گویا کہ تم اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہے ہو اور اگر تم اللہ تعالیٰ کو نہ دیکھ پاؤ تو یہ یقین رکھو کہ وہ تم کو دیکھ رہا ہے۔"

اور امام ترمذی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت بیان کی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:اللہ تعالیٰ سے حیا کرو جیسے حیا کرنے کا حق ہے۔ صحابہ کرام نے کہا: الحمد للہ! ہم حیا کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: یہ حیا نہیں ہے، اللہ تعالیٰ سے اس طرح حیا کرنا جیسے حیا کا حق ہے،وہ یہ ہے کہ سر اور اس کے نیچے کے اعضا اور پیٹ اور اس کے نیچے والے اعضا کی (ارتکاب معصیت سے) حفاظت کرو اور موت کو اور جسم کے بوسیدہ ہونے کو یاد رکھو، سو جس نے ایسا کر لیا اس نے اللہ تعالیٰ سے اس طرح حیا کی جو حیا کرنے کا حق ہے۔

ایک سوال یہ ہے کہ تمام شاخوں میں سے نبی ﷺ نے حیا کا خصوصیت

٦۔ کتاب التعریفات،باب الحاء،ص ٩٤

کے ساتھ کیوں ذکر فرمایا؟

اس کا جواب یہ ہے کہ حیا تمام شاخوں کو شامل ہے؛ کیوں کہ گناہ اور بے حیائی کے کام کرنے سے دنیا اور آخرت میں رسوائی ہوتی ہے اور حیادار آدمی رسوائی سے ڈرتا ہے؛ اس لیے وہ گناہوں سے باز رہے گا اور تمام احکام شرعیہ پر عمل کرے گا۔

علامہ طیبی نے کہا: حیا کو خصوصیت سے الگ ذکر کرنے کی یہ وجہ ہے کہ یہ ایمان کی ستر سے زیادہ شاخوں میں سے ایک شاخ ہے، کیا انسان نے اس کو مکمل طور پر حاصل کرلیا ہے، اس پر قیاس کر کے سوچے کہ ایمان کی تمام شاخوں کو حاصل کرنا کس قدر مشکل ہے۔(۷)

حیا کی اہمیت قرآن کی روشنی میں

حیا اُن چند اوصاف میں سے ہے جس سے آراستہ ہونے کا حکم قرآن کریم میں بھی ہے اور احادیث کریمہ میں بھی۔ دیکھیے حیا کا ذکر کرتے ہوئے قرآن گویا ہے: ﴿فَجَآءَتۡهُ إِحۡدَىٰهُمَا تَمۡشِي عَلَى ٱسۡتِحۡيَآءٖ قَالَتۡ إِنَّ أَبِي يَدۡعُوكَ لِيَجۡزِيَكَ أَجۡرَ مَا سَقَيۡتَ لَنَا﴾[القصص؛آیت:۲۵]

ترجمہ: توان دونوں میں سے ایک اس کے پاس آئی شرم سے چلتی ہوئی، بولی: میرا باپ تمھیں بلاتا ہے کہ تمھیں مزدوری دے اس کی جو تم نے ہمارے جانوروں کو پانی پلایا ہے۔

دوسرے مقام پر حیا کا ذکر یوں ہے: ﴿إِنَّ ذَٰلِكُمۡ كَانَ يُؤۡذِي ٱلنَّبِيَّ فَيَسۡتَحۡيِۦ مِنكُمۡۖ وَٱللَّهُ لَا يَسۡتَحۡيِۦ مِنَ ٱلۡحَقِّ﴾[الاحزاب؛آیت:۵۳]

ترجمہ: بے شک اس میں نبی کو ایذا ہوتی تھی تو وہ تمھارا لحاظ فرماتے تھے اور

۷۔ عمدۃ القاری، کتاب الإیمان، باب أمور الإیمان، ۱/ ۲۰۲

اللہ حق فرمانے میں نہیں شرماتا۔

ایک اور مقام پر ہے: ﴿إِنَّ اللهَ لَا يَسْتَحْيِ أَن يَضْرِبَ مَثَلًا مَّا بَعُوضَةً فَمَا فَوْقَهَا﴾ [البقرہ؛ آیت:۲٦]

ترجمہ: بے شک اللہ اس سے حیا نہیں فرماتا کہ مثال سمجھانے کو کیسی ہی چیز کا ذکر فرمائے، مچھر ہو یا اس سے بڑھ کر۔

حیا کی اہمیت احادیث کی روشنی میں

نبی کریم ﷺ نے حیا کی اہمیت اور فضیلت کے پیش نظر اپنی امت کو حیا کے مفہوم سے بھی آگاہ فرمایا اور حیا کی زیب و زینت کرنے کا بھی حکم فرمایا۔ کتنے حسین انداز میں حیا کا درس دیتے ہوئے آپ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں، حدیث پاک میں ہے: عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، سَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا يَعِظُ أَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ فَقَالَ: دعه، فَإِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْإِيمَانِ۔[۸]

ترجمہ: حضرت سالم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو سنا جو اپنے بھائی کو حیا کے متعلق نصیحت کر رہا تھا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اس کو چھوڑ دو؛ کیوں کہ حیا ایمان سے ہے۔"

ایک حدیث پاک میں یوں حیا کی ترغیب فرمائی: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: إِنَّ لِكُلِّ دِينٍ خُلُقًا وَإِنَّ خُلُقَ الْإِسْلَامِ الْحَيَاءُ۔[۹]

۸۔ صحیح البخاری، کتاب الإیمان، باب الحیاء من الإیمان، برقم: ۲٤، ۱/ ۱۳-۱٤
صحیح مسلم، کتاب الإیمان، باب بیان عدد شعب الإیمان... إلخ، برقم: ۵۹-۱، ۳٦/ ۳، ٦۳
سُنن أبی داود، کتاب الأدب، باب فی الحیاء، برقم: ٤۷۹۵، ۵/ ۹٦
سُنن الترمذی، کتاب الإیمان، باب ما جاء أنّ الحیاء من الإیمان، برقم: ۲٦۱۵، ۳/ ٤٤۳
۹۔ سُنن ابن ماجه، کتاب الزهد، باب الحیاء، برقم: ٤۱۸۲، ٤/ ۵۰۲
الموطا للإمام مالك، کتاب حسن الخلق، باب ما جاء فی الحیاء، برقم: ٦۹۵، ص ۵۵٦

=

ترجمہ: حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: "بے شک ہر دین کا ایک خُلق ہوتا ہے اور اسلام کا خلق حیا ہے۔"

ایک اور مقام پر آپ ﷺ حیا کی جانب توجہ مبذول کراتے ہوئے فرماتے ہیں: استحیوا من الله تعالى حق الحياء فإن الله تعالى قسم بينكم أخلاقكم كما قسم بينكم أرزاقكم.[(١٠)]

ترجمہ: "اللہ تعالیٰ سے ایسے حیا کرو جیسے حیا کا حق ہے اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ نے تمھارے اخلاق ایسے ہی تقسیم کیے ہیں جیسے تمھارے درمیان تمھارے رزق تقسیم کیے ہیں۔"

ایک مقام پر حیا کی ہلاکت خیزیاں بیان کرتے ہوئے ارشا فرماتے ہیں: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُهْلِكَ عَبْدًا نَزَعَ مِنْهُ الْحَيَاءَ فَإِذَا نَزَعَ مِنْهُ الْحَيَاءَ لَمْ تَلْقَهُ إِلاَّ مَقِيتًا مُمَقَّتًا فَإِذَا لَمْ تَلْقَهُ إِلاَّ مَقِيتًا مُمَقَّتًا نُزِعَتْ مِنْهُ الأَمَانَةُ فَإِذَا نُزِعَتْ مِنْهُ الأَمَانَةُ لَمْ تَلْقَهُ إِلاَّ خَائِنًا مُخَوَّنًا فَإِذَا لَمْ تَلْقَهُ إِلاَّ خَائِنًا مُخَوَّنًا نُزِعَتْ مِنْهُ الرَّحْمَةُ فَإِذَا نُزِعَتْ مِنْهُ الرَّحْمَةُ لَمْ تَلْقَهُ إِلاَّ رَجِيمًا مُلَعَّنًا فَإِذَا لَمْ تَلْقَهُ إِلاَّ رَجِيمًا مُلَعَّنًا نُزِعَتْ مِنْهُ رِبْقَةُ الإِسْلاَمِ.[(١١)]

ترجمہ: یعنی حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کی ہلاکت

=

١٠۔کنز العمال،کتاب الأخلاق،قسم الأقوال،حرف الحاء: الحیاء،برقم: ٥٧٤٩،٢/ ٣/ ٥١

١١۔سُنن ابن ماجه، کتاب الفتن، باب ذهاب الأمانة، برقم: ٤٠٥٤، ٤/ ٤٢٩
کنز العمال، کتاب الأخلاق، قسم الأقوال، حرف الحاء: الحیاء، برقم: ٥٧٥١،٢/ ٣/ ٥١-٥٢

کا ارادہ فرماتا ہے تو اس سے **حیا** چھین لیتا ہے، جب اس سے **حیا** چھین لے تو تم اس سے اس حال میں ملو گے کہ وہ مبغوض اور ناپسندیدہ ہو گا، اور جب تم اس سے اس حال میں ملو کہ وہ مبغوض اور ناپسندیدہ ہو تو اس سے امانت چھین لی جائے گی، اور جب اس سے امانت چھین لی جائے تو تم اس سے اس حال میں ملو گے کہ وہ خیانت کرتا ہو گا اور اسے خائن قرار دیا گیا ہو گا، پھر جب تم اس سے اس حال میں ملو کہ وہ خیانت کرتا ہے اور اسے خائن قرار دیا جا چکا ہے تو اس سے رحمت چھین لی جاتی ہے اور جب رحمت چھین لی جائے تو تم اس سے اس حال میں ملو گے کہ وہ مردود اور ملعون ہو گا، اب جب تم اس سے اس حال میں ملو کہ وہ مردود اور ملعون ہے تو اس کے گلے سے اسلام کا قلادہ (ہار) چھین لیا جائے گا۔"

حیا کی اہمیت کا اندازہ اس سے بھی واضح ہو جاتا ہے کہ یہ انبیائے کرام علیہم السلام کی بھی سنت ہے۔ حدیث پاک میں ہے: وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: "أَرْبَعٌ مِنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِينَ: الْحَيَاءُ، وَالتَّعَطُّرُ وَالسِّوَاكُ وَالنِّكَاحُ۔"[۱۲]

ترجمہ: **یعنی** حضرت سیدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "چار چیزیں انبیاء علیہم السلام کی سنتوں میں سے ہیں: **حیا کرنا**، عطر لگانا، مسواک کرنا اور نکاح کرنا۔"

بے حیائی کی مذمت قرآن میں

حیا کی اہمیت و فضیلت پر قرآن و احادیث تحریر کرنے کے بعد اب بے حیائی کی مذمت پر بھی چند آیات و احادیث پیش کی جاتی ہیں: ﴿قُلْ إِنَّ اللهَ لَا يَأْمُرُ

۱۲۔سنن الترمذی، کتاب النکاح، باب ما جاء فی فضل التزویج والحث علیہ، برقم: ۱۰۸۰، ۱۶۹/۲،
شعب الإیمان، باب فی الحیاء بفصولہ، برقم: ۷۳۲۲، ۱۶۰/۱۰

بِالْفَحْشَاءِ اَتَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ﴾ [اعراف؛ آیت: ۷]

ترجمہ: تو فرماؤ: بے شک اللہ بے حیائی کا حکم نہیں دیتا، کیا اللہ پر وہ بات لگاتے ہو جس کی تمھیں خبر نہیں۔

﴿قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْاِثْمَ وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ﴾ [اعراف؛ آیت: ۳۳]

ترجمہ: تم فرماؤ: میرے رب نے تو بے حیائیاں حرام فرمائی ہیں جو ان میں کھلی ہیں اور جو چھپی اور گناہ اور ناحق زیادتی۔

﴿اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآئِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ﴾ [النحل؛ آیت: ۹۰]

ترجمہ: بے شک اللہ حکم فرماتا ہے انصاف اور نیکی اور رشتہ داروں کے دینے کا اور منع فرماتا ہے بے حیائی اور بری بات اور سرکشی سے، تمھیں نصیحت فرماتا ہے کہ تم دھیان کرو۔

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ﴾ [النور: ۱۹]

ترجمہ: بے شک جو لوگ چاہتے ہیں کہ اہل ایمان میں بے حیائی کا چرچا ہو، ان کے لیے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہے اور اللہ خوب جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

﴿اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ﴾ [العنکبوت؛ آیت: ۴۵]

ترجمہ: یعنی بے شک نماز منع کرتی ہے بے حیائی اور بُری بات سے۔

بے حیائی کی مذمت احادیث میں

اب بے حیائی کی مذمت پر چند آحادیث بھی پیش کی جاتی ہیں۔

من ألقی جلباب الحیاء فلا غیبة له۔[13]

"جو حیا کی چادر اتار دے تو اس کی غیبت (کرنے سے گناہ) نہیں۔"

حَدَّثَنَا أَبُو مَسْعُودٍ عُقْبَةُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنَّ مِمَّا أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ، إِذَا لَمْ تَسْتَحِي فَافْعَلْ مَا شِئْتَ.[14]

ترجمہ: حضرت سیدنا ابو مسعود عقبہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "لوگوں نے جو نبوت کا ابتدائی کلام پایا وہ یہ ہے کہ جب تم میں حیا نہ ہو تو پھر جو چاہو کرو۔"

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: الْحَيَاءُ وَالْعِيُّ شُعْبَتَانِ مِنَ الْإِيمَانِ وَالْبَذَاءُ وَالْبَيَانُ شُعْبَتَانِ مِنَ النِّفَاقِ.[15]

ترجمہ: حضرت سیّدنا ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "حیا اور کم گوئی ایمان کی دو شاخیں ہیں اور بے حیائی اور فضول گوئی نفاق کا حصہ ہیں۔"

حیا کا انداز کیسا ہو؟

حیا کی اہمیت و فضیلت اور اس سے دوری کی ہلاکت اور بے حیائی کی مذمت کو پیش نظر رکھنے کے بعد انسان کے دل میں یقینا حیا کو اختیار کرنے کا جذبہ پیدا ہو گا لیکن اب سوال یہ ہے کہ حیا کا انداز کیا ہو؟ حیا کس طرح کی جائے؟ تو اس کا جواب بھی حدیث پاک میں موجود ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ حیا کا انداز بیان کرتے ہوئے

۱۳۔السنن الکبری، کتاب الشھادات، باب ما تجوز به شهادة أهل الأهواء، برقم: ۲۰۹۱۵، ۱۰/ ۳۵۵

۱٤۔صحیح البخاری، کتاب أحادیث الأنبیاء، برقم: ۳٤۸۳، ۲/ ٤۱۱

۱۵۔سُنن الترمذی، کتاب البر والصلة، باب ما جاء فی العیّ، برقم: ۲۰۲۷، ۳/ ۱۲٤
کنز العمال، کتاب الأخلاق، قسم الأقوال، حرف الحاء: الحیاء، برقم: ۵۷٦۲، ۲/ ۳/ ۵۲

فرماتے ہیں: عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اسْتَحْیُوا مِنَ اللّٰہِ حَقَّ الْحَیَاءِ. قَالَ: قُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! إِنَّا لَنَسْتَحْیِي وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ. قَالَ: لَیْسَ ذَاكَ وَلَکِنَّ الاِسْتِحْیَاءَ مِنَ اللّٰہِ حَقَّ الْحَیَاءِ أَنْ تَحْفَظَ الرَّأْسَ وَمَا وَعَی وَتَحْفَظَ الْبَطْنَ وَمَا حَوَی وَتَتَذَکَّرَ الْمَوْتَ وَالْبِلَی وَمَنْ أَرَادَ الآخِرَۃَ تَرَكَ زِیْنَۃَ الدُّنْیَا فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدِ اسْتَحْیَا مِنَ اللّٰہِ حَقَّ الْحَیَاءِ۔ (١٦)

ترجمہ: حضرت سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل سے کما حقہ حیا کرو۔ راوی کہتے ہیں کہ ہم نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! الحمد للہ! بے شک ہم حیا کرتے ہیں۔ اس پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ” حیا کا وہ مطلب نہیں (جو تم سمجھتے ہو) بلکہ اللہ تعالیٰ سے حیا کرنے کا معنیٰ یہ ہے کہ تم سر کی حفاظت کرو اور سر جن چیزوں کو محیط ہے ان کی حفاظت کرو، پیٹ کی حفاظت کرو اور پیٹ جن چیزوں کو جامع ہے ان کی حفاظت کرو، تم موت کو اور جسم کے بوسیدہ ہونے کو یاد کرو، اور جو آخرت کو یاد کرتا ہے وہ دنیا کی زینت کو ترک کر دیتا ہے، جس نے یہ کر لیا، اس نے اللہ تعالیٰ سے ایسی حیا کی جیسی حیا کرنے کا حق ہے۔“

دوسری روایت میں ہے: حضرت سیدنا ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: استحی من اللہ استحیاءك من رجلین من صالحی عشیرتك. (١٧)

ترجمہ: ”اللہ تعالیٰ سے ایسے ہی حیا کر جیسے تو اپنے قبیلہ کے نیک مردوں سے

١٦۔سنن الترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ والرقائق والورع، برقم: ٢٤٥٨، ٣/ ٣٦٢
المسند لأحمد بن حنبل، مسند عبد اللہ بن مسعود، برقم: ٣٦٧١، ٦/ ١٨٧
١٧۔الکامل فی ضعفاء الرجال، من اسمہ جعفر، ٢/ ٣٦٥

حیا کرتی ہے۔"

مزید ایک اور روایت میں ہے: عَنْ سَعِيدِ بن يَزِيدَ الأَزْدِيِّ أَنَّهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: أَوْصِنِي. قَالَ: أُوصِيكَ أَنْ تَسْتَحِيَ مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ كَمَا تَسْتَحِي مِنَ الرَّجُلِ الصَّالِحِ.(۱۸)

ترجمہ: حضرت سعید بن یزید الازدی سے [مرسلاً] روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں عریضہ پیش کیا کہ مجھے کچھ وصیت فرمائیں تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "میں تمھیں وصیت کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ سے ایسے ہی **حیا** کرو جیسے ایک نیک شخص سے حیا کرتے ہو۔"

حیا کی اقسام

حیا کی تین طرح سے تقسیم کی گئی ہے:

(۱) مصدر کے اعتبار سے؛ (۲) حکم کے اعتبار سے؛

(۳) متعلق کے اعتبار سے۔

ہر تقسیم کی تفصیل کچھ اس طرح ہے:

مصدر کے اعتبار سے: حیا کی دو قسمیں ہیں: الْحَيَاءُ نَوْعَانِ: (۱) نَفْسَانِيٌّ (۲) وَإِيمَانِيٌّ.

فَالنَّفْسَانِيُّ الْجِبِلِّيُّ الَّذِي خَلَقَهُ اللهُ فِي النُّفُوسِ كَالْحَيَاءِ مِنْ كَشْفِ الْعَوْرَةِ وَمُبَاشَرَةِ الْمَرْأَةِ بَيْنَ النَّاسِ حَتَّى نُفُوسِ الْكَفَرَةِ.

یعنی حیا کی دو قسمیں ہیں:

(۱) نفسانی (اسے فطری بھی کہا جاتا ہے)؛ (۲) ایمانی۔

۱۸۔ الزّهد لأحمد بن حنبل، زهد أيوب عليه السلام، برقم: ۲۴۸، ص ۴۱
المعجم الكبير للطبراني، سعيد بن يزيد الأزدي، برقم: ۵۵۳۹، ۶/ ۷۰

(۱) تو نفسانی یعنی جبلی وہ حیا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے جان میں پیدا فرمایا ہے جیسے شرم گاہ کھلنے سے حیا اور لوگوں کے سامنے عورت سے جماع کرنے سے حیا (یہ ایسی حیا ہے کہ) اسے کفار کے اندر بھی پیدا فرمایا ہے۔

وَالْإِيمَانِيُّ مَا يَمْنَعُ الشَّخْصَ مِنْ فِعْلِ الْقَبِيحِ بِسَبَبِ الْإِيمَانِ كَالزِّنَا وَشُرْبِ الْخَمْرِ وَغَيْرِ ذَلِكَ مِنَ الْقَبَائِحِ.[19]

(۲) ایمانی وہ حیا ہے جو انسان کو ایمان کے سبب برے کاموں سے روکتی ہے مثلاً زنا، شراب نوشی اور دیگر بُرے کام۔

حکم کے اعتبار سے: حکم (یعنی حیا کے محمود و حسن اور قبح و ذم) کے اعتبار سے بھی حیا کی دو قسمیں ہیں:

(۱) حیا محمود (۲) حیا مذموم

حیا محمود: وهو الشرعی الذی یقع علی وجه الاجلال والاحترام للأکابر وهو محمود.[20]

یعنی وہ شرعی حیا جو اکابرین و اَسلاف کی تعظیم و تکریم اور ادب و احترام کے طور پر ہو۔ اور یہ حیا محمود ہے۔

حیا مذموم: وأما ما یقع سببا لترک أمر شرعی فهو مذموم ولیس هو بحیاء شرعی وإنما هو ضعف ومهانة.[21]

یعنی رہی حیا مذموم تو وہ حیا ہے جو امر شرعی کے ترک کا سبب واقع ہو؛ لہٰذا

۱۹۔حاشیة السندی علی سُنن ابن ماجة،باب فی الإیمان،تحت قوله: والحیاء،۱/ ۲۹

۲۰۔فتح الباری لابن حجر،کتاب العلم،باب الحیاء فی العلم،۱/ ۳۰۵

۲۱۔فتح الباری لابن حجر،کتاب العلم،باب الحیاء فی العلم،۱/ ۳۰۵

یہ مذموم ہے اور یہ شرعی حیا نہیں، بلکہ یہ تو کم زوری اور توہین ہے۔

متعلق کے اعتبار سے: متعلق کے اعتبار سے بھی حیا کی دو قسمیں ہیں جیسا کہ فقیہ ابو اللیث سمرقندی فرماتے ہیں: اَلْحَیَاءُ عَلٰی وَجْھَیْنِ:

(۱) حَیَاءٌ فِیمَا بَیْنَكَ وَبَیْنَ النَّاسِ، (۲) وَحَیَاءٌ فِیمَا بَیْنَكَ وَبَیْنَ اللّٰہِ تَعَالٰی،

حیا کی دو قسمیں ہیں:

(۱) لوگوں کے معاملے میں حیا۔ (۲) اللہ تعالیٰ کے معاملے میں حیا۔

(۱) لوگوں کے معاملے میں حیا: أَمَّا الْحَیَاءُ الَّذِی بَیْنَكَ وَبَیْنَ النَّاسِ أَنْ تَغُضَّ بَصَرَكَ عَمَّا لَا یَحِلُّ لَكَ.

یعنی لوگوں کے معاملے میں حیا یہ ہے کہ تم اُن چیزوں کو نہ دیکھو جو تمھارے لیے حلال نہیں ہے۔

(۲) اللہ تعالیٰ کے معاملے میں حیا: وَأَمَّا الْحَیَاءُ الَّذِی بَیْنَكَ وَبَیْنَ اللّٰہِ تَعَالٰی أَنْ تَعْرِفَ نِعْمَتَهُ فَتَسْتَحِیَ أَنْ تَعْصِیَهُ۔[۲۲]

اللہ عزوجل کے معاملے میں حیا یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی معرفت حاصل کر کے اس کی نافرمانی سے حیا کرو۔

حیا کی مزید دس قسمیں: مشہور فقیہ و محدث امام محمد بن عبد الباقی زرقانی معروف بہ علامہ زرقانی، امام قسطلانی کی مشہور زمانہ کتاب "المواہب اللدنیہ" کی شرح میں مذکورہ اقسام حیا کے علاوہ حیا کی دیگر دس اقسام بیان فرماتے ہیں، جن کی تفصیل درج ذیل ہے: (۱) حیاء الجنایة کآدم عَلَیْهِ

۲۲۔تنبیہ الغافلین للسمرقندی، باب الحیاء، ص ۲۲۷

السَّلام لما قیل لَهُ أفرارلا بل حیاء منك۔ (۲۳)

یعنی لغزش پر حیا: یہ وہ حیا ہے جسے حضرت آدم علیہ السلام نے شرف یاب کیا جب ان سے کہا گیا تھا: کیا ہم سے جانے کی کوشش میں ہو؟(تو انھوں نے عرض کیا:) نہیں؛میں تو تجھ سے حیا کر رہا ہوں۔

(۲) وحیاء التقصیر کالملائکۃ یقولون سبحانك مَا عبدناك حق عبادتك۔ (۲۴)

یعنی کوتاہی پر حیا کرنا: جیسے فرشتوں کا کہنا کہ:"اے اللہ!تو ہر عیب سے پاک ہے۔ہم تیری کماحقہ عبادت نہیں کرپاتے۔"

(۳)وحیاء الإجلال کإسرافیل عَلَیْہِ السَّلام تسربل بجناحہ حیاء من اللہِ عَزَّ وَجَلَّ۔ (۲۵)

یعنی تعظیم کی حیا:

جیسے حضرت اسرافیل علیہ السلام نے کی تھی کہ انھوں نے اللہ تعالیٰ سے حیا کی وجہ سے اپنا پَر اوپر لے لیا تھا۔

(٤)وحیاء الکرم کالنبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یستحی من أمتہ أَن یَقُول : اخرجوا فَقَالَ اللہ عَزَّ وَجَلَّ : {وَلا مُسْتَأْنِسِینَ لِحَدِیثٍ} [الأحزاب: ٥٣] (۲۶)

یعنی مہربانی والی حیا: جیسے نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے کیا تھا، آپ اپنی

۲۳۔الرسالۃ القشیریۃ،باب الحیاء،ص ۲۵۱

۲٤۔الرسالۃ القشیریۃ،باب الحیاء،ص ۲۵۱

۲۵۔الرسالۃ القشیریۃ،باب الحیاء،ص ۲۵۱

۲٦۔الرسالۃ القشیریۃ،باب الحیاء،ص ۲۵۱

امتیوں کو اس بات کے فرمانے میں حیا فرماتے تھے کہ "یہاں سے نکل جاؤ۔" چناں چہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: باتوں میں مگن نہ ہوا کرو۔

(٥) وحياء حشمة كعلي حِينَ سأل المقداد حَتَّى سأل رَسُول اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم عَن حكم المذى لمكان فاطمة رضى الله عَنْهَا ۔[٢٧]

یعنی احترام کی حیا: جیسے حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے کیا تھا کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے مقام و مرتبہ کے پیش نظر مسئلۂ مذی پوچھنے کے لیے بجائے اپنے حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضور ﷺ کی بارگاہ میں بھیجا۔

(٦) وحياء الاستحقار كموسى عَلَيْهِ السَّلام قَالَ: إني لتعرض لى الحاجة من الدنيا فأستحي أَن أسألك يا رب فَقَالَ الله عَزَّ وَجَلَّ: سلني حَتَّى ملح عجينك وعلف شاتك ۔[٢٨]

یعنی خود کو حقیر جان کر حیا: جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کیا تھا۔ انھوں نے عرض کیا تھا کہ مجھے کوئی دنیوی ضرورت پیش آتی ہے تو تجھ سے مانگتے وقت حیا محسوس کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: موسیٰ! آٹے کے لیے نمک اور اپنی بکری کے لیے چارہ تک مجھ سے مانگ لیا کرو۔

(٧) حياء الإنعام هُوَ حياء الرب سبحانه يدفع إِلَى العبد كتابا مختوما بَعْد مَا عبر الصراط وإذا فِيهِ فعلت مَا فعلت ولقد استحييت أَن أظهر عليك

٢٧۔الرسالة القشيرية، باب الحياء، ص ٢٥١

٢٨۔الرسالة القشيرية، باب الحياء، ص ٢٥١

فاذھب فانی قَدْ غفرت لَك۔[29]

یعنی عطائے نعمت (کے وقت) کی حیا: یہ حیا اللہ تعالیٰ خود فرمائے گا جب پل صراط سے گزرنے کے بعد بندہ کو اس کے ہاتھ میں مہر زدہ ایک رجسٹر دیا جائے گا جس میں ہو گا کہ (اے میرے بندے!) تم نے یہ کیا، تم نے یہ کیا ۔مجھے حیا آتی ہے کہ میں تمھارے تمام اعمال ظاہر کروں؛ لہٰذا اب تم چلے جاؤ؛ کیوں کہ میں نے تمھیں بخش دیا ہے۔

(۸) حیاء المحب من محبوبه حتی إنه إذا خطر علی قلبه فی حال غیبته هاج الحیاء من قلبه وأحس به فی وجهه.فلا یدری ما سببه.[30]

یعنی محب کا محبوب سے حیا کرنا: حتیٰ کہ جب اس سے غائب ہونے کی حالت میں اس کے دل میں کوئی خیال پیدا ہوتا ہے تو اس کے دل میں حیا پیدا ہوتی ہے اور وہ اسے اس کے چہرے پر محسوس کرتا ہے، لیکن اس کے سبب سے آگاہ نہیں ہوتا۔

(۹) حیاء العبودیة وهو حیاء یمتزج بین محبة وخوف و مشاهدة عدم صلاح عبودیته لمعبوده وأن قدره أعلی وأجل منها.فعبودیته له توجب استیحاءه منه لا محالة.[31]

یعنی بندگی کی حیا: اس میں محبت اور خوف ملا ہوتا ہے اور اس بات

۲۹۔الرسالة القشیریة،باب الحیاء،ص ۲۵۱

۳۰۔شرح الزرقانی،المقصد الثالث فیما فضله الله تعالیٰ به،الفصل الثانی فیما أکرمه الله تعالیٰ به من الأخلاص الزکیة،تحت قوله:واستحیا أن یقول لهم انصرفوا،۶/ ۹۱

۳۱۔المواهب اللدنیة،المقصد الثالث،الفصل الثانی فیما أکرمه الله تعالیٰ به من الأخلاص الزکیة...إلخ،۲/ ۱۰۶

کا مشاہدہ کہ اس کی بندگی اس کے معبود کے لیے صلاحیت نہیں رکھتی اور اس معبود کی قدر اس کی عبودیت سے بلند و بالا ہے تو اس کا اللہ تعالیٰ کا بندہ ہونا لا محالہ اس سے حیا کو واجب کرتا ہے۔

(۱۰) حياء المرء من نفسه، وهو حياء النفوس الشريفة الرفيعة من رضاها لنفسها بالنقص، وقنعها بالدون، فيجد نفسه مستحييا من نفسه، حتى كأن له نفسين، يستحي بإحداهما من الأخرى، وهذا أكمل ما يكون من الحياء، فإن العبد إذا استحيا من نفسه فهو بأن يستحي من غيره أجدر۔ [۳۲]

یعنی انسان کا اپنے آپ سے حیا کرنا: شریف بلند مرتبہ نفس کا اپنے لیے حیا کرنا یہ ہے کہ نقصان اور معمولی چیز پر قناعت کرتا ہے تو وہ اپنے نفس کو اپنے ہی نفس سے حیا کرنے والا پاتا ہے، حتیٰ کے اس کے لیے دو نفس ہوتے ہیں اور وہ ان میں سے ایک نفس کے ساتھ دوسرے نفس سے حیا کرتا ہے اور یہ زیادہ کامل حیا ہے؛ کیوں کہ بندہ جب اپنے آپ سے حیا کرتا ہے تو دوسروں سے حیا کرنا زیادہ لائق ہوتا ہے۔

حیا کے درجات

حیا کے تین درجات ہیں۔ ادب الدین و الدنیا میں ہے: وَاعْلَمْ أَنَّ الْحَيَاءَ فِي الْإِنْسَانِ قَدْ يَكُونُ مِنْ ثَلَاثَةِ أَوْجُهٍ: أَحَدُهَا: حَيَاؤُهُ مِنَ اللهِ تَعَالَى.

وَالثَّانِي: حَيَاؤُهُ مِنَ النَّاسِ. وَالثَّالِثُ: حَيَاؤُهُ مِنْ نَفْسِهِ. [۳۳]

یعنی واضح رہے کہ انسان میں حیا تین طریقہ سے ہوتی ہے:

۳۲۔ المواهب اللدنية، المقصد الثالث، الفصل الثاني فيما أكرمه الله تعالىٰ به من الأخلاص الزكية...إلخ، ۲/ ۱۰۶

۳۳۔ أدب الدنيا والدين، باب أدب النفس، الفصل الثالث في الحياء، ص ۲۱۳

اول: انسان کا اللہ عز وجل سے حیا کرنا۔ **دوم:** انسان کا لوگوں سے حیا کرنا۔
سوم: انسان کا اپنی ذات سے حیا کرنا۔

اللہ عز وجل سے حیا: فَأَمَّا حَيَاؤُهُ مِنَ اللهِ تَعَالَى فَيَكُونُ بِامْتِثَالِ أَوَامِرِهِ وَالْكَفِّ عَنْ زَوَاجِرِهِ. وَرَوَى ابْنُ مَسْعُودٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: اسْتَحْيُوا مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ حَقَّ الْحَيَاءِ.

فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ فَكَيْفَ نَسْتَحِي مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ حَقَّ الْحَيَاءِ؟ قَالَ: مَنْ حَفِظَ الرَّأْسَ وَمَا حَوَى، وَالْبَطْنَ وَمَا وَعَى، وَتَرَكَ زِينَةَ الدُّنْيَا، وَذَكَرَ الْمَوْتَ وَالْبِلَى، فَقَدِ اسْتَحَى مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ حَقَّ الْحَيَاءِ.

وَهَذَا الْحَدِيثُ مِنْ أَبْلَغِ الْوَصَايَا.

وَقَالَ أَبُو الْحَسَنِ الْمَاوَرْدِيُّ، مُصَنِّفُ الْكِتَابِ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي الْمَنَامِ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ أَوْصِنِي: فَقَالَ: اِسْتَحِ مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ حَقَّ الْحَيَاءِ.

ثُمَّ قَالَ: تَغَيَّرَ النَّاسُ.

قُلْتُ: وَكَيْفَ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: كُنْتُ أَنْظُرُ إِلَى الصَّبِيِّ فَأَرَى مِنْ وَجْهِهِ الْبِشْرَ وَالْحَيَاءَ، وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهِ الْيَوْمَ فَلَا أَرَى ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ.

ثُمَّ تَكَلَّمَ بَعْدَ ذَلِكَ بِوَصَايَا وَعِظَاتٍ تَصَوَّرْتُهَا، وَأَذْهَلَنِي السُّرُورُ عَنْ حِفْظِهَا وَوَدِدْتُ أَنِّي لَوْ حَفِظْتُهَا.

فَلَمْ يَبْدَأْ بِشَيْءٍ صلى الله عليه وسلم قَبْلَ الْوَصِيَّةِ بِالْحَيَاءِ مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَجَعَلَ مَا سَلَبَهُ الصَّبِيُّ مِنَ الْبِشْرِ وَالْحَيَاءِ سَبَبًا لِتَغَيُّرِ النَّاسِ، وَخَصَّ الصَّبِيَّ؛ لِأَنَّ مَا يَأْتِيهِ بِالطَّبْعِ مِنْ غَيْرِ تَكَلُّفٍ.

فَصَلَّى اللهُ وَسَلَّمَ عَلَى مَنْ هَدَى أُمَّتَهُ، وَتَابَعَ إِنْذَارَهَا، وَقَطَعَ أَعْذَارَهَا، وَأَوْصَلَ تَأْدِيبَهَا، وَحَفِظَ تَهْذِيبَهَا، وَجَعَلَ لِكُلِّ عَصْرٍ حَظًّا مِنْ زَوَاجِرِهِ، وَنَصِيبًا مِنْ أَوَامِرِهِ.

أَعَانَنَا اللهُ عَلَى قَبُولِهَا بِالْعَمَلِ، وَعَلَى اسْتِدَامَتِهَا بِالتَّوْفِيقِ.

وَقَدْ رُوِيَ أَنَّ عَلْقَمَةَ بْنَ عُلَاثَةَ قَالَ: يَارَسُولَ اللهِ عِظْنِي.

فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اسْتَحِ مِنَ اللهِ تَعَالَى اسْتِحْيَاءَكَ مِنْ ذَوِي الْهَيْبَةِ مِنْ قَوْمِكَ.

وَهٰذَا الْحَيَاءُ يَكُونُ مِنْ قُوَّةِ الدِّيْنِ وَصِحَّةِ الْيَقِيْنِ.

وَلِذٰلِكَ قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم : {قِلَّةُ الْحَيَاءِ كُفْرٌ} يَعْنِي مِنَ اللهِ؛ لِمَا فِيهِ مِنْ مُخَالَفَةِ أَوَامِرِهِ.

وَقَالَ صلى الله عليه وسلم :اَلْحَيَاءُ نِظَامُ الْإِيْمَانِ فَإِذَا انْحَلَّ نِظَامُ الشَّيْءِ تَبَدَّدَ مَا فِيهِ وَتَفَرَّقَ.[۳۴]

یعنی اللہ عزوجل سے حیا تو وہ اس کے احکامات کی بجا آوری اور اس کی منہیات سے دوری کے ذریعہ ہوتی ہے۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے حیا کرو جیسے حیا کا حق ہے۔ تو عرض کیا گیا: اے اللہ کے رسول ﷺ ! ہم اللہ تعالیٰ سے کیسے کما حقہ حیا کریں؟ تو اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: جس نے سر اور سر جن چیزوں کو محیط ہے، ان کی حفاظت کی، پیٹ اور پیٹ جن چیزوں کو جامع ہے، ان کی حفاظت کی، اور دنیا کی زینت چھوڑ دی اور موت اور جسم کی بوسیدگی کو یاد کیا تو بلاشبہ اس نے اللہ عزوجل سے ایسے ہی حیا کی جس طرح اس سے حیا کا حق ہے۔

یہ حدیث پاک بلیغ تر وصیت سے ہے۔

مُصنّف کتاب حضرت ابو الحسن ماوردی نے فرمایا: میں نے ایک رات خواب میں اللہ کے رسول ﷺ کی زیارت کی تو میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ ! آپ مجھے وصیت فرمائیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے ایسے حیا

۳۴۔ أدب الدنيا والدين، باب أدب النفس، الفصل الثالث في الحياء، ص ۲۱۳-۲۱٤

کرو جیسے حیا کا حق ہے۔

پھر اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: لوگ بدل گئے ہیں۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! وہ کیسے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں بچوں کی طرف دیکھتا تھا تو میں ان کے چہرے میں رونق اور حیا دیکھتا تھا لیکن آج میں ان کی طرف دیکھتا ہوں تو مجھے ان کے چہروں میں وہ نہیں دکھتی۔

پھر اس کے بعد آپ ﷺ نے وصیتیں اور نصیحتیں فرمائیں جنھیں میں نے ذہن میں لانے کی کوشش کی لیکن مسرت وشادمانی نے اسے یاد کرنے سے غفلت میں ڈال دیا، حالاں کہ میری خواہش تھی کہ کاش! میں اسے یاد کر پاتا۔

تو اللہ تعالیٰ سے حیا کی وصیت سے قبل آپ ﷺ نے کسی چیز کی شروعات نہ کی اور بچوں کے چہرے سے رونق اور حیا کے سلب ہونے کا سبب لوگوں میں تبدیلی کو قرار دیا اور بچوں کو اس لیے خاص فرمایا کہ جو حکم ان پر عائد ہوتا ہے وہ طبعی اعتبار سے ہے، شرعی اعتبار سے نہیں۔

تو اللہ کی رحمتیں ہوں اس ذات بابرکات پر جس نے اپنی امت کی رہنمائی فرمائی اور انھیں ڈرایا اور (فضول) اعذار کی راہیں منقطع کر دیں اور انھیں تہذیب و ادب سکھائی اور ہر زمانے کے لیے احکامات الٰہی اور منہیات الٰہی سے ایک حصہ مقرر فرمایا۔

اللہ تعالیٰ عمل کے ساتھ قبولیت اور توفیق کے ساتھ اس پر استقامت پر ہماری مدد فرمائے۔

مروی ہے کہ کہ حضرت علقمہ بن علاثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: یا رسول اللہ ﷺ! مجھے نصیحت فرمائے تو اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے ایسے ہی حیا کرو جیسا کہ تم اپنی قوم میں سے مرتبہ والے سے حیا کرتے ہو۔

یہ حیا دین میں مضبوطی اور یقین میں صحت کی علامت ہے۔

اسی وجہ سے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: حیا میں کمی اللہ تعالیٰ سے کفر ہے؛ کیوں کہ اس میں احکامات الٰہی کی مخالفت ہے۔

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: حیا ایمان کی لڑی ہے پس جب کسی شے کی لڑی کھل جائے تو جو کچھ اس میں ہوتا ہے؛ وہ سب بکھر جاتا ہے۔

لوگوں سے حیا

وَأَمَّا حَيَاؤُهُ مِنَ النَّاسِ فَيَكُونُ بِكَفِّ الْأَذَى وَتَرْكِ الْمُجَاهَرَةِ بِالْقَبِيحِ.

وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: مَنْ اتَّقَى اللهَ اتَّقَى النَّاسَ.

وَرُوِيَ أَنَّ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ أَتَى الْجُمُعَةَ فَوَجَدَ النَّاسَ قَدْ انْصَرَفُوا فَتَنَكَّبَ الطَّرِيقَ عَنِ النَّاسِ. وَقَالَ: لَا خَيْرَ فِيمَنْ لَا يَسْتَحِي مِنَ النَّاسِ.

وَقَالَ بَشَّارُ بْنُ بُرْدٍ: وَلَقَدْ أَصْرِفُ الْفُؤَادَ عَنِ الشَّيْءِ حَيَاءً وَحُبُّهُ فِي السَّوَادِ أُمْسِكُ النَّفْسَ بِالْعَفَافِ وَأُمْسِي ذَاكِرًا فِي غَدٍ حَدِيثَ الْأَعَادِي وَهَذَا النَّوْعُ مِنَ الْحَيَاءِ قَدْ يَكُونُ مِنْ كَمَالِ الْمُرُوءَةِ وَحُبِّ الثَّنَاءِ.

وَلِذَلِكَ قَالَ ﷺ: مَنْ أَلْقَى جِلْبَابَ الْحَيَاءِ فَلَا غِيبَةَ لَهُ. يَعْنِي - وَاللهُ أَعْلَمُ - لِقِلَّةِ مُرُوءَتِهِ. وَظُهُورِ شَهْوَتِهِ.

وَرَوَى الْحَسَنُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ ﷺ: إِنَّ مُرُوءَةَ الرَّجُلِ مَمْشَاهُ وَمَدْخَلُهُ وَمَخْرَجُهُ وَمَجْلِسُهُ وَإِلْفُهُ وَجَلِيسُهُ.

وَقَالَ بَعْضُ الشُّعَرَاءِ:

وَرُبَّ قَبِيحَةٍ مَا حَالَ بَيْنِي وَبَيْنَ رُكُوبِهَا إِلَّا الْحَيَاءُ

إِذَا رُزِقَ الْفَتَى وَجْهًا وَقَاحًا تَقَلَّبَ فِي الْأُمُورِ كَمَا يَشَاءُ

وَقَالَ آخَرُ: إِذَا لَمْ تَصُنْ عِرْضًا وَلَمْ تَخْشَ خَالِقًا وَتَسْتَحِي مَخْلُوقًا فَمَا

شِئْتَ فَاصْنَعْ.[35]

یعنی اور رہالوگوں سے حیا کرنا پس وہ تکلیف کو دور کر کے اور برائی کو علی الاعلان چھوڑنے سے ہوتی ہے۔

سرکار ﷺ سے روایت ہے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو اللہ سے ڈرتا ہے؛ وہ لوگوں سے بھی ڈرنے والا ہوتا ہے۔

اور روایت ہے کہ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ جمعہ کے روز تشریف لائے تو لوگوں کو پایا کہ وہ جا چکے ہیں تو آپ نے لوگوں سے راستہ کاٹا اور فرمایا: اس شخص میں کوئی خیر نہیں جو لوگوں سے حیا نہیں کرتا۔

اور حضرت بشار بن بردرضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: بے شک میں دل کو کسی چیز سے حیا کی وجہ سے پھیرتا ہوں، حالاں کہ دل اس چیز کو بہت چاہ رہا ہوتا ہے اور نفس کو پاک دامنی کی وجہ سے روکتا ہوں اور دشمنوں کی بات کو اگلے دن یاد کرتا ہوں اور حیا کی یہ قسم کبھی کمال جواں مردی اور تعریف کی محبت سے بھی ہوتی ہے۔

اسی وجہ سے سرکار ﷺ نے فرمایا: جس نے حیا کی چادر کو ڈال دیا تو اس کی غیبت، غیبت نہیں۔ مراد ہے قلت جواں مردی اور شہوت کے ظہور کی وجہ سے۔ واللہ اعلم۔

اور امام حسن نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ سرکار ﷺ نے فرمایا: بے شک مرد کی جواں مردی اس کا چلنا ہے، داخل ہونا ہے، نکلنا ہے، بیٹھنا ہے مانوس ہونا ہے، اس کا ساتھی ہے۔

کسی شاعر نے کہا: بہت سی برائیاں ہیں کہ میرے اور ان کو کر گزرنے کے

٣٥۔ أدب الدنیا والدین، باب أدب النفس، الفصل الثالث في الحیاء، ص ٢١٤

درمیان حیا حائل ہو جاتی ہے، جب مرد کو بے حیا چہرہ دیا جاتا ہے تو وہ معاملات کو حسب منشا چلاتا ہے۔

دوسرے شاعر نے کہا: جب تو عزّت کی حفاظت نہیں کرتا اور خالق سے نہیں ڈرتا اور مخلوق سے حیا کرتا ہے تو تو جو چاہے کر۔

خود سے حیا:

وَأَمَّا حَيَاؤُهُ مِنْ نَفْسِهِ فَيَكُونُ بِالْعِفَّةِ وَصِيَانَةِ الْخَلَوَاتِ.

وَقَالَ بَعْضُ الْحُكَمَاءِ: لِيَكُنِ اسْتِحْيَاؤُك مِنْ نَفْسِك أَكْثَرَ مِنِ اسْتِحْيَائِك مِنْ غَيْرِك.

وَقَالَ بَعْضُ الْأُدَبَاءِ: مَنْ عَمِلَ فِي السِّرِّ عَمَلًا يَسْتَحِي مِنْهُ فِي الْعَلَانِيَةِ فَلَيْسَ لِنَفْسِهِ عِنْدَهُ قَدْرٌ.

وَدَعَا قَوْمٌ رَجُلًا كَانَ يَأْلَفُ عِشْرَتَهُمْ، فَلَمْ يُجِبْهُمْ، وَقَالَ: إِنِّي دَخَلْت الْبَارِحَةَ فِي الْأَرْبَعِينَ وَأَنَا أَسْتَحِي مِنْ سِنِّي.

وَقَالَ بَعْضُ الشُّعَرَاءِ:

فَسِرِّي كَإِعْلَانِي وَتِلْكَ خَلِيقَتِي   وَظُلْمَةُ لَيْلِي مِثْلُ ضَوْءِ نَهَارِي

وَهَذَا النَّوْعُ مِنَ الْحَيَاءِ قَدْ يَكُونُ مِنْ فَضِيلَةِ النَّفْسِ وَحُسْنِ السَّرِيرَةِ

فَمَتَى كَمُلَ حَيَاءُ الْإِنْسَانِ مِنْ وُجُوهِهِ الثَّلَاثَةِ، فَقَدْ كَمُلَتْ فِيهِ أَسْبَابُ الْخَيْرِ، وَانْتَفَتْ عَنْهُ أَسْبَابُ الشَّرِّ، وَصَارَ بِالْفَضْلِ مَشْهُورًا، وَبِالْجَمِيلِ مَذْكُورًا

وَقَالَ بَعْضُ الشُّعَرَاءِ:

وَإِنِّي لَيُثْنِينِي عَنِ الْجَهْلِ وَالْخَنَى   وَعَنْ شَتْمِ ذِي الْقُرْبَى خَلَائِقُ أَرْبَعُ

حَيَاءٌ وَإِسْلَامٌ وَتَقْوَى وَانني   كريم وَمِثْلِي مَنْ يَضُرُّ وَيَنْفَعُ

وَإِنْ أَخَلَّ بِأَحَدِ وُجُوهِ الْحَيَاءِ لَحِقَهُ مِنَ النَّقْصِ بِإِخْلَالِهِ بِقَدْرِ مَا كَانَ يَلْحَقُهُ مِنَ الْفَضْلِ بِكَمَالِهِ.

وَقَدْ قَالَ الرِّيَاشِيُّ: يُقَالُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ يَتَمَثَّلُ بِهَذَا الشِّعْرِ:

وَحَاجَةٌ دُونَ أُخْرَى قَدْ سَخَتْ لَهَا جَعَلْتُهَا لِلَّتِي أَخْفَيْتُ عُنْوَانَا
إِنِّي كَأَنِّي أَرَى مَنْ لَا حَيَاءَ لَهُ وَلَا أَمَانَةَ وَسْطَ الْقَوْمِ عُرْيَانَا۔ (۳۶)

یعنی رہا انسان کا خود سے حیا کرنا تو وہ عفت اور خلوتوں کو گناہوں سے محفوظ کر کے حاصل ہوتی ہے۔

کسی حکیم کا قول ہے: تیرا خود سے حیا کرنا اپنے غیر سے حیا کرنے سے زیادہ ہونی چاہیے۔

اور کسی ادیب نے کہا ہے: جس نے چھپ کر ایسا کام کیا کہ ظاہر میں جس کو کرنے سے حیا کرتا تو اس کا نفس اس کے نزدیک بے قدر ہوتا ہے۔

کسی قوم نے ایک ایسے شخص کو دعوت دی جو ان کی صحبت سے مانوس ہوتا تھا لیکن اس نے ان کی دعوت قبول نہیں کی (اگر دعا کا معنیٰ بلانا سے کریں تو اس کا یہ معنیٰ کر سکتے ہیں لیکن اس نے ان کی بات نہ سنی) اور بولا: بے شک میں کل رات چالیس سال کا ہو گیا ہوں تو اب مجھے اپنی عمر کی وجہ سے حیا آتی ہے۔

اور ایک شاعر نے کہا: میرا باطن میرے ظاہر کی طرح ہے اور میری رات کی تاریکی میرے دن کی روشنی کی طرح ہے۔ حیا کی یہ قسم کبھی نفس کے اعلیٰ درجہ اور باطنی حسن سے حاصل ہوتی ہے۔ پس جب انسان کی حیا ان تین طریقوں سے کامل ہو جاتی ہے تو اس کی ذات میں بھلائی کے اسباب کامل ہو جاتے ہیں اور برائی کے اسباب ختم ہو جاتے ہیں اور وہ صاحب فضل سے مشہور ہو جاتا ہے اور صاحب نیکی سے اس کا ذکر کیا جاتا ہے۔

کسی شاعر نے کہا: بے شک مجھ کو جہالت، فحش کلامی اور رشتہ داروں کو برا

۳۶۔ أدب الدنیا والدین، باب أدب النفس، الفصل الثالث فی الحیاء، ص ۲۱۴-۲۱۵

بھلا کہنے سے، میری چار عادتیں روکتی ہیں: حیا کرنا، سر تسلیم خم کر دینا، تقویٰ اور میری شرافت۔ اور بہت سے مجھ جیسے ہیں جو نقصان اور نفع دونوں دیتے ہیں۔

اور اگر وہ یعنی میں حیا کے طریقوں میں سے کسی ایک میں کوتاہی کرے تو اس کو اس کی کوتاہی کرنے کی وجہ سے اتنی کمی لاحق ہو جاتی ہے جتنی فضیلت اس کو اس کے کمال کی وجہ سے لاحق ہوتی۔

اور ریاشی نے کہا: کہا جاتا ہے کہ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس شعر سے مثال ارشاد فرمایا کرتے تھے: ایک حاجت دوسری کے علاوہ جو پہلی میں اضافہ کرے میں نے اس کو اس حاجت کے لیے بنایا جس کے پتہ کو میں نے چھپا دیا۔

گویا کہ بے شک میں اس شخص کو جس میں حیا اور امانت نہیں قوم کے درمیان ننگا دیکھ رہا ہوں۔

اللہ تعالیٰ اور حیا

حیا ان صفات سے ہے جو صرف بندوں ہی میں نہیں، بلکہ اس صفت کو اللہ تعالیٰ نے بھی شرف بخشا ہے۔ کئی ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ حیا فرماتا ہے، اللہ تعالیٰ حیا فرماتا ہے۔ اس سے بھی حیا کی اہمیت کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ چناں چہ روایت میں ہے: عَنْ سَلْمَانَ الفَارِسِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: إِنَّ اللهَ حَيِيٌّ كَرِيمٌ يَسْتَحْيِي إِذَا رَفَعَ الرَّجُلُ إِلَيْهِ يَدَيْهِ أَنْ يَرُدَّهُمَا صِفْرًا خَائِبَتَيْنِ۔ [۳۷]

حضرت سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

۳۷۔ سُنن الترمذی، کتاب الدعوات، برقم: ۳۵۵۶، ٤/ ۳۹۵
المعجم الکبیر للطبرانی، سلیمان التیمی عن أبی عثمان النهدی، برقم: ۶۱۳۰، ٦/ ۲۵۲

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”بے شک رب عزوجل [اپنی شایان شان] **حیا** والا اور کریم ہے، جب کوئی بندہ اس کی بارگاہ میں اپنا دست سوال دراز کرتا ہے تو رب تعالیٰ اسے یوں ہی نامراد خالی لوٹانے سے حیا فرماتا ہے۔“

حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے اللہ عزوجل کی بارگاہ میں عرض کیا: یااللہ عزّوجل! جو اپنے بھائی کو بلائے اور اسے نیکی کا حکم کرے اور برائی سے روکے، اس کی جزا کیا ہے؟ فرمایا: ” میں اس کی ہر بات پر ایک سال کی عبادت کا ثواب لکھتا ہوں اور اسے جہنم کی سزا دینے میں مجھے حیا آتی ہے۔“(۳۸)

رسول اکرم ﷺ کی حیا

اللہ کے رسول ﷺ معلم بنا کر بھیجے گئے اور معلم نہ صرف احکام شرعی کے لیے بلکہ اخلاق و آداب کے لیے بھی۔ ان میں سے **”حیا“** بھی ہے اور یہ واضح ہے کہ ترغیب و تلقین سے قبل سراپا ترغیب بننا پڑتا ہے اور نبی کریم ﷺ سے تو یہ بعید ہے کہ آپ ﷺ کسی نیک صفت کو اپنانے کی تحریض فرمائیں اور خود اس وصف کو شرف یاب نہ فرمائیں۔ اسی لیے روایت میں آیا ہے کہ آپ ﷺ نہایت درجہ کے حیا دار تھے۔ چناں چہ روایت ہے کہ: قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي عُتْبَةَ، يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَشَدَّ حَيَاءً مِنَ الْعَذْرَاءِ فِي خِدْرِهَا وَكَانَ إِذَا كَرِهَ شَيْئًا عَرَفْنَاهُ فِي وَجْهِهِ.(۳۹)

ترجمہ: حضرت سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں

۳۸۔ مکاشفۃ القلوب للغزالی،باب فی الأمر بالمعروف والنھی عن المنکر،ص٦٥

۳۹۔ صحيح البخاری،کتاب الأدب،برقم: ٦١٠٢، ٤/ ١١٠

صحیح مسلم،کتاب الفضائل،باب کثرۃ حیائہ صلی اللہ علیہ وسلم، برقم:٦٧-٢٣٢٠ ، ٤/ ١٨٠٩-١٨١٠

کہ رسول اللہ ﷺ پردے میں رہنے والی کنواری لڑکی سے زیادہ حیا دار تھے۔جب آپ ﷺ کو کوئی چیز نا پسند ہوتی تو ہمیں آپ ﷺ کے چہرے سے اندازہ ہو جاتا تھا۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی الله عنه قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ حَيِيًّا، لَا يُسْأَلُ شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ.(۴۰)

ترجمہ: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ بہت زیادہ حیا فرمانے والے تھے۔ آپ ﷺ سے جب بھی کسی چیز کا سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے وہ عطا کر دی۔اِس حدیث کو امام دارمی نے روایت کیا ہے۔

استحییت مِن ربّی
مجھے اپنے رب سے حیا آتی ہے!

”سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (شبِ معراج) اللہ تعالیٰ نے میری امت پر پچاس نمازیں فرض کیں تو میں ان (نمازوں) کے ساتھ واپس آیا، یہاں تک کہ میں موسیٰ کے پاس سے گزرا تو انھوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ پر آپ کی امت کے لیے کیا فرض کیا ہے؟ میں نے کہا: اللہ تعالیٰ نے پچاس نمازیں فرض کی ہیں۔انھوں نے کہا کہ اپنے رب کی طرف واپس جائیے؛ کیوں کہ آپ کی امت اس کی طاقت نہیں رکھتی، پس انھوں نے مجھے واپس لوٹا دیا۔ (میری درخواست پر) اللہ تعالیٰ نے ان کا ایک حصہ کم کر دیا۔ میں موسیٰ علیہ السلام کی طرف واپس گیا اور کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک حصہ کم کر دیا

۴۰۔ سُنن الدّارمی، المقدّمة، باب ما جاء فی سخاء النبی ﷺ، برقم: ۷۱، ۱/ ۲۸

ہے۔ انھوں نے کہا: اپنے رب کی طرف پھر جائیے؛ کیوں کہ آپ کی امت میں ان کی طاقت نہیں ہے۔ پس میں واپس گیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کا ایک حصہ کم کر دیا۔ میں ان کی طرف آیا تو انھوں نے پھر کہا کہ اپنے رب کی طرف جائیے؛ کیوں کہ آپ کی امت میں ان کی طاقت بھی نہیں ہے۔ میں واپس لوٹا تو (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا: یہ ظاہراً پانچ (نمازیں) ہیں اور (ثواب کے اعتبار سے) پچاس (کے برابر) ہیں، میرے نزدیک بات تبدیل نہیں ہوا کرتی۔ میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو انھوں نے کہا: اپنے رب کی طرف جائیے (اور مزید کمی کے لیے درخواست کریں) میں نے کہا: مجھے اب اپنے رب سے حیا آتی ہے۔ پھر (جبریل علیہ السلام) مجھے لے کر چلے، یہاں تک کہ سدرۃ المنتہی پر پہنچے، جسے مختلف رنگوں نے ڈھانپ رکھا تھا، نہیں معلوم کہ وہ کیا ہیں؟ پھر مجھے جنت میں داخل کیا گیا جس میں موتیوں کے ہار ہیں اور اس کی مٹی مشک ہے۔[۴۱]

انبیاے کرام اور حیا

شروع میں ذکر ہوا تھا کہ حیا انبیاے کرام علیہم السلام کی سنتوں سے ہے ؛اس لیے ذیل میں انبیاے کرام کی حیا کے متعلق کچھ روایات پیش کی جاتی ہیں۔ اللہ کے رسول ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: يَجْمَعُ اللهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَهْتَمُّونَ لِذَلِكَ (وَقَالَ ابْنُ عُبَيْدٍ فَيُلْهَمُونَ لِذَلِكَ) فَيَقُولُونَ لَوِ اسْتَشْفَعْنَا عَلَى رَبِّنَا حَتَّى يُرِيحَنَا مِنْ مَكَانِنَا هَذَا ۔[۴۲]

۴۱۔ صحيح البخاری،کتاب الصلاة،باب کیف فرضت الصلوات فی الإسراء، برقم: ۹۳،۹۲/۱،۳۴۹

۴۲۔ صحيح مسلم،کتاب الإيمان،باب أدنى أهل الجنة منزلة فيها،برقم:۳۲۲-۱۹۳ ، ۱۸۰/۱

یعنی اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمام لوگوں کو جمع فرمائے گا تو لوگ اس (قیامت کی پریشانی دور کرنے) کے لیے کوشش کریں گے (راوی ابن عبید نے کہا کہ اس وقت لوگوں کے دلوں میں ڈال دیا جائے گا کہ کس طرح قیامت کی پریشانی کو دور کیا جائے)تو وہ کہیں گے کہ ہم کسی کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں شفاعت کرنے کے لیے لاتے ہیں؛ تاکہ وہ ہمیں اس پریشانی سے آرام کا سامان فراہم کرے۔

حضرت آدم علیہ السلام اور حیا

فَيَأْتُونَ آدَمَ عليه السلام فَيَقُولُونَ أَنْتَ آدَمُ أَبُو الْخَلْقِ خَلَقَكَ اللهُ بِيَدِهِ وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ وَأَمَرَ الْمَلَائِكَةَ فَسَجَدُوا لَكَ اشْفَعْ لَنَا عِنْدَ رَبِّكَ حَتَّى يُرِيحَنَا مِنْ مَكَانِنَا هَذَا. فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ - فَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ فَيَسْتَحْيِي رَبَّهُ مِنْهَا۔ (۴۳)

یعنی پھر لوگ حضرت آدم علیہ السلام کی باگاہ میں آکر عرض کریں گے: آپ آدم ہیں جو تمام مخلوق کے والد ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے دستِ قدرت سے پیدا فرمایا اور آپ کے جسم میں اپنی پسندیدہ روح پھونکی اور اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو حکم فرمایا تو وہ آپ کی تعظیم کے لیے سجدہ ریز ہوئے؛ لہٰذا آپ اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت کیجیے؛ تاکہ وہ ہمیں اس پریشانی سے نجات عطا فرمائے۔ تو آپ علیہ السلام فرمائیں گے کہ یہ میرا منصب نہیں ہے، پھر وہ اپنی اجتہادی لغزش کو یاد فرمائیں گے، پھر آپ علیہ السلام کو اس کے سبب اپنے رب سے حیا آئے گی۔

حضرت نوح علیہ السلام اور حیا

وَلَكِنِ ائْتُوا نُوحًا أَوَّلَ رَسُولٍ بَعَثَهُ اللهُ - قَالَ - فَيَأْتُونَ نُوحًا فَيَقُولُ:

۴۳۔ صحیح مسلم،کتاب الإیمان،باب أدنی أھل الجنّة منزلة فیھا،برقم:۳۲۲-۱۹۳ ، ۱/ ۱۸۰

لَسْتُ هُنَاكُمْ - فَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ فَيَسْتَحْيِي رَبَّهُ مِنْهَا۔ (۴۴)

یعنی (حضرت آدم علیہ السلام فرمائیں گے) لیکن تم سب نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ جو اللہ تعالیٰ کے وہ پہلے رسول ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے مخلوق کی جانب مبعوث فرمایا، پھر وہ سب حضرت نوح علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے، آپ علیہ السلام فرمائیں گے کہ یہ میرا منصب نہیں ہے، پھر وہ اپنی اجتہادی لغزش کو یاد فرمائیں گے، پھر آپ علیہ السلام کو اس کے سبب اپنے رب سے حیا آئے گی۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حیا

وَلَكِنِ ائْتُوا إِبْرَاهِيمَ الَّذِي اتَّخَذَهُ اللَّهُ خَلِيلاً. فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ - علیہ السلام - فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ - وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ فَيَسْتَحْيِي رَبَّهُ مِنْهَا۔ (۴۵)

یعنی (حضرت نوح علیہ السلام فرمائیں گے) لیکن تم سب ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنا خلیل بنایا۔ پھر وہ سب حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے، آپ علیہ السلام فرمائیں گے کہ یہ میرا منصب نہیں ہے، پھر وہ اپنی اجتہادی لغزش کو یاد فرمائیں گے، پھر آپ علیہ السلام کو اس کے سبب اپنے رب سے حیا آئے گی۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حیا

وَلَكِنِ ائْتُوا مُوسَى الَّذِي كَلَّمَهُ اللَّهُ وَأَعْطَاهُ التَّوْرَاةَ. قَالَ فَيَأْتُونَ مُوسَى

۴۴۔ صحيح مسلم،كتاب الإيمان،باب أدنى أهل الجنة منزلة فيها،برقم:۳۲۲-۱۹۳ ، ۱/ ۱۸۰-۱۸۱

۴۵۔ صحيح مسلم،كتاب الإيمان،باب أدنى أهل الجنة منزلة فيها،برقم:۳۲۲-۱۹۳ ، ۱/ ۱۸۱

فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ -وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ فَيَسْتَحْيِي رَبَّهُ مِنْهَا-[٤٦]

یعنی (حضرت ابراہیم علیہ السلام فرمائیں گے) لیکن تم سب موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ جن کو اللہ تعالی نے شرف ہم کلامی سے نوازا اور توریت عطا فرمائی ۔ پھر وہ سب حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے، آپ علیہ السلام فرمائیں گے کہ یہ میرا منصب نہیں ہے، پھر وہ اپنی اجتہادی لغزش کو یاد فرمائیں گے، پھر آپ علیہ السلام کو اس کے سبب اپنے رب سے حیا آئے گی۔

حضرت یوسف علیہ السلام اور حیا

وقيل: فِي قَوْلِه تَعَالَى: {وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهِ وَهَمَّ بِهَا لَوْلَا أَنْ رَأَى بُرْهَانَ رَبِّهِ} [يوسف: ٢٤] البرهان أَنَّهَا ألقت ثوباً عَلَى وجه صنم فِي زاوية الْبَيْت، فَقَالَ يُوسُف: ماذا تفعلين؟ فَقَالَتْ: أستحي منه قَالَ يُوسُف عَلَيْهِ السَّلام أنا أولى منك أن أستحي مِنَ اللهِ تَعَالَى.[٤٧]

اس ارشاد خداوندی "وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ وَهَمَّ بِهَا لَوْلَآ اَنْ رَّاٰبُرْهٰنَ رَبِّهٖ" (یعنی اور بے شک عورت نے اس کا ارادہ کیا اور وہ بھی عورت کا ارادہ کرتا اگر اپنے رب کی دلیل نہ دیکھ لیتا) کے بارے میں کہا گیا ہے کہ برہان یہ تھی کہ حضرت زلیخا رضی اللہ عنہا نے گھر کے کونے میں موجود بت کے چہرے پر کپڑا ڈال دیا تو حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا: کیا کر رہی ہیں؟ انھوں نے کہا: مجھے اس سے حیا آتی ہے۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا: میں تم سے بڑھ کر اللہ عزوجل سے حیا کرتا ہوں۔

حضرت عیسی علیہ السلام اور حیا

٤٦۔ صحيح مسلم،كتاب الإيمان،باب أدنى أهل الجنّة منزلة فيها،برقم:٣٢٢-١٩٣، ١/١٨١

٤٧۔ الرسالة القشيرية،باب الحياء،ص ٢٥٠

وأوحی اللہ تَعَالَیٰ إِلَیٰ عیسی علیہ السلام عظ نفسك فَإن اتعظت فعظ النَّاس وإلا فاستح منی أَن تعظ النَّاس۔ (۴۸)

یعنی اللہ عزّ وجلّ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی کہ اپنے نفس کو نصیحت کیجیے۔جب وہ نصیحت قبول کرلے تو لوگوں کو نصیحت کیجیے ؛ ورنہ لوگوں کو نصیحت کرنے کے سلسلے میں مجھ سے حیا کریے۔

فرشتے اور حیا

حیا کو جب اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے حبیب، حبیب لبیب ﷺ نے شرف نیاز بخشا تو پھر فرشتے جو کہ نوری مخلوق ہیں تو وہ کیوں کر اس وصف سے دور رہتے۔جی ہاں! اس وصف حیا کو فرشتوں نے بھی گلے لگا کر اس وصف کو عظمت و رفعت بخشی۔روایت میں ہے: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مُضْطَجِعًا فِي بَيْتِي كَاشِفًا عَنْ فَخِذَيْهِ أَوْ سَاقَيْهِ فَاسْتَأْذَنَ أَبُو بَكْرٍ فَأَذِنَ لَهُ وَهُوَ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ فَتَحَدَّثَ ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ فَأَذِنَ لَهُ وَهُوَ كَذَلِكَ فَتَحَدَّثَ ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُثْمَانُ فَجَلَسَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَسَوَّى ثِيَابَهُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَا أَقُولُ ذَلِكَ فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ فَدَخَلَ فَتَحَدَّثَ فَلَمَّا خَرَجَ قَالَتْ عَائِشَةُ: دَخَلَ أَبُو بَكْرٍ فَلَمْ تَهْتَشَّ لَهُ وَلَمْ تُبَالِهِ ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ فَلَمْ تَهْتَشَّ لَهُ وَلَمْ تُبَالِهِ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ فَجَلَسْتَ وَسَوَّيْتَ ثِيَابَكَ فَقَالَ: أَلَا أَسْتَحِي مِنْ رَجُلٍ تَسْتَحِي مِنْهُ الْمَلَائِكَةُ۔ (۴۹)

ترجمہ: یعنی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ میرے گھر میں اپنی پنڈلیاں کھولے بیٹھے تھے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ

۴۸۔ الرسالۃ القشیریۃ، باب الحیاء، ص ۲۵۱

۴۹۔ صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابۃ، باب من فضائل عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ، برقم: ۳۶-۲۴۰۱، ۴/ ۱۸۶۶

عنہ نے حاضری کی اجازت چاہی، حضور ﷺ نے انھیں بلالیا اور اسی طرح لیٹے رہے۔ پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اجازت چاہی، حضور ﷺ نے ان کو بھی بلالیا اور اسی طرح لیٹے رہے۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اجازت چاہی تو حضور ﷺ اٹھ کر بیٹھ گئے اور کپڑوں کو درست فرمالیا۔ پھر جب لوگ چلے گئے تو میں (حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) نے عرض کیا کہ ابو بکر آئے تو حضور ﷺ نے جنبش نہ کی، اسی طرح لیٹے رہے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے، حضور ﷺ تب بھی لیٹے رہے اور پھر جب عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے تو حضور ﷺ اٹھ کر بیٹھ گئے اور کپڑوں کو درست کرلیا۔ اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

میں اس شخص سے کیوں نہ حیا کروں جس سے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں۔

حیا بزرگوں کے واقعات کی روشنی میں

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ حیا ایمان کا حصہ ہے تو جن حضرات کی زندگی کا نصب العین ہی فرائض وواجبات کے علاوہ سنن و مستحبات بلکہ چھوٹی سے چھوٹی نیکی سے اپنی زندگی کو منور کرنا ہو تو وہ حضرات اس وصفِ حیا کو اپنی زندگی کا شعبہ کیوں نہ بنائیں گے جو کہ ایمان کا بھی شعبہ ہے۔ لیجیے! دیکھیے ان حضرات کی زندگی میں حیا کی جلوہ گری کے نمونے:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حیا

قَالَتْ (عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا): كُنْتُ أَدْخُلُ بَيْتِي الَّذِي فِيهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ. وَإِنِّي وَاضِعٌ ثَوْبِي وَأَقُولُ: إِنَّمَا هُوَ زَوْجِي وَأَبِي. فَلَمَّا دُفِنَ عُمَرُ مَعَهُمْ

فَوَاللّٰہِ مَا دَخَلْتُ إِلاَّ وَأَنَا مَشْدُودَۃٌ عَلَیَّ ثِیَابِی حَیَاءً مِنْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ۔ (۵۰)

ترجمہ: یعنی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں اپنے اس گھر میں داخل ہوتی جس میں اللہ کے رسول ﷺ ہوتے تو میں اپنے کپڑے کو یہ کہہ کر رکھ دیتی کہ یہ تو میرے زوجِ محترم اور میرے ابو جان ہیں، لیکن جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے ساتھ دفن ہوئے تو میں جب بھی داخل ہوئی تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حیا کے سبب اپنے اوپر اپنا کپڑا باندھ کر داخل ہوئی۔

حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حیا

قَالَ عَلِیٌّ لِابْنِ أَعْبَدَ أَلاَ أُحَدِّثُكَ عَنِّی وَعَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللّٰہِ ﷺ وَكَانَتْ أَحَبَّ أَهْلِهِ إِلَيْهِ وَكَانَتْ عِنْدِی فَجَرَّتْ بِالرَّحَى حَتَّى أَثَّرَتْ بِيَدِهَا وَاسْتَقَتْ بِالْقِرْبَةِ حَتَّى أَثَّرَتْ فِی نَحْرِهَا وَقَمَّتِ الْبَيْتَ حَتَّى اغْبَرَّتْ ثِيَابُهَا وَأَوْقَدَتِ الْقِدْرَ حَتَّى دَكِنَتْ ثِيَابُهَا وَأَصَابَهَا مِنْ ذَلِكَ ضُرٌّ فَسَمِعْنَا أَنَّ رَقِيقًا أُتِیَ بِهِمْ إِلَى النَّبِیِّ - صلى الله عليه وسلم - فَقُلْتُ لَوْ أَتَيْتِ أَبَاكِ فَسَأَلْتِيهِ خَادِمًا يَكْفِيكِ. فَأَتَتْهُ فَوَجَدَتْ عِنْدَهُ حُدَّاثًا فَاسْتَحْيَتْ فَرَجَعَتْ فَغَدَا عَلَيْنَا وَنَحْنُ فِی لِفَاعِنَا فَجَلَسَ عِنْدَ رَأْسِهَا فَأَدْخَلَتْ رَأْسَهَا فِی اللِّفَاعِ حَيَاءً مِنْ أَبِيهَا فَقَالَ. مَا كَانَ حَاجَتُكِ أَمْسِ إِلَى آلِ مُحَمَّدٍ. فَسَكَتَتْ مَرَّتَيْنِ فَقُلْتُ أَنَا وَاللّٰہِ أُحَدِّثُكَ يَا رَسُولَ اللّٰہِ إِنَّ هَذِهِ جَرَّتْ عِنْدِی بِالرَّحَى حَتَّى أَثَّرَتْ فِی يَدِهَا وَاسْتَقَتْ بِالْقِرْبَةِ حَتَّى أَثَّرَتْ فِی نَحْرِهَا وَكَسَحَتِ الْبَيْتَ حَتَّى اغْبَرَّتْ ثِيَابُهَا وَأَوْقَدَتِ الْقِدْرَ حَتَّى دَكِنَتْ ثِيَابُهَا وَبَلَغَنَا أَنَّهُ قَدْ أَتَاكَ رَقِيقٌ أَوْ خَدَمٌ فَقُلْتُ لَهَا سَلِيهِ خَادِمًا. فَذَكَرَ مَعْنَى حَدِيثِ الْحَكَمِ وَأَتَمَّ. (۵۱)

۵۰۔ المستدرك على الصحيحين،كتاب المغازی والسرايا،باب رؤيا عائشة ثلاثة أقمار سقطت...إلخ،برقم:۴۴۵۸، ۳/ ۶۰۹

۵۱۔ سُنَن أبی داود،كتاب الأدب،باب فی التسبيح عند النوم،برقم: ۵۰۶۳، ۵/ ۱۹۳-۱۹۴

ترجمہ:یعنی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابن اعبد سے کہا: کیا میں تم سے اپنے اور رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی فاطمہ رضی اللہ عنہا سے متعلق واقعہ نہ بیان کروں، فاطمہ رسول اللہ ﷺ کو اپنے گھر والوں میں سب سے زیادہ پیاری تھیں اور میری زوجیت میں تھیں، چکی پیستے پیستے ان کے ہاتھ میں نشان پڑ گئے، مشکیں بھرتے بھرتے ان کے سینے میں نشان پڑ گئے، گھر کی صفائی کرتے کرتے ان کے کپڑے گرد آلود ہو گئے، کھانا پکاتے پکاتے کپڑے کالے ہو گئے، اس سے انھیں نقصان پہنچا (صحت متاثر ہوئی) پھر ہم نے سنا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس غلام اور لونڈیاں لائی گئی ہیں تو میں نے فاطمہ سے کہا: اگر تم اپنے والد کے پاس جاتیں اور ان سے خادم مانگتیں تو تمھاری ضرورت پوری ہو جاتی، تو وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں، لیکن وہاں لوگوں کو آپ کے پاس بیٹھے باتیں کرتے ہوئے پایا تو شرم سے بات نہ کہہ سکیں اور لوٹ آئیں، دوسرے دن صبح آپ خود ہمارے پاس تشریف لے آئے (اس وقت) ہم اپنے لحافوں میں تھے، آپ فاطمہ کے سر کے پاس بیٹھ گئے، فاطمہ نے والد سے شرم کھا کر اپنا سر لحاف میں چھپالیا، آپ نے پوچھا: کل تم محمد کے اہل وعیال کے پاس کس ضرورت سے آئی تھیں؟ فاطمہ دوبار سن کر چپ رہیں تو میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں آپ کو بتاتا ہوں: انھوں نے میرے یہاں رہ کر اتنا چکی پیسی کہ ان کے ہاتھ میں گھٹا پڑ گیا، مشک ڈھو ڈھو کر لاتی رہیں یہاں تک کہ سینے پر اس کے نشان پڑ گئے، انھوں نے گھر کے جھاڑو دیے، یہاں تک کہ ان کے کپڑے گرد آلود ہو گئے، ہانڈیاں پکائیں، یہاں تک کہ کپڑے کالے ہو گئے، اور مجھے معلوم ہوا کہ آپ کے پاس غلام اور لونڈیاں آئیں ہیں تو میں نے ان سے کہا کہ وہ آپ کے پاس جا کر اپنے لیے ایک خادمہ مانگ لیں، پھر راوی نے حکم والی حدیث کے ہم معنی حدیث ذکر کی اور پوری ذکر کی۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حیا

أن أبا بكر رضی الله عنه خطب الناس فقال:يا معشر المسلمين ! استحيوا من الله عز وجل فو الذی نفسي بيده إني لأظل حين أذهب إلى الغائط في الفضاء متقنعا بثوبي استحياء من ربي عز وجل.[۵۲]

ترجمہ:ایک مرتبہ امیر المؤمنین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:اے مسلمانو!اللہ عزوجل سے حیا کرو، اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے!جب میں کھلی فضا میں قضاے حاجت کے لیے جاتا ہوں تو اللہ عزوجل سے حیا کی وجہ سے اپنے اوپر کپڑا اڈال لیتا ہوں۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور حیا

قال لی عمر بن الخطاب: يا أحنف من كثر ضحكه قلّت هيبته، ومن مزح استخف به،ومن كثر كلامه كثر سقطه،ومن كثر سقطه قل حياؤه،ومن قل حياؤه قل ورعه،ومن قل ورعه مات قلبه.

ترجمہ:امیر المومنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا:اے احنف!جو زیادہ ہنستا ہے اس کی ہیبت کم ہو جاتی ہے،جو مذاق کرتا ہے اس کو حقارت سے دیکھا جاتا ہے،اور جو زیادہ کلام کرتا ہے اس کی غلطی زیادہ ہوتی ہے اور جس کی غلطی زیادہ ہوتی ہے اس کی حیا کم ہو جاتی ہے اور جس کی حیا کم ہو جاتی ہے اس کا زہد و تقویٰ کم ہو جاتا ہے اور جس کا زہد و تقویٰ کم ہو جاتا ہے اس کا دل مردہ ہو جاتا ہے۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور حیا:

۵۲۔ حلية الأولياء،أبو بكر الصدّيق،۱/ ۳۹

قال رسول اللہ ﷺ عثمان أحيا أمتي وأكرمها ۔[۵۳]

ترجمہ: یعنی اللہ کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: میری امت میں سب سے زیادہ پیکر شرم وحیا اور معزز ومکرم عثمان بن عفان ہیں۔

قال رسول اللہ ﷺ أشد أمتي حياء عثمان بن عفان۔[۵۴]

یعنی حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

میری امت میں سب سے زیادہ باحیا انسان عثمان بن عفان ہیں۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اور حیا

قال أبو موسىٰ: إني لأغتسل في البيت المظلم فما أقيم صلبي حتى آخذ ثوبي حياء من ربي عز وجل۔[۵۵]

یعنی حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں اللہ عز وجل سے حیا کی وجہ سے بہت زیادہ تاریک جگہ میں غسل کرتا ہوں اور سیدھا کھڑا ہونے سے پہلے کپڑے پہن لیتا ہوں۔

صحابیہ حضرت ام خلاد اور حیا:

جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم يُقَالُ لَهَا أُمُّ خَلَّادٍ وَهِيَ مُنْتَقِبَةٌ تَسْأَلُ عَنِ ابْنِهَا وَهُوَ مَقْتُولٌ فَقَالَ لَهَا بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم جِئْتِ تَسْأَلِينَ عَنِ ابْنِكِ وَأَنْتِ مُنْتَقِبَةٌ فَقَالَتْ: إِنْ أُرْزَأِ ابْنِي فَلَنْ أُرْزَأَ حَيَائِي۔[۵۶]

۵۳۔ حلية الأولياء، عثمان بن عفان، ۱/ ۵۹

۵٤۔ حلية الأولياء، عثمان بن عفان، ۱/ ۵۹

۵۵۔ حلية الأولياء، أبو موسى الأشعرى، ۱/ ۲٤۰

۵٦۔ سنن أبي داود، كتاب الجهاد، باب فضل قتال الروم على غيرهم من الأمم، برقم: ۲٤۸۸، ۳/ ۱۲

یعنی ام خلاد نامی ایک عورت نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں اپنی شہید بیٹے کے بارے میں پوچھنے کے لیے باپردہ حاضر ہوئی تو کسی صحابی رسول ﷺ نے فرمایا: تم اپنے بیٹے کے بارے میں دریافت کرنے آئی ہو اور اپنے منہ پر نقاب ڈال کر آئی ہو تو حضرت ام خلاد نے کہا: میں نے بیٹا ضرور کھویا ہے لیکن حیا نہیں کھوئی ہے!

❁❁❁❁

حیا کے تعلق سے اس مختصر تحریر کے بعد اب پیش نظر کتاب **"اربعین فضائل حیا"** کی طرف چلتے ہیں ۔ نام سے ہی واضح ہے کہ اس میں چالیس احادیث کریمہ **فضائل حیا** پر جمع کی گئی ہیں، لیکن یہ جمع محض جمع ہی نہیں، بلکہ جمع کے ساتھ ساتھ حسن ترتیب بھی ہے۔ نیز ہر ہر حدیث کا سلیس ترجمہ، رسالہ کی افادیت میں اضافہ کر رہا ہے اور پھر ہر ہر حدیث کی تخریج سے مرتب کی محنت آشکار ہے۔ ان سب پر مستزاد حیا کے تعلق سے بزرگان دین کے اقوال کا جمع کرنا بھی ہے۔

کتاب اگرچہ مختصر ہے، لیکن موضوع اور جمع و ترتیب کے اعتبار سے نہایت اہم ہے، جس پر راقم الحروف مرتب موصوف مولانا بشارت صدیقی صاحب قبلہ کو مبارک باد پیش کرتا ہے اور دعا بھی کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کا بہتر سے بہتر بدلہ عطا فرمائے اور قارئین کو اس کے مطالعہ کی توفیق بخشے۔ آمین!

فقیر قادری ابو العلائی

محمد عطاء النبی حسینی مصباحی ابو العلائی

جامعۃ المدینہ فیضان رضا، بریلی شریف
سجادہ نشین خانقاہ اسمٰعیلیہ حسینیہ، کولکاتا

اربعین فضائل حیا

بِسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ

والصلوٰۃ والسلام علی سیّدنا محمّد وآلہ وصحبہ الاکرمین

حدیث-[۱]

حیا ایمان کا حصہ ہے: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: "الإِيمَانُ بِضْعٌ وَسَبْعُونَ شُعْبَةً وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الإِيمَانِ۔"(۵۷)

ترجمہ: حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ایمان کی ستر [۷۰] سے زیادہ شاخیں ہیں اور **حیا** ایمان کی ایک شاخ ہے۔"

ایک دوسری حدیث کے اَلفاظ اِس طرح ہیں: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: "الإِيمَانُ بِضْعٌ وَسَبْعُونَ أَوْ بِضْعٌ وَسِتُّونَ شُعْبَةً فَأَفْضَلُهَا قَوْلُ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَأَدْنَاهَا إِمَاطَةُ الأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الإِيمَانِ۔"(۵۸)

ترجمہ: حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ایمان کی ستر [۷۰] یا ساٹھ [۶۰] سے کچھ زیادہ شاخیں ہیں، ان میں سے سب سے افضل لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ کہنا اور سب سے کم تر درجہ راستے سے تکلیف دہ چیز کو دور کر دینا ہے اور **حیا** ایمان کی ایک شاخ ہے۔"

۵۷۔ صحیح مسلم، کتاب الإيمان، باب بيان عدد شعب الإيمان...إلخ، برقم:۵۷-۳۵، ۶۳/۱

سُنن الترمذی، کتاب الإيمان، باب ما جاء فی استكمال الإيمان وزيادته ونقصانه، برقم:۲۶۱۴، ۴۴۲/۳

۵۸۔ صحیح مسلم، کتاب الإيمان، باب بيان عدد شعب الإيمان وأفضلها وأدناها---إلخ، برقم:۵۸-۱، ۳۵/ ۶۳

حدیث-[۲]

حیا ایمان سے ہے: عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ مَرَّ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الأَنْصَارِ وَهُوَ يَعِظُ أَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: "دَعْهُ، فَإِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الإِيمَانِ." [۵۹]

ترجمہ: حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ انصار کے ایک شخص کے پاس سے گزرے جو اپنے بھائی کو **حیا** کے متعلق نصیحت کر رہا تھا، تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اس کو چھوڑ دو؛ کیوں کہ **حیا** ایمان سے ہے۔"

حدیث-[۳]

حیا جنت میں جانے کا ذریعہ ہے: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: "اَلْحَيَاءُ مِنَ الإِيمَانِ وَالإِيمَانُ فِي الْجَنَّةِ وَالْبَذَاءُ مِنَ الْجَفَاءِ وَالْجَفَاءُ فِي النَّارِ." [۶۰]

ترجمہ: حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "**حیا** ایمان سے ہے اور ایمان جنت میں (لے جانے والا) ہے۔ فحش گوئی بد اخلاقی کی ایک شاخ ہے اور بد اخلاقی جہنم میں (لے جانے والی) ہے۔"

حدیث-[۴]

۵۹۔ صحیح البخاری، کتاب الإیمان، باب الحیاء من الإیمان، برقم: ۲۴، ۱/ ۱۳۔۱۴
سُنن التّرمذی، کتاب الإیمان، باب ما جاء أنّ الحیاء من الإیمان، برقم: ۲۶۱۵، ۳/ ۴۴۳
صحیح مسلم، کتاب الإیمان، باب بیان عدد شعب الإیمان وأفضلها وأدناها...إلخ، برقم: ۵۹-۳۶، ۱/ ۶۳)

۶۰۔ سُنن التّرمذی، کتاب البر والصلة، باب ما جاء فی الحیاء، برقم: ۲۰۰۹، ۳/ ۱۱۵
سُنن ابن ماجه، کتاب الزھد، باب الحیاء، برقم: ۴۱۸۴، ۴/ ۵۰۲

حیا ایمان سے ہے اور بے حیائی نفاق سے ہے!

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: "اَلْحَيَاءُ وَالْعِيُّ شُعْبَتَانِ مِنَ الْإِيمَانِ وَالْبَذَاءُ وَالْبَيَانُ شُعْبَتَانِ مِنَ النِّفَاقِ." (٦١)

ترجمہ: حضرت سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: " **حیا** اور کم گوئی ایمان کی دو شاخیں ہیں؛ اور بے حیائی اور فضول گوئی نفاق کا حصہ ہیں۔"

حدیث-[٥]

حیا اور ایمان دونوں ایک جوڑ سے ہے!

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ،قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: "إِنَّ الْحَيَاءَ وَالْإِيمَانَ فِي قَرَنٍ، فَإِذَا سُلِبَ أَحَدُهُمَا تَبِعَهُ الْآخَرُ." (٦٢)

ترجمہ: حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: " **حیا** اور ایمان دونوں ایک جوڑ میں ہیں جب ایک سلب کر لیا جائے تو دوسرا بھی اسی کے ساتھ چلا جاتا ہے۔"

حدیث-[٦]

حیا اور ایمان میں سے ایک ختم ہونے پر دوسرا بھی ختم ہو جاتا ہے!

عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: "إِنَّ الْحَيَاءَ وَالْإِيمَانَ قُرِنَا جَمِيعًا، فَإِذَا رُفِعَ أَحَدُهُمَا رُفِعَ الْآخَرُ." (٦٣)

٦١۔ سُنن التّرمذی،کتاب البر والصلة،باب ما جاء في العيّ،برقم:٢٠٢٧، ٣/ ١٢٤

كنز العمال،كتاب الأخلاق،قسم الأقوال،حرف الحاء:الحياء،برقم:٥٧٦٦،٢/ ٣/ ٥٢

٦٢۔ كنز العمال،كتاب الأخلاق،قسم الأقوال،حرف الحاء:الحياء،برقم:٥٧٥٢،٢/ ٣/ ٥٢

شعب الإيمان،باب في الحياء بفصوله،برقم:٧٣٣٠،١٠/ ١٦٦

٦٣۔ شعب الإيمان،باب في الحياء بفصوله،برقم:٧٣٣٠،١٠/ ١٦٦

=

ترجمہ: حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "**حیا** اور ایمان دونوں جوڑ دیے گئے ہیں، جب ایک ختم ہو جائے تو دوسرا بھی ختم ہو جاتا ہے۔"

حدیث-[۷]

حیا جنت کے قریب اور جہنم سے دور کرتی ہے!

عن أَبِي أُمَامَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ :"إِنَّ الْحَيَاءَ وَالْعِيَّ مِنَ الإِيمَانِ، وَهُمَا يُقَرِّبَانِ مِنَ الْجَنَّةِ، وَيُبَاعِدَانِ مِنَ النَّارِ، وَالْفُحْشُ وَالْبِذَاءُ مِنَ الشَّيْطَانِ، وَهُمَا يُقَرِّبَانِ مِنَ النَّارِ، وَيُبَاعِدَانِ مِنَ الْجَنَّةِ."(۶۴)

ترجمہ: حضرت سیدنا ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "**حیا** اور کم گوئی ایمان کا حصہ ہیں اور وہ دونوں جنت کے قریب کرتے ہیں اور جہنم سے دور کرتے ہیں، فحش گوئی اور بے ہودہ گوئی شیطان کی طرف ہیں اور وہ دونوں جہنم کے قریب کرتے اور جنت سے دور کرتے ہیں۔"

حدیث-[۸]

حیا جس چیز میں ہو، اسے زینت بخشتی ہے!

عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: "مَا كَانَ الْفُحْشُ فِي شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا شَانَهُ وَلَا كَانَ الْحَيَاءُ فِي شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا زَانَهُ."(۶۵)

ترجمہ:

=
المستدرك على الصحيحين، كتاب الإيمان، باب إذا زنى العبد خرج منه الإيمان، برقم: ٦٦، ١/ ١٧٦

٦٤۔ كنز العمال، كتاب الأخلاق، قسم الأقوال، حرف الحاء: الحياء، برقم: ٥٧٧٠، ٢/ ٣/ ٥٣

المعجم الكبير، خالد بن معدان عن أبي أمامة رضي الله عنه، برقم: ٧٤٨١، ٨/ ٩٦

٦٥۔ سنن ابن ماجه، كتاب الزهد، باب الحياء، برقم: ٤١٨٥، ٤/ ٥٠٣

حضرت سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "فحاشی [بے حیائی] جس چیز میں ہو اسے عیب دار کر دیتی ہے اور **حیا** جس چیز میں ہو اسے زینت بخشتی ہے۔"

حدیث-[۹]

اللہ تعالیٰ انتہائی حیادار اور حیا کو پسند فرماتا ہے!

عَنْ يَعْلَى رضی الله عنه ،أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَأَى رَجُلاً يَغْتَسِلُ بِالْبَرَازِ بِلاَ إِزَارٍ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ ﷺ :"إِنَّ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ حَيِيٌّ سِتِّيرٌ يُحِبُّ الْحَيَاءَ وَالسَّتْرَ فَإِذَا اغْتَسَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَتِرْ ." (٦٦)

ترجمہ: حضرت سیدنا یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ایک شخص کو بغیر کسی تہبند کے کھلی جگہ غسل کرتے دیکھا، تو آپ ﷺ منبر پر رونق افروز ہوئے اور اللہ تبارک و تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی پھر ارشاد فرمایا: "اللہ تعالیٰ (اپنی شایان شان) انتہائی حیادار اور ستر پوش ہے؛ اور **حیا** اور ستر پوشی کو پسند فرماتا ہے۔ پس تم میں سے جب کوئی غسل کرے تو وہ ستر پوشی کرے۔"

ایک دوسری حدیث کے الفاظ اس طرح ہیں: عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ:"إِنَّ اللَّهَ حَيِيٌّ كَرِيمٌ يَسْتَحْيِي إِذَا رَفَعَ الرَّجُلُ إِلَيْهِ يَدَيْهِ أَنْ يَرُدَّهُمَا صِفْرًا خَائِبَتَيْنِ." (٦٧)

حضرت سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "بے شک رب عزوجل [اپنی شایان شان] **حیا** والا اور

٦٦۔ سُنن أبي داود،كتاب الحمام،باب النهي عن التعري،برقم:٤٠١٢، ٤/١٩٦

٦٧۔ سُنن الترمذي،كتاب الدعوات،برقم:٣٥٥٦، ٤/ ٣٩٥

المعجم الكبير للطبراني،سليمان التيمي عن أبي عثمان النهدي،برقم: ٦١٣٠، ٦/ ٢٥٢

کریم ہے، جب کوئی بندہ اس کی بارگاہ میں اپنا دست سوال دراز کرتا ہے تو رب تعالیٰ اسے یوں ہی نامراد خالی لوٹانے سے حیا فرماتا ہے۔"

حدیث-[۱۰]

رسولِ اکرم کی حیا کا ذکر

يَقُولُ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِي رضى الله عنه: "كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَشَدَّ حَيَاءً مِنَ الْعَذْرَاءِ فِي خِدْرِهَا وَكَانَ إِذَا كَرِهَ شَيْئًا عَرَفْنَاهُ فِي وَجْهِهِ۔"(۶۸)

ترجمہ: حضرت سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ پردے میں رہنے والی کنواری لڑکی سے زیادہ **حیا** دار تھے۔ جب آپ ﷺ کو کوئی چیز ناپسند ہوتی تو ہمیں آپ ﷺ کے چہرے سے اندازہ ہو جاتا تھا۔

حدیث-[۱۱]

حیا-اسلام کا طریقہ ہے!

عَنْ عَبْدِ اللهِ رضى الله عنه قَالَ: جَاءَ قَوْمٌ إِلَى نَبِيِّ اللهِ ﷺ بِصَاحِبِهِمْ. فَقَالُوا: يَا نَبِيَّ اللهِ! إِنَّ صَاحِبَنَا هَذَا قَدْ أَفْسَدَهُ الْحَيَاءُ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: "إِنَّ الْحَيَاءَ مِنْ شَرَائِعِ الإِسْلَامِ. وَإِنَّ الْبَذَاءَ مِنْ لُؤْمِ الْمَرْءِ۔"(۶۹)

ترجمہ: حضرت سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ کچھ لوگ اپنے آقا کے ساتھ اللہ کے رسول ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے، اور عریضہ پیش کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! ہمارے آقا کو حیا نے برباد کر دیا ہے، اس پر

۶۸۔ صحيح البخاري، كتاب الأدب، باب من لم يواجه الناس بالعتاب، برقم: ۶۱۰۲، ۴/ ۱۱۰

صحيح مسلم، كتاب الفضائل، باب كثرة حيائه صلى الله عليه وسلم، برقم: ۶۷-۲۳۲۰، ۴/ ۱۸۰۹-۱۸۱۰

۶۹۔ كنز العمال، كتاب الأخلاق، قسم الأقوال، حرف الحاء: الحياء، برقم: ۵۷۶۹، ۲/ ۳/ ۵۳

المعجم الكبير، مسند عبد الله بن مسعود رضي الله عنه، برقم: ۱۰۵۰۶، ۱۰/ ۲۱۴)

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”**حیا** اسلام کا ایک طریقہ ہے اور بے حیائی آدمی کی ملامت کا سبب ہے۔“

حدیث-[۱۲]

حیا-اسلام کے اخلاق سے ہے!

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: "إِنَّ لِكُلِّ دِينٍ خُلُقًا وَإِنَّ خُلُقَ الإِسْلَامِ الْحَيَاءُ۔"(۷۰)

ترجمہ: حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ”بے شک ہر دین کا ایک خُلق ہوتا ہے اور اسلام کا خلق **حیا** ہے۔“

حدیث-[۱۳]

حیا-مکمل دین ہے!

عن قُرَّة بن إياس رضى الله عنه قَالَ: كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَذُكِرَ عِنْدَهُ الْحَيَاءُ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! اَلْحَيَاءُ مِنَ الدِّينِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: "بَلْ هُوَ الدِّينُ كُلُّهُ۔" ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: "إِنَّ الْحَيَاءَ، وَالْعَفَافَ، وَالْعِيَّ، عِيَّ اللِّسَانِ لَا عِيَّ الْقَلْبِ، وَالْعَمَلَ مِنَ الإِيمَانِ، وَإِنَّهُنَّ يَزِدْنَ فِي الآخِرَةِ، وَيُنْقِصْنَ مِنَ الدُّنْيَا، وَلَمَا يَزِدْنَ فِي الآخِرَةِ أَكْثَرُ مِمَّا يُنْقِصْنَ فِي الدُّنْيَا. فَإِنَّ الشُّحَّ، وَالْبَذَاءَ مِنَ النِّفَاقِ، وَإِنَّهُنَّ يَزِدْنَ فِي الدُّنْيَا، وَيُنْقِصْنَ مِنَ الآخِرَةِ، وَلَمَا يُنْقِصْنَ فِي الآخِرَةِ أَكْثَرُ مِمَّا يَزِدْنَ فِي الدُّنْيَا۔"(۷۱)

ترجمہ: حضرت سیدنا قرہ بن ایاس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ: ”ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے، ان کے سامنے **حیا** کا ذکر آگیا تو لوگوں نے پوچھا: یا

۷۰۔سنن ابن ماجه، كتاب الزهد، باب الحياء، برقم: ۴۱۸۲، ۴/ ۵۰۲

۷۱۔المعجم الكبير، إياس بن معاوية بن قرة عن أبيه عن جده، برقم: ۶۳، ۱۹/ ۲۹-۳۰
شعب الإيمان، باب فى الحياء بفوصله، برقم: ۷۳۱۳، ۱۰/ ۱۵۲

رسول اللہ! کیا **حیا** بھی دین سے ہے؟ اس پر رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلکہ وہ پورا کا پورا دین ہے!

اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک **حیا**، پاک دامنی اور کم گوئی؛ صرف زبان سے، نہ کہ دل سے اور ان پر عمل کرنا ایمان سے ہیں۔ بے شک یہ چیزیں آخرت میں اضافہ کرتی ہیں اور دنیا میں کمی کرتی ہیں۔ یہ چیزیں دنیا میں جس قدر کمی کرتی ہیں؛ آخرت میں اتنا ہی اضافہ کرتی ہیں۔

بے شک بخیلی اور بے ہودہ گوئی منافقت سے ہیں۔ بے شک یہ چیزیں دنیا میں اضافہ کرتی ہیں، اور آخرت میں کمی کرتی ہیں۔ یہ چیزیں آخرت میں جس قدر کمی کرتی ہیں؛ دنیا میں اسی قدر اضافہ کرتی ہیں۔"

حدیث-[١٤]

جس میں حیا نہیں اُس کا دین نہیں!

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالىٰ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: "مَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ حَيَاءٌ، فَلَا دِيْنَ لَهُ. وَمَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ حَيَاءٌ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ۔"[٧٢]

ترجمہ: حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: "جس میں **حیا** نہیں؛ اُس کا دین نہیں اور جس کے اندر دنیا میں **حیا** نہیں؛ وہ جنت میں داخل نہیں ہو گا۔"

حدیث-[١٥]

حیا-اہل عرب کے اَخلاق سے ہے!

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی الله عنهما أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: "خَصْلَتَانِ

٧٢۔ مسند الفردوس، باب المیم، برقم: ٦٣٨٠، ٢/ ٣٠٩-٣١٠

کنز العمال، کتاب الأخلاق، قسم الأقوال، حرف الحاء: الحياء، برقم: ٥٧٨٨، ٢/ ٣/ ٥٤

مِنْ أَخْلَاقِ الْعَرَبِ وَهُمَا مِنْ عُمُوْدِ الدِّيْنِ، يُوْشِكُ أَنْ يَدَعُوْهُمَا: اَلْحَيَاءُ وَالْأَخْلَاقُ الْكَرِيْمَةُ۔" (۷۳)

ترجمہ: حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: دو عادتیں عرب کے اَخلاق سے ہیں، جو دین کا ستون ہیں۔ (اور ڈر ہے کہ) عن قریب لوگ انھیں چھوڑ دیں گے، وہ **حیا** اور اچھے اخلاق ہیں۔"

حدیث-[۱٦]

حیا کا حق کیا ہے؟

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی الله عنهما . قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: "اسْتَحْيُوا مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَيَاءِ ." قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّا لَنَسْتَحْيِي وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ. قَالَ: "لَيْسَ ذَاكَ وَلٰكِنَّ الْاِسْتِحْيَاءَ مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَيَاءِ أَنْ تَحْفَظَ الرَّأْسَ وَمَا وَعَى وَتَحْفَظَ الْبَطْنَ وَمَا حَوَى وَتَتَذَكَّرَ الْمَوْتَ وَالْبِلَى وَمَنْ أَرَادَ الْآخِرَةَ تَرَكَ زِيْنَةَ الدُّنْيَا فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدِ اسْتَحْيَا مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَيَاءِ ." (۷۴)

ترجمہ: حضرت سیّدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل سے کما حقہ حیا کرو۔ روای کہتے ہیں کہ ہم نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! الحمد للہ! بے شک ہم حیا کرتے ہیں۔ اس پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "حیا کا وہ مطلب نہیں (جو تم سمجھتے ہو)، بلکہ اللہ تعالیٰ سے **حیا** کرنے کا معنیٰ یہ ہے کہ تم سر کی حفاظت کرو اور سر جن چیزوں کو محیط ہے ان کی حفاظت کرو، پیٹ کی حفاظت کرو اور پیٹ جن چیزوں کو جامع ہے ان کی حفاظت کرو، تم موت کو اور جسم کے بوسیدہ ہونے کو یاد کرو، (سنو!) جو آخرت چاہتا ہے؛ وہ دنیا کی

۷۳۔کنز العمال، کتاب الأخلاق، قسم الأقوال، حرف الحاء: الحیاء، برقم: ۵۷۹۳، ۲/ ۳/ ۵٤

۷٤۔سُنن الترمذی، کتاب صفة القیامة والرقائق والورع، برقم: ۲٤۵۸، ۳/ ۳٦۲

المسند لأحمد بن حنبل، مسند عبد اللہ بن مسعود، برقم: ۳٦۷۱، ٦/ ۱۸۷

زینت کو ترک کر دیتا ہے، جس نے یہ سب کر لیا، اس نے اللہ تعالیٰ سے ایسی **حیا** کی جیسی اس سے **حیا** کرنے کا حق ہے۔"

حدیث-[۱۷]

اللہ تعالیٰ سے حیا کرنے کا انداز کیا ہونا چاہیے؟

عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: "إِسْتَحْيِ مِنَ اللهِ اسْتِحْيَاءَكَ مِنْ رَجُلَيْنِ مِنْ صَالِحِيْ عَشِيْرَتِكَ۔"(۷۵)

ترجمہ: حضرت سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اللہ تعالیٰ سے ایسے ہی حیا کر جیسے تو اپنے نیک قبیلہ کے دو مردوں سے **حیا** کرتی ہے۔"

حدیث-[۱۸]

رزق کی طرح حیا بھی تقسیم کی گئی ہے!

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: "إِسْتَحْيُوْا مِنَ اللهِ تَعَالٰى حَقَّ الْحَيَاءِ فَإِنَّ اللهَ تَعَالٰى قَسَمَ بَيْنَكُمْ أَخْلَاقَكُمْ كَمَا قَسَمَ بَيْنَكُمْ أَرْزَاقَكُمْ۔"(۷۶)

ترجمہ: حضرت سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اللہ تعالیٰ سے ایسے **حیا** کرو جیسے حیا کرنے کا حق ہے؛ اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ نے تمھارے اخلاق ایسے ہی تقسیم کیے ہیں جیسے تمھارے درمیان تمھارے رزق تقسیم کیے ہیں۔"

۷۵۔الکامل فی ضعفاء الرجال، من اسمه جعفر، ۲/ ۳۶۵
کنز العمال، کتاب الأخلاق، قسم الأقوال، حرف الحاء: الحیاء، برقم: ۵۷۴۷، ۲/ ۳/ ۵۱

۷۶۔کنز العمال، کتاب الأخلاق، قسم الأقوال، حرف الحاء: الحیاء، برقم: ۵۷۴۹، ۲/ ۳/ ۵۱

حدیث-[۱۹]

حیا کے دس حصے!

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: "إِنَّ اللهَ قَسَّمَ الْحَيَاءَ عَشَرَةَ أَجْزَاءٍ، فَجَعَلَ فِي النِّسَاءِ تِسْعَةً، وَفِي الرِّجَالِ وَاحِدًا، وَلَوْلَا ذٰلِكَ تَسَاقَطْنَ تَحْتَ ذُكُوْرِكُمْ كَمَا تَتَسَاقَطُ الْبَهَائِمُ تَحْتَ ذُكُوْرِهَا."[۷۷]

ترجمہ: حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے **حیا** کے دس حصے (لوگوں میں) تقسیم کیے ہیں جس میں سے نو حصے عورتوں میں رکھے اور مردوں میں ایک ہی حصہ رکھا، اگر ایسی بات نہ ہوتی تو وہ تمھارے مردوں تلے ایسے ہی گرتی پڑتیں جیسے چوپایوں کی مائیں اپنے نروں تلے گرتی پڑتی رہتی ہیں۔"

حدیث-[۲۰]

حیا-ایمان باللہ کے بعد سب سے اہم ہے!

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: "رَأْسُ الْعَقْلِ بَعْدَ الْإِيْمَانِ بِاللهِ الْحَيَاءُ وَحُسْنُ الْخُلُقِ."[۷۸]

ترجمہ: حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کے بعد، عقل کی بنیادی جڑ- **حیا** اور اچھے اخلاق ہیں۔"

حدیث-[۲۱]

۷۷۔مسند الفردوس، باب الألف، ذكر أخبار مما أوحى الله عزّوجلّ إلى الأنبياء صلوات الله عليهم أجمعين، برقم: ۶۲۹، ۱/ ۱۰۳
كنز العمال، كتاب الأخلاق، قسم الأقوال، حرف الحاء: الحياء، برقم: ۵۷۹۷، ۲/ ۳/ ۵۵
۷۸۔ مسند الفردوس، باب الراء، ۱/ ۴۱۳
كنز العمال، كتاب الأخلاق، قسم الأقوال، حرف الحاء: الحياء، برقم: ۵۷۷۲، ۲/ ۳/ ۵۳

جو لوگوں سے حیا نہیں کرتا، وہ اللہ سے بھی حیا نہیں کرتا!

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: "مَنْ لَا يَسْتَحْيِ مِنَ النَّاسِ لَا يَسْتَحْيِ مِنَ اللهِ تَعَالٰى." (۷۹)

ترجمہ: حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "جو شخص لوگوں سے **حیا** نہیں کرتا، وہ اللہ تعالیٰ سے بھی **حیا** نہیں کرتا۔"

حدیث-[۲۲]

رب تعالیٰ جب کسی کی ہلاکت کا ارادہ فرماتا ہے!

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی الله عنهما أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: "إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُهْلِكَ عَبْدًا نَزَعَ مِنْهُ الْحَيَاءَ، فَإِذَا نَزَعَ مِنْهُ الْحَيَاءَ لَمْ تَلْقَهُ إِلَّا مَقِيتًا مُمَقَّتًا فَإِذَا لَمْ تَلْقَهُ إِلَّا مَقِيتًا مُمَقَّتًا نُزِعَتْ مِنْهُ الْأَمَانَةُ فَإِذَا نُزِعَتْ مِنْهُ الْأَمَانَةُ لَمْ تَلْقَهُ إِلَّا خَائِنًا مُخَوَّنًا فَإِذَا لَمْ تَلْقَهُ إِلَّا خَائِنًا مُخَوَّنًا نُزِعَتْ مِنْهُ الرَّحْمَةُ فَإِذَا نُزِعَتْ مِنْهُ الرَّحْمَةُ لَمْ تَلْقَهُ إِلَّا رَجِيمًا مُلَعَّنًا فَإِذَا لَمْ تَلْقَهُ إِلَّا رَجِيمًا مُلَعَّنًا نُزِعَتْ مِنْهُ رِبْقَةُ الْإِسْلَامِ." (۸۰)

ترجمہ: حضرت سیّدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کی ہلاکت کا ارادہ فرماتا ہے تو اس سے **حیا** چھین لیتا ہے، جب اس سے **حیا** چھین لے تو تم اس سے اس حال میں ملوگے کہ وہ مبغوض اور ناپسندیدہ ہو گا، اور جب تم اس سے اس حال میں ملو کہ وہ مبغوض اور

۷۹۔کنز العمال، کتاب الأخلاق، قسم الأقوال، حرف الحاء: الحیاء، برقم: ۵۷۷۴، ۲/ ۳/ ۵۳
المعجم الأوسط، من اسمه محمد، برقم: ۷۱۵۹، ۵/ ۲۲۹

۸۰۔سنن ابن ماجه، کتاب الفتن، باب ذهاب الأمانة، برقم: ۴۰۵۴، ۴/ ۴۲۹
کنز العمال، کتاب الأخلاق، قسم الأقوال، حرف الحاء: الحیاء، برقم: ۵۷۵۱، ۲/ ۳/ ۵۱-۵۲

ناپسندیدہ ہو تو اس سے امانت چھین لی جائے گی، اور جب اس سے امانت چھین لی جائے تو تم اس سے اس حال میں ملو گے کہ وہ خیانت کرتا ہو گا اور اسے خائن قرار دیا گیا ہو گا، پھر جب تم اس سے اس حال میں ملو کہ وہ خیانت کرتا ہے اور اسے خائن قرار دیا جا چکا ہے تو اس سے رحمت چھین لی جاتی ہے اور جب رحمت چھین لی جائے تو تم اس سے اس حال میں ملو گے کہ وہ مردود اور ملعون ہو گا، اب جب تم اس سے اس حال میں ملو کہ وہ مردود اور ملعون ہے تو اس کے گلے سے اسلام کا قلادہ (ہار) چھین لیا جائے گا۔"

حدیث-[۲۳]

بے حیا انسان دھوکہ دینے والا ہوگا!

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: "إِذَا أَبْغَضَ اللهُ عَبْدًا نَزَعَ مِنْهُ الْحَيَاءَ. فَإِذَا نَزَعَ مِنْهُ الْحَيَاءَ لَمْ تَلْقَهُ إِلَّا بَغِيضًا مُبْغِضًا. وَنَزَعَ اللهُ مِنْهُ الْأَمَانَةَ. فَإِذَا نَزَعَ مِنْهُ الْأَمَانَةَ نَزَعَ مِنْهُ الرَّحْمَةَ. فَإِذَا نَزَعَ مِنْهُ الرَّحْمَةَ نَزَعَ مِنْهُ رِبْقَةَ الْإِسْلَامِ. وَإِذَا نَزَعَ مِنْهُ رِبْقَةَ الْإِسْلَامِ لَمْ تَلْقَهُ إِلَّا شَيْطَانًا مَرِيدًا." [۸۱]

ترجمہ: حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کو ناپسند کرتا ہے تو اس سے **حیا** چھین لیتا ہے، پھر جب اس سے **حیا** چھین لیتا ہے پس تو جب بھی اسے ملے گا وہ تجھے انتہائی ناپسند اور مبغوض ملے گا، اور اس سے امانت (بھی) چھین لیتا ہے، پس جب اس سے امانت چھین لیتا ہے تو پھر اس سے رحم دلی بھی کھینچ لیتا ہے اور جب اس سے رحم دلی چھین لیتا ہے تو اس سے اسلام کا قلادہ بھی چھین لیتا ہے، اب جب بھی تو اسے ملے گا

۸۱۔(کنز العمال، کتاب الأخلاق، قسم الأقوال، حرف الحاء: الحیاء، برقم: ۵۷۹۵، ۲/ ۳/ ۵۴-۵۵)
شعب الإیمان، باب فی الحیاء بفو صوله، برقم: ۷۳۲۸، ۱۰/ ۱۶۵

تو اسے دھوکا دینے والا، شیطان ہی پائے گا۔"

حدیث-[۲۴]

نبی مکرم کی ایک اہم وصیت!

عَنْ سَعِيدِ بن يَزِيدَ الأَزْدِيِّ رضى الله عنه أَنَّهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: أَوْصِنِي، قَالَ: "أُوصِيكَ أَنْ تَسْتَحِيَ مِنَ اللهِ عَزَّوَجَلَّ كَمَا تَسْتَحِي مِنَ الرَّجُلِ الصَّالِحِ."[۸۲]

ترجمہ: حضرت سعید بن یزید الازدی سے [مرسلاً] روایت ہے کہ انھوں نے اللہ کے رسول ﷺ کی بارگاہ میں عریضہ پیش کیا کہ مجھے کچھ وصیت فرمائیں تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "میں تمھیں وصیت کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ سے ایسے ہی **حیا** کرو جیسے ایک نیک شخص سے حیا کرتے ہو۔"

ایک دوسری روایت میں حدیث کے الفاظ اس طرح ہیں: عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: أَوْصِنِي، قَالَ: "أُوصِيكَ بِتَقْوَى اللهِ، وَأَنْ تَسْتَحِيَ مِنَ اللهِ كَمَا تَسْتَحِي رَجُلًا صَالِحًا مِنْ قَوْمِكَ."[۸۳]

حضرت ابو الخیر روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن زید سے سنا کہ ایک شخص نے اللہ کے رسول ﷺ کی بارگاہ میں عریضہ پیش کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے کچھ وصیت فرمائیں، اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: "میں تمھیں وصیت کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا، اس سے ایسے ہی **حیا** کرنا جیسے اپنی قوم کے نیک شخص سے **حیا** کرتے ہو۔"

حدیث-[۲۵]

۸۲۔الزهد لأحمد بن حنبل، زهد أيوب عليه السلام، برقم: ۲۴۸، ص ۴۱

المعجم الكبير، سعيد بن يزيد الأزدي، برقم: ۵۵۳۹، ۶/ ۷۰

۸۳۔شعب الإيمان، باب في الحياء بفوصوله، برقم: ۷۳۴۳، ۱۰/ ۱۷۷

فرشتوں سے حیا!

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ:
"لِيَسْتَحِ أَحَدُكُمْ مِنْ مَلَكَيْهِ اللَّذَيْنِ مَعَهُ كَمَا يَسْتَحِي مِنْ رَجُلَيْنِ صَالِحَيْنِ مِنْ صَالِحِ جِيرَانِهِ، وَهُمَا مَعَهُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ." (۸۴)

ترجمہ: حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "تم میں سے ہر ایک کو اپنے ساتھ والے دونوں فرشتوں سے **حیا** کرنی چاہیے جیسا کہ وہ اپنے نیک پڑوسیوں کے دو صالح مردوں سے **حیا** کرتا ہے، حالاں کہ وہ دونوں فرشتے رات دن اُس کے ساتھ رہتے ہیں۔"

حدیث-[۲٦]

حیا سے خیر ہی خیر حاصل ہوتی ہے!

يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ رضی الله عنه، يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: "اَلْحَيَاءُ لَا يَأْتِي إِلَّا بِخَيْرٍ." فَقَالَ بُشَيْرُ بْنُ كَعْبٍ إِنَّهُ مَكْتُوبٌ فِي الْحِكْمَةِ أَنَّ مِنْهُ وَقَارًا وَمِنْهُ سَكِينَةً. فَقَالَ عِمْرَانُ أُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَتُحَدِّثُنِي عَنْ صُحُفِكَ. (۸۵)

ترجمہ: حضرت سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "**حیا** سے خیر ہی خیر [بھلائی و بہتری] حاصل ہوتی ہے!"

یہ سن کر، بشیر بن کعب نے کہا: حکمت کی کتابوں میں لکھا ہوا ہے کہ **حیا** سے وقار اور اطمینان حاصل ہوتا ہے۔ حضرت عمران رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے

۸۴۔کنز العمال،کتاب الأخلاق،قسم الأقوال،حرف الحاء:الحیاء،برقم:۵۷۴۸، ۲/ ۳/ ۵۱
شعب الإیمان،باب فی الحیاء بفوصوله،برقم:۷۳۴۴، ۱۰/ ۱۷۸

۸۵۔صحیح البخاری،کتاب الأدب،باب الحیاء،برقم:۶۱۱۷، ۴/ ۱۱۳۔۱۱۴
صحیح مسلم،کتاب الإیمان،باب بیان عدد شعب الإیمان وأفضلها وأدناها---إلخ، برقم:۶۰-۳۷، ۱/ ۶۴

جواب میں کہا: میں تم کو حدیث رسول ﷺ سنا رہا ہوں اور تم اس کے مقابلے میں اپنی کتابوں کی باتیں پیش کر رہے ہو!"

حدیث-[۲۷]

حیا مکمل خیر ہے!

أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ، حَدَّثَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضي الله عنه فِي رَهْطٍ مِنَّا وَفِينَا بُشَيْرُ بْنُ كَعْبٍ فَحَدَّثَنَا عِمْرَانُ يَوْمَئِذٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: "الْحَيَاءُ خَيْرٌ كُلُّهُ" قَالَ: أَوْ قَالَ: "الْحَيَاءُ كُلُّهُ خَيْرٌ".

فَقَالَ بُشَيْرُ بْنُ كَعْبٍ إِنَّا لَنَجِدُ فِي بَعْضِ الْكُتُبِ أَوِ الْحِكْمَةِ أَنَّ مِنْهُ سَكِينَةً وَوَقَارًا لِلَّهِ وَمِنْهُ ضَعْفٌ. قَالَ فَغَضِبَ عِمْرَانُ حَتَّى احْمَرَّتَا عَيْنَاهُ وَقَالَ أَلَا أَرَانِي أُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم وَتُعَارِضُ فِيهِ. قَالَ فَأَعَادَ عِمْرَانُ الْحَدِيثَ قَالَ فَأَعَادَ بُشَيْرٌ فَغَضِبَ عِمْرَانُ قَالَ فَمَا زِلْنَا نَقُولُ فِيهِ إِنَّهُ مِنَّا يَا أَبَا نُجَيْدٍ إِنَّهُ لَا بَأْسَ بِهِ.[۸۶]

ترجمہ: حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم اپنی ایک جماعت کے ساتھ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس موجود تھے، ہم میں بشیر بن کعب بھی تھے، اس دن حضرت عمران نے ہم سے حدیث بیان کی کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: "**حیا کل کی کل خیر ہے! یا آپ نے فرمایا مکمل خیر ہے!**" [یہ سن کر] بشیر بن کعب نے کہا: بے شک ہم بعض کتابوں یا حکمتوں میں یہ پاتے ہیں کہ بعض دفعہ حیا سے وقار اور اطمینان حاصل ہوتا ہے اور بعض دفعہ اس سے کم زوری پیدا ہوتی ہے۔

یہ سن کر حضرت عمران رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آنکھیں غصہ سے سرخ

۸۶۔صحیح مسلم،کتاب الإیمان،باب بیان عدد شعب الإیمان وأفضلها وأدناها---إلخ، برقم: ۶۱-۳۷، ۱/ ۶۴

ہو گئیں اور فرمانے لگے: میں تم کو رسول اللہ ﷺ کی حدیث سناتا ہوں اور تم اس کے خلاف باتیں کہتے ہو؟ راوی کہتے ہیں: یہ کہہ کر حضرت عمران رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دوبارا ایسی حدیث بیان کی تو بشیر بن کعب نے بھی دوبارہ وہی کہا، اس پر حضرت عمران غضب ناک ہو گئے۔ راوی کہتے ہیں تو ہم ان کا غصہ ٹھنڈا کرنے کے لیے کہنے لگے: اے ابو نجید! بشیر ہم ہی میں سے ہیں اور انھوں نے کسی بری نیت سے نہیں کہی۔"

حدیث-[۲۸]

انبیاو مرسلین کی اہم سنت!

وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: "أَرْبَعٌ مِنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِينَ: الْحَيَاءُ وَالتَّعَطُّرُ وَالسِّوَاكُ وَالنِّكَاحُ." (۸۷)

ترجمہ: حضرت سیدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "چار چیزیں انبیا علیہم السلام کی سنتوں میں سے ہیں:

۱-**حیا کرنا**، ۲-عطر لگانا، ۳-مسواک کرنا؛ اور ٤-نکاح کرنا۔"

ایک دوسری روایت میں پانچ چیزوں کا ذکر ملتا ہے:

۱-**حیا** کرنا، ۲-حلم [یعنی بردباری] اختیار کرنا، ۳-حجامہ کروانا،

٤-مسواک کرنا، اور ٥-عطر لگانا۔"

حدیث-[۲۹]

نبوت کا ابتدائی کلام-

جب تم میں حیا نہ ہو تو پھر جو چاہو کرو!

حَدَّثَنَا أَبُو مَسْعُودٍ عُقْبَةُ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: "إِنَّ

۸۷۔سُنن التّرمذی، کتاب النکاح، باب ما جاء فی فضل التّزویج والحثّ علیه، برقم ۱۰۸۰، ۲/ ۱٦۹

مِمَّا أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ إِذَا لَمْ تَسْتَحِي فَافْعَلْ مَا شِئْتَ ۔"(۸۸)

ترجمہ: حضرت سیدنا ابو مسعود عقبہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”بے شک لوگوں نے اگلے انبیا کے کلام میں سے جو کچھ پایا اُس میں یہ بھی ہے کہ جب تم میں حیانہ ہو تو پھر جو چاہو کرو۔“

حدیث-[۳۰]

حیا زینت ہے!

عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ : "اَلْحَيَاءُ زِيْنَةٌ، وَالتَّقْوىٰ كَرَمٌ، وَخَيْرُ الْمَرْكَبِ الصَّبْرُ، وَإِنْتِظَارُ الْفَرَجِ مِنَ اللهِ عَزَّوَجَلَّ عِبَادَةٌ ۔"(۸۹)

ترجمہ: حضرت سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”**حیا** زینت (کا باعث) ہے، تقویٰ عزت (کا سبب) ہے، بہترین سواری صبر ہے اور اللہ تعالیٰ سے کشادگی کا انتظار عبادت ہے۔“

حدیث-[۳۱]

میری امت میں سب سے باحیا عثمان!

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ : "اَلْحَيَاءُ مِنَ الْإِيْمَانِ، و أَحْيٰ أُمَّتِي عُثْمَانُ ۔"(۹۰)

ترجمہ: حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ

۸۸۔ صحیح البخاری، کتاب أحادیث الأنبیاء، برقم: ۳۴۸۳، ۲/ ۴۱۱
سُنن أبی داود، کتاب الأدب، باب فی الحیاء، برقم: ۴۷۹۷، ۵/ ۹۶- ۹۷

۸۹۔ کنز العمال، کتاب الأخلاق، قسم الأقوال، حرف الحاء: الحیاء، برقم: ۵۷۶۴، ۲/ ۳/ ۵۲

۹۰۔ تاریخ دمشق لابن عساکر، عثمان بن عفّان بن أبی العاص بن أمیة، ۳۹/ ۹۲
کنز العمال، کتاب الأخلاق، قسم الأقوال، حرف الحاء: الحیاء، برقم: ۵۷۶۵، ۲/ ۳/ ۵۲

نے ارشاد فرمایا: "**حیا** ایمان کا حصہ ہے اور میری امت میں سب سے **باحیا** عثمان (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ہیں۔"

ایک دوسری روایت میں حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ان الفاظ کے ساتھ مروی ہے: "أَشَدُّ أُمَّتِي حَيَاءً عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ."

"میری امت میں سب سے بڑے باحیا حضرت عثمان بن عفان (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ہیں۔"

حضرت سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی **حیا** پر مزید ایمان افروز احادیث کے لیے درج ذیل روایات کا مطالعہ کیا جا سکتا ہے۔

حدیث-[۳۲]

اللہ تعالیٰ سے حیا کا سوال کرو!

سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رضي الله عنه يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: "أَوَّلُ مَا يُرْفَعُ مِنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ الْحَيَاءُ وَالْأَمَانَةُ. فَسَلُوهُمَا اللهَ عَزَّ وَجَلَّ."[91]

ترجمہ: حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اس امت سے سب سے پہلے امانت اور **حیا** اٹھائی جائے گی، اس لیے اللہ تعالیٰ سے ان دونوں کا سوال کرو۔

حدیث-[۳۳]

حیا کسی انسانی شکل میں کیسی ہوتی؟

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: لَوْ كَانَ

۹۱۔مکارم الأخلاق،باب ما جاء في الأمانة، برقم: ۲۶۵،ص ۱۹۰
كنز العمال،كتاب الأخلاق،قسم الأقوال،حرف الحاء: الحياء،برقم: ۵۷۷۱، ۲/ ۳/ ۵۳

الْحَيَاءُ رَجُلًا لَكَانَ رَجُلًا صَالِحًا۔(۹۲)

ترجمہ: حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: "اگر **حیا** کسی مرد کی صورت میں ہوتی تو وہ ضرور کسی نیک مرد کی صورت میں ہوتی۔"

یہ روایت کچھ اختلاف الفاظ کے ساتھ بھی موجود ہے۔ دیکھیے:

عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ تعالی عنہا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: "إِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْإِيمَانِ، وَإِنَّ الْإِيمَانَ فِي الْجَنَّةِ، وَلَوْ كَانَ الْحَيَاءُ رَجُلًا لَكَانَ صَالِحًا۔"(۹۳)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا روایت کرتی ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: "حیا ایمان کا ایک حصہ ہے، اور ایمان جنت میں جانے کا ذریعہ ہے، اور اگر **حیا** کسی مرد کی صورت میں ہوتی تو وہ ضرور کسی نیک مرد کی صورت میں ہوتی۔"

حدیث-[۳٤]

چھ چیزیں أعمال کا احاطہ کرلیتی ہیں!

عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: "سِتَّةُ أَشْيَاءَ تُحِيْطُ الْأَعْمَالَ: اَلْإِشْتِغَالُ بِعُيُوْبِ الْخَلْقِ، وَقَسْوَةُ الْقَلْبِ، وَحُبُّ الدُّنْيَا، وَقِلَّةُ الْحَيَاءِ، وَطُوْلُ الْأَمَلِ وَظُلْمٌ لَا يَنْتَهِي۔"(۹٤)

ترجمہ: حضرت سیدنا عدی بن حاتم رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "چھ چیزیں اَعمال کا احاطہ کرلیتی ہیں:

۹۲۔کنز العمال، کتاب الأخلاق، قسم الأقوال، حرف الحاء: الحیاء، برقم: ۵۷۷۳، ۲/ ۳/ ۵۳
المعجم الأوسط، من اسمه عبد الرحمن، برقم: ٤۷۱۸، ۳/ ۳۲۰

۹۳۔کنز العمال، کتاب الأخلاق، قسم الأقوال، حرف الحاء: الحیاء، برقم: ۵۷۷۸، ۲/ ۳/ ۵۳
مکارم الأخلاق للخرائطی، باب فضیلة الحیاء وجسیم خطره، برقم: ۳۱٤، ص ۱۱۲

۹٤۔کنز العمال، کتاب المواعظ والرقائق والخطب والحکم، قسم الأقوال، الباب الثانی فی الترهیبات، الفصل السادس فی الترهیب السداسی، برقم: ٤٤۰۱٦، ۸/ ۱٦/ ۳٦

۱- مخلوق کی عیب جوئی، ۲-سنگ دلی، ۳-حبِّ دنیا، ٤- **قلت حیاء**

٥-لمبی چوڑی امیدیں، ٦-غیر منتہی ظلم۔"

حدیث-[۳٥]

ایک زمانہ ایسا آئے گا!

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ : "يَأْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يُشَارِكُهُمُ الشَّيَاطِيْنُ فِيْ أَوْلَادِهِمْ." قِيْلَ : وَكَائِنٌ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ!؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالُوْا: وَكَيْفَ نَعْرِفُ أَوْلَادَنَا مِنْ أَوْلَادِهِمْ؟ قَالَ: "بِقِلَّةِ الْحَيَاءِ وَقِلَّةِ الرَّحْمَةِ." (٩٥)

ترجمہ: حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: " لوگوں پر ایسا زمانہ بھی آئے گا کہ شیاطین ان کی اولاد میں بھی شرکت کرنے لگیں گے۔ "کسی نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا ایسا ہو گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! لوگوں نے پوچھا: ہم اپنی اولاد کو شیاطین کی اولاد سے کیسے پہچان سکیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "**حیا** اور مہربانی کی کمی کی وجہ سے!

حدیث-[۳٦]

حیا اپنانے والا کبھی خراب نہیں ہو سکتا ہے!

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ : لَمَّا كَانَ يَوْمُ حُنَيْنٍ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : "مَنْ يَنْظُرُكُمُ اللَّيْلَةَ؟" فَقَامَ حَارِثَةُ بْنُ النُّعْمَانِ قِيَامًا بَطِيْئًا وَكَانَ مِنْ أَمْرِهِ أَنْ لَا يُسْرِعَ فِيْ شَيْءٍ مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا. فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللهِ! حَارِثَةُ أَفْسَدَهُ الْحَيَاءُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : "لَا تَقُوْلُوْا: أَفْسَدَهُ الْحَيَاءُ، لَوْ قُلْتُمْ: أَصْلَحَهُ الْحَيَاءُ لَصَدَقْتُمْ." (٩٦)

٩٥-كنز العمال، كتاب الأخلاق، قسم الأقوال، حرف الحاء: الحياء، برقم: ٥٧٩٢،٢/ ٣/ ٥٤

٩٦-مكارم الأخلاق للخرائطي، باب فضيلة الحياء وجسيم خطره، برقم: ٣١١، ص١١١

ترجمہ: حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ غزوۂ حنین کے دن رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: "آج کی رات تمھاری نگرانی کون کرے گا؟" تو حضرت حارثہ بن نعمان سستی کے ساتھ کھڑے ہوئے، ان کا معاملہ یہ تھا کہ دنیا کے کسی بھی معاملے میں جلدی نہیں کرتے تھے تو انھوں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! حارثہ کو حیا نے برباد کر دیا ہے، اس پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! تم یوں نہ کہو کہ فلاں شخص کو **حیا** نے خراب کر دیا! "کاش! تم یہ کہتے کہ فلاں کو حیا نے نیک بنا دیا تو تم سچے ہوتے۔"

حدیث-[۳۷]

حیا کا حق ادا کرنے پر جنت الماوی کی جزا ہے!

عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُمَيْرٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: "اسْتَحْيُوا مِنَ اللهِ حَقَّ الْحَيَاءِ، احْفَظُوا الرَّأْسَ وَمَا حَوَى، وَالْبَطْنَ وَمَا وَعَى، وَاذْكُرُوا الْمَوْتَ وَالْبِلَى، فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ كَانَ ثَوَابُهُ جَنَّةَ الْمَأْوَى."[۹۷]

ترجمہ: حضرت سیدنا حکم بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اللہ تعالیٰ سے پوری **حیا** کرو! سر اور اس میں محفوظ چیزوں، پیٹ اور اس کے اندر کی چیزوں کی حفاظت کرو، موت اور گل جانے کو یاد رکھو، جو ایسا کرے گا اس کی جزا جنت الماویٰ ہے۔"

حدیث-[۳۸]

دس خصلتیں ایسی ہیں جسے اللہ تعالیٰ صرف سعادت مندوں کو عطا کرتا ہے!

=
كنز العمال، كتاب الأخلاق، قسم الأقوال، برقم: ۵۷۹٦، ۳-۲/ ۵۵

۹۷۔ حلية الأولياء، حرملة بن إياس، برقم: ۳٦۸، ۱/ ۳۲۷

المعجم الكبير، الحكم بن عمير الثمالي، برقم: ۳۱۹۲،۳/ ۲۱۹

عَنْ عُرْوَةَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ: كَانَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ يَقُولُ فِي مَكَارِمِ الْأَخْلَاقِ: "عَشَرَةٌ تَكُونُ فِي الرَّجُلِ وَلَا تَكُونُ فِي ابْنِهِ، وَتَكُونُ فِي الِابْنِ وَلَا تَكُونُ فِي أَبِيهِ، وَتَكُونُ فِي الْعَبْدِ وَلَا تَكُونُ فِي سَيِّدِهِ. يَقْسِمُهَا اللهُ لِمَنْ أَرَادَ بِهِ السَّعَادَةَ: صِدْقُ الْحَدِيثِ، وَصِدْقُ النَّاسِ، وَهُوَ أَنْ لَا يَشْبَعَ وَجَارُهُ وَصَاحِبُهُ جَائِعَانِ، وَإِعْطَاءُ السَّائِلِ، وَالْمُكَافَأَةُ بِالصَّنَائِعِ، وَحِفْظُ الْأَمَانَةِ، وَصِلَةُ الرَّحِمِ، وَالتَّذَمُّمُ لِلْجَارِ، وَالتَّذَمُّمُ لِلصَّاحِبِ، وَإِقْرَاءُ الضَّيْفِ، **وَرَأْسُهُنَّ الْحَيَاءُ**۔"(۹۸)

ترجمہ: حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مکارم اَخلاق [عمدہ اَخلاق] کے بارے میں فرماتے تھے:" دس باتیں ایسی ہیں جو کسی آدمی میں ہوتی ہیں مگر اس کے بیٹے میں نہیں ہوتیں۔ اگر بیٹے میں ہوتی ہیں تو اس کے باپ میں نہیں ہوتیں۔ غلام میں ہوتی ہیں مگر اس کے آقا میں نہیں ہوتیں۔ جب اللہ تعالیٰ کسی کے لیے سعادت کا ارادہ فرماتا ہے تو اس میں اسے تقسیم فرمادیتا ہے، وہ یہ ہیں:

۱- بات میں سچائی۔ ۲-لوگوں کے ساتھ سچائی، یہ ہے کہ وہ پیٹ نہیں بھرتا جب کہ اس کا پڑوسی اور دوست بھوکے ہوں۔ ۳-سائل کو دینا۔ ٤-کاری گر کو اس کی گاری گری کا بدلہ دینا۔ ٥-امانت کی حفاظت کرنا۔ ٦-صلہ رحمی کرنا۔ ۷-پڑوسی کی مذمت سے بچنا۔ ۸-دوست سے کیے عہد کا پابند رہنا۔ ۹- مہمان کو کھانا کھلانا اور ۱۰ **-ان تمام صفات کی اصل اور سردار-حیا ہے۔**"

حدیث-[۳۹]

حلم اور حیا-اللہ تبارک وتعالیٰ کو پسند ہے!

۹۸۔شعب الإیمان، باب فی الحیاء بفوصولہ، برقم:۷۳۲۳، ۱۰/ ۱۶۱

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِلْأَشَجِّ الْعَصَرِيِّ:
"إِنَّ فِيكَ خَصْلَتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللهُ: الْحِلْمَ وَالْحَيَاءَ." (۹۹)

ترجمہ: حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت اشج عصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: "تمھارے اندر دو خوبیاں ہیں جو اللہ تبارک وتعالیٰ کو پسند ہیں، وہ یہ ہیں:

۱- حلم [بردباری]؛ ۲- حیا۔"

حدیث-[٤٠]

جس میں حیا نہیں، اس کی برائی کی جاسکتی ہے!

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: "مَنْ أَلْقَى جِلْبَابَ الْحَيَاءِ فَلَا غِيبَةَ لَهُ." (۱۰۰)

ترجمہ: حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "جو حیا کی چادر اتار دے تو اس کی غیبت (کرنے میں کوئی گناہ) نہیں۔"

یہ روایت کچھ اختلاف الفاظ کے ساتھ بھی موجود ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: "مَنْ لَا حَيَاءَ لَهُ لَا غِيبَةَ لَهُ." (۱۰۱)

۹۹۔سنن ابن ماجه، کتاب الزهد، باب الحلم، برقم: ٤١٨٨، ٤/ ٥٠٥
شعب الإيمان، باب في الحياء بفو صوله، برقم: ٧٣٣٢، ١٠/ ١٦٧
١٠٠۔السنن الكبرى للبيهقي، كتاب الشهادات، باب ما تجوز به شهادة أهل الأهواء، برقم: ٢٠٩١٥، ١٠/ ٣٥٥
كنز العمال، كتاب الأخلاق، قسم الأقوال، حرف الغين: الغيبة، برقم: ٨٠٦٩، ٣/ ٢٣٨
١٠١۔كنز العمال، كتاب الأخلاق، قسم الأقوال، برقم: ٨٠٧٠، ٣/ ٢٣٨

حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس میں **حیا** نہیں تو اس کی غیبت (کرنے کا گناہ) بھی نہیں۔“

زوائد احادیث حیا

حدیث-[۱]

حیا کی کمی کفر کا باعث ہے!

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ : "قِلَّةُ الْحَيَاءِ كُفْرٌ." [۱۰۲]

ترجمہ: حضرت سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ” **حیا کی کمی کفر (کا باعث) ہے۔**“

حدیث-[۲]

حیا ظاہر وباطن ہر حال میں لازم ہے!

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي جَهْمٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ اسْتَأْجَرَ أَجِيرًا يَرْعَى لَهُ، أَوْ فِي بَعْضِ أَعْمَالِهِ. فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَرَأَيْتَ فُلَانًا كَاشِفًا عَنْ عَوْرَتِهِ مَا يُبَالِي؟ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ. فَأَتَاهُ كَاشِفًا عَنْ عَوْرَتِهِ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : "مَنْ لَمْ يَسْتَحِ مِنَ اللهِ فِي الْعَلَانِيَةِ لَمْ يَسْتَحِ مِنْهُ فِي السِّرِّ، فَأَعْطُوهُ حَقَّهُ حَتَّى يَنْطَلِقَ." [۱۰۳]

ترجمہ: حضرت سیدنا محمد بن ابی جہم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک اجیر کو اجرت پر اِس لیے رکھا تا کہ وہ آپ کی بکریاں چَرائے، یا کسی اور کام کے لیے رکھا، ایک مرتبہ ایک شخص آپ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر کہنے لگا کہ اے اللہ

۱۰۲۔کنز العمال، کتاب الأخلاق، قسم الأقوال، حرف الحاء: الحیاء، برقم ۵۷۸۷،۲ / ۳ / ۵٤

۱۰۳۔شعب الإیمان، باب فی الحیاء بفوصوله، فصل فی ستر العورة، برقم: ۷۳۷۱، ۱۰ / ۱۹۷
کنز العمال، کتاب الأخلاق، قسم الأقوال، حرف الحاء: الحیاء، برقم: ۵۷۸۶،۲ / ۳ / ۵٤

کے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ! کیا آپ فلاں اجیر کو نہیں دیکھتے وہ اپنے ستر کو کھولے رکھتا ہے، ستر پوشی کی بالکل پرواہی نہیں کرتا، اس پر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اسے بلا بھیجا، وہ آپ کے پاس بھی بے ستر ہی چلا آیا، تب آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "جو شخص اعلانیہ اللہ تعالیٰ سے **حیا** نہیں کرتا وہ تنہائی میں بھی اللہ تعالیٰ سے **حیا** نہیں کرتا۔ اسے اس کا حق دے دو؛ تا کہ یہ چلا جائے۔"

أبو نعيم في المعرفة[١٠٤] عن محمد بن أبي الجهم وقال: ذكره محمد بن عثمان في الصحابة ولا أراه صحابيا.

اس حدیث کو ابو نعیم نے "معرفہ" میں محمد بن ابی جہم سے روایت کی، اور فرمایا کہ: "محمد بن عثمان نے انھیں صحابہ میں شمار کیا ہے، جب کہ مجھے نہیں لگتا کہ یہ صحابی ہیں۔"[١٠٥]

حدیث-[٣]

حیا-ایمان کی زینت ہے!

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ : "اَلْإِيْمَانُ عُرْيَانٌ وَزِيْنَتُهُ الْحَيَاءُ وَلِبَاسُهُ التَّقْوٰى وَمَالُهُ الْفِقْهُ."[١٠٦]

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: "ایمان بے لباس ہے، **حیا** اس کی زینت ہے، تقویٰ اس کا لباس ہے، اور فقہ اس کا سرمایہ ہے۔"

١٠٤۔معرفة الصحابة لأبي نُعيم،ذكر من اسمه محمد من الصحابة،محمد بن أبي جهم، برقم:٧٠٨، ١/ ٢٠٢

١٠٥۔معرفة الصحابة لأبي نُعيم،ذكر من اسمه محمد من الصحابة،محمد بن أبي جهم ، ١/ ٢٠٢

١٠٦۔معرفة الصحابة لأبي نُعيم،ذكر من اسمه محمد من الصحابة،محمد بن أبي جهم، برقم:٧٠٨، ١/ ٢٠٢

ایک دوسری روایت میں حدیث کے الفاظ اس طرح ہیں: "اَلْإِیْمَانُ عُرْیَانٌ وَلِبَاسُهُ التَّقْوٰی وَزِیْنَتُهُ الْحَیَاءُ وَمَالُهُ الْفِقْهُ وَثَمْرَةُ الْعِلْمُ." (۱۰۷)

ترجمہ: "ایمان بے لباس ہے، اس کا لباس تقویٰ، اس کی زینت **حیا**، اس کا سرمایہ فقہ، اور اس کا پھل علم ہے۔"

حدیث-[٤]

کیا تم اللہ تعالیٰ سے حیا نہیں کرتے؟

عَنْ أُمِّ الْمُنْذِرِ قَالَتْ: إِطَّلَعَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ ذَاتَ عَشِيَّةٍ إِلَى النَّاسِ فَقَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ! أَمَا تَسْتَحْيُوْنَ اللهَ؟ قَالُوْا: وَمَا ذَاكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ! قَالَ: تَجْمَعُوْنَ مَا لَا تَأْكُلُوْنَ وَ تَأْمَلُوْنَ مَا لَا تُدْرِكُوْنَ وَتَبْنُوْنَ مَا لَا تَعْمُرُوْنَ (۱۰۸)

ترجمہ: حضرت ام منذر روایت کرتی ہیں کہ ایک شام رسول اللہ ﷺ لوگوں کے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: "اے لوگو! کیا تم اللہ تعالیٰ سے **حیا** نہیں کرتے؟ صحابۂ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا: یارسول اللہ! وہ کیسے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "تم وہ مال جمع کرتے ہو جسے کھاتے نہیں اور اس چیز کی اُمید رکھتے ہو جسے حاصل نہیں کرسکتے اور وہ مکان بناتے ہو جسے آباد نہیں کرسکتے۔"

حدیث-[٥]

جب اللہ تعالیٰ کسی گھرانے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے...

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: "الرِّفْقُ يُمْنٌ، وَالْخُرْقُ شُؤْمٌ، وَإِذَا أَرَادَ اللهُ بِأَهْلِ بَيْتٍ خَيْرًا أَدْخَلَ عَلَيْهِمُ الرِّفْقَ، فَإِنَّ الرِّفْقَ لَمْ يَكُنْ فِي شَيْءٍ

۱۰۷۔معرفة الصحابة لأبي نُعيم،ذكر من اسمه محمد من الصحابة،محمد بن أبي جهم، برقم:۷۰۸،۱/۲۰۲

۱۰۸۔شعب الإيمان،باب في الزهد وقصر الأمل،برقم:۱۰۰۷۸،۱۳/۱٤۲

قَطُّ إِلَّا زَانَهُ، وَإِنَّ الْخُرْقَ لَمْ يَكُنْ فِي شَيْئٍ قَطُّ إِلَّا شَانَهُ، اَلْحَيَاءُ مِنَ الْإِيمَانِ، وَالْإِيمَانُ فِي الْجَنَّةِ، وَلَوْ كَانَ الْحَيَاءُ رَجُلًا لَكَانَ رَجُلًا صَالِحًا، وَإِنَّ الْفُحْشَ مِنَ الْفُجُورِ، وَإِنَّ الْفُجُورَ فِي النَّارِ، وَلَوْ كَانَ الْفُحْشُ رَجُلًا لَكَانَ رَجُلًا سُوءًا، وَإِنَّ اللهَ لَمْ يَخْلُقْنِي فَحَّاشًا۔"(۱۰۹)

ترجمہ: حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، وہ کہتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "شفقت و مہربانی برکت کا باعث ہے اور جہالت و بے وقوفی نحوست کا سبب ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کسی گھرانے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو ان میں شفقت اور مہربانی کو داخل فرما دیتا ہے۔ جس چیز میں بھی شفقت و مہربانی داخل ہو جائے؛ اس چیز کو خوب صورت بنا دیتی ہے، اور جس چیز میں جہالت و بے وقوفی داخل ہو جائے؛ اس چیز کو بد صورت بنا دیتی ہے۔

حیا ایمان سے ہے اور ایمان جنت میں لے جائے گا۔ اگر **حیا** کسی انسانی صورت میں ہوتی تو ضرور کسی نیک انسان کی صورت میں ہوتی۔ اور بے شک **بے حیائی** گناہوں میں سے ہے اور گناہ جہنم میں لے جائیں گے۔ اگر **بے حیائی** کسی انسانی شکل میں ہوتی تو ضرور کسی برے انسان کی شکل میں ہوتی۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے **بے حیا** نہیں بنایا۔"

اقوال صحابہ

[۱]- صدیق اکبر کا اللہ تعالیٰ سے حیا کرنے کا انداز!

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رضی اللہ عنہ: "اِسْتَحْيُوْا مِنَ اللهِ فَإِنِّي لَأَدْخُلُ الْخَلَاءَ فَأُقْنِعُ رَأْسِي حَيَاءً مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ۔"(۱۱۰)

۱۰۹۔ شعب الإیمان، باب فی الحیاء بفصوله، برقم: ۷۳۲۶،۱۰/ ۱۶۴

۱۱۰۔ کنز العمال، کتاب الأخلاق، قسم الأفعال، الباب الأول: فی الأخلاق المحمودة، الفصل الثانی: فی تفصیل الأخلاق، الحیاء، برقم: ۸۵۱۴،۲/ ۳/ ۲۸۱

ترجمہ: حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ سے **حیا** کرو؛ کیوں کہ میں جب قضائے حاجت کے لیے جاتا ہوں تو اللہ تعالیٰ سے **حیا** کی وجہ سے اپنا سر جھکا لیتا ہوں۔"

[۲]-صدیق اکبر کا انوکھا انداز!

عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رضی الله عنه وَهُوَ يَخْطُبُ النَّاسَ: "يَامَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ! اِسْتَحْيُوا مِنَ اللهِ. فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! إِنِّي لَأَظَلُّ حِينَ أَذْهَبُ إِلَى الْغَائِطِ فِي الْفَضَاءِ مُتَقَنِّعًا بِثَوْبِي اسْتِحْيَاءً مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ." (۱۱۱)

ترجمہ: حضرت عروہ بن زبیر علیہ الرحمہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے کہا: "اے مسلمانوں کی جماعت! اللہ تعالیٰ سے **حیا** کرو۔ قسم ہے اس ذات کی جس کی قبضے میں میری جان ہے! میں جب میدان میں قضائے حاجت کرنے جاتا ہوں تو اللہ تعالیٰ سے شرم و **حیا** کے مارے اپنے کپڑے کے ساتھ منہ چھپا لیتا ہوں۔"

[۳]-حیا کیسے کم ہو جاتی ہے؟

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی الله عنه قَالَ: "مَنْ كَثُرَ ضِحْكُهُ قَلَّتْ هَيْبَتُهُ. وَمَنْ كَثُرَ مُزَاحُهُ اِسْتَخَفَّ بِهِ. وَمَنْ أَكْثَرَ مِنْ شَيْءٍ عُرِفَ بِهِ. وَمَنْ كَثُرَ كَلَامُهُ كَثُرَ سِقْطُهُ. وَمَنْ كَثُرَ سِقْطُهُ قَلَّ حَيَاؤُهُ. وَمَنْ قَلَّ حَيَاؤُهُ قَلَّ وَرَعُهُ. وَمَنْ قَلَّ وَرَعُهُ مَاتَ قَلْبُهُ." (۱۱۲)

۱۱۱۔شعب الإیمان،باب فی الحیاء بفصوله،برقم: ۷۳۳۷،۱۰/ ۱۷۱

۱۱۲۔مجمع الزوائد،کتاب الزهد،باب ما جاء فی الصمت وحفظ اللسان، برقم: ۱۸۱۷۳، ۱۰/ ۳۹٤

شعب الإیمان،باب فی حفظ اللسان عما لا یحتاج إلیه،فصل فی فضل السکوت عن کل ما لا یعنیه وترك الخوض فیه،برقم: ٤٦٤٠، ۷/ ۵۹

=

ترجمہ: حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: ”جو شخص کثرت سے ہنستا ہے، اس کا رعب کم ہو جاتا ہے۔ جو شخص کثرت سے مزاح کرتا ہے، اسے حقارت سے دیکھا جاتا ہے۔ جس شخص سے جو کام کثرت سے سرزد ہو، وہ اسی سے پہچانا جاتا ہے۔ جو شخص کثرت سے بولتا ہے، اس کی غلطیاں زیادہ ہوتی ہیں؛ اور جس کی غلطیاں زیادہ ہوتی ہیں اس کی **حیا** کم ہو جاتی ہے۔ جس میں **حیا** کم ہو جائے اس کا تقویٰ کم ہو جاتا ہے۔ جس کا تقویٰ کم ہو جائے، اس کا دل مردہ ہو جاتا ہے۔“

[٤]- مکارم اخلاق دس ہیں اور حیا ان کی سردار ہے!

عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي مَنْصُورٍ قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: "أَخْلَاقُ الْمَكَارِمِ عَشْرٌ: صِدْقُ الْحَدِيثِ، وَصِدْقُ النَّاسِ، وَأَدَاءُ الْأَمَانَةِ، وَصِلَةُ الرَّحِمِ، وَالتَّذَمُّمُ لِلْجَارِ، وَالتَّذَمُّمُ لِلصَّاحِبِ، وَالْمُكَافَأَةُ لِلصَّنَائِعِ، وَإِقْرَاءُ الضَّيْفِ، وَإِعْطَاءُ السَّائِلِ، وَرَأْسُ ذَلِكَ الْحَيَاءُ." (١١٣)

ترجمہ: حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: ”عمدہ **اخلاق دس ہیں:**

١-بات میں سچائی۔ ٢-لوگوں کے ساتھ سچائی۔

٣-امانت کی ادائیگی۔ ٤-صلہ رحمی کرنا۔

٥-پڑوسی کی مذمت سے بچنا۔ ٦-دوست سے کیے عہد کا پابند رہنا۔

٧-اچھے کاموں کا بدلہ دینا۔ ٨-مہمان نوازی۔

٩-سائل کو دینا۔ **١٠-ان سب کا سردار حیا ہے۔**

اقوال اولیا

=
المعجم الأوسط، من اسمه أحمد، برقم: ١، ٢٢٥٩/ ٦١٥

١١٣-شعب الإيمان، باب في الحياء بفصوله، برقم: ١٠، ٧٣٢٥/ ١٦٣

[۱]-تین چیزیں حیا کی علامات میں سے ہیں!

أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ الْحَافِظُ. أنا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عُثْمَانَ يَقُولُ: سَمِعْتُ ذَا النُّونِ يَقُولُ: ثَلَاثَةٌ مِنْ أَعْلَامِ الْحَيَاءِ: وَزْنُ الْكَلَامِ قَبْلَ التَّفَوُّهِ بِهِ، وَمُجَانَبَةُ مَا يَحْتَاجُ إِلَى الاعْتِذَارِ مِنْهُ، وَتَرْكُ إِجَابَةِ السَّفِيهِ حِلْمًا عَنْهُ.

قَالَ ذُو النُّونِ: فَأَمَّا الْحَيَاءُ مِنَ اللهِ عَزَّوَجَلَّ فَهُوَ مَا قَالَ الرَّسُولُ صلى الله عليه وسلم: "أَنْ لَا تَنْسَى الْمَقَابِرَ وَالْبِلَى، وَأَنْ تَحْفَظَ الرَّأْسَ وَمَا حَوَى، وَالْبَطْنَ وَمَا وَعَى، وَأَنْ تَتْرُكَ زِينَةَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا." (۱۱۴)

ترجمہ: حضرت سیدنا ذوالنون مصری علیہ الرحمہ ارشاد فرماتے ہیں: " تین چیزیں **حیا** کی علامات میں سے ہیں: ۱-بولنے سے پہلے کلام کو تولنا۔

۲-جس چیز میں معذرت کرنے کی حاجت پڑے، اس سے دور رہنا۔

۳-ازراہ بردباری (عقل مندی) کم عقل کی بات کا جواب نہ دینا۔

حضرت سیّدنا ذوالنون مصری علیہ الرحمہ مزید فرماتے ہیں: بہر حال اللہ تعالیٰ سے **حیا** کرنا وہ ہے جو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: "یہ کہ تم قبرستان کو نہ بھولو اور قبریں جس چیز کو بوسیدہ کرتی ہیں ان کے بوسیدہ کرنے کو نہ بھولو، سر اور سر جس پر مشتمل ہے، اسی طرح پیٹ اور پیٹ نے جسے محفوظ کر رکھا ہے ان کی حفاظت کرو اور یہ کہ تم زینت دنیا کو چھوڑ دو۔"

[۲]-اللہ تعالیٰ سے حیا کرنے پر ابھارنے والے چیزیں!

أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ الْحَافِظُ أنا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ عُثْمَانَ الْحَنَّاطَ سَمِعْتُ ذَا النُّونِ يَقُولُ: "اعْلَمُوا أَنَّ الَّذِي أَهَاجَ

۱۱۴-شعب الإيمان، باب في الحياء بفصوله، برقم: ۷۳۳۵، ۱۰/۱۶۹

الْحَيَاءِ مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ مَعْرِفَتُهُمْ بِإِحْسَانِ اللهِ إِلَيْهِمْ، وَعِلْمُهُمْ بِتَضْيِيعِ مَا افْتَرَضَ اللهُ عَلَيْهِمْ مِنْ شُكْرِهِ، وَلَيْسَ لِشُكْرِهِ نِهَايَةٌ، كَمَا لَيْسَ لِعَظَمَتِهِ نِهَايَةٌ." (١١٥)

ترجمہ: حضرت سیّدنا ذوالنون مصری علیہ الرحمہ ارشاد فرماتے ہیں: "جان لو! جس چیز نے اللہ تعالیٰ سے **حیا** کرنے پر ابھارا ہے، وہ یہ بات ہے کہ لوگوں کو اس بات کی معرفت حاصل ہو جائے کہ ان کی طرف اللہ تعالیٰ کے احسانات کیا کیا ہیں۔ اور ساتھ ساتھ ان کو اس بات کا علم ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر جو اپنا شکر کرنا فرض کیا ہے اس کو وہ لوگ کیسے ضائع کر رہے ہیں؛ حالاں کہ اللہ تعالیٰ کے شکر کی کوئی انتہا نہیں ہے، جیسے اس کی عظمت کی کوئی انتہا نہیں ہے۔"

[٣]- حیا کس کیفیت کا نام ہے؟

أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيُّ، سَمِعْتُ عَبْدَ الْوَاحِدِ بْنَ بَكْرٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ أَحْمَدَ بْنِ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ يَقُولُ: سَمِعْتُ ذَا النُّونِ يَقُولُ: "الْحَيَاءُ وُجُودُ الْهَيْبَةِ فِي الْقَلْبِ، مَعَ خَشْيَةِ مَا سَبَقَ مِنْكَ إِلَى رَبِّكَ." (١١٦)

ترجمہ: حضرت سیدنا ذوالنون مصری علیہ الرحمہ ارشاد فرماتے ہیں: "رب تعالیٰ کی سابقہ نافرمانیوں سے ڈرنے کے ساتھ دل میں اس کے خوف کے موجود ہونے کا نام **حیا** ہے۔"

[٤]- حیا کی وجہ سے گناہ ترک کرنا!

أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ السُّلَمِيُّ، سَمِعْتُ نَصْرَ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَعْقُوبَ الْعَطَّارَ يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا مُحَمَّدٍ الْبَلَاذُرِيَّ يَقُولُ: سَمِعْتُ يُوسُفَ بْنَ الْحُسَيْنِ يَقُولُ: سَمِعْتُ ذَا النُّونِ يَقُولُ: "لِلَّهِ عِبَادٌ تَرَكُوا الذَّنْبَ اسْتِحْيَاءً

١١٥۔ شعب الإیمان، باب فی الحیاء بفصوله، برقم: ٧٣٤٩، ١٠/ ١٨١

١١٦۔ شعب الإیمان، باب فی الحیاء بفصوله، برقم: ٧٣٥٠، ١٠/ ١٨١

مِنْ كَرَمِهِ، بَعْدَ أَنْ تَرَكُوهُ خَوْفًا مِنْ عُقُوبَتِهِ، وَلَوْ قَالَ لَكَ: اعْمَلْ مَا شِئْتَ، فَلَسْتُ آخُذُكَ بِذَنْبٍ، كَانَ يَنْبَغِي لَكَ أَنْ يُزِيدَكَ كَرَمُهُ اسْتِحْيَاءً مِنْهُ، وَتَرْكًا لِمَعْصِيَتِهِ إِنْ كُنْتَ حُرًّا كَرِيمًا عَبْدًا شَكُورًا، فَكَيْفَ وَقَدْ حَذَّرَكَ؟"[117]

ترجمہ: حضرت سیدنا ذوالنون مصری علیہ الرحمہ ارشاد فرماتے ہیں: " اللہ تعالٰی کے کچھ بندے ایسے ہیں جنھوں نے اللہ تعالٰی کے کرم سے شرم و **حیا** کرتے ہوئے گناہ کرنا چھوڑ دیا ہے، اس سے پہلے ایسا ہوتا تھا کہ وہ اللہ تعالٰی کی سزا اور اس کی پکڑ کے ڈر سے گناہ چھوڑ دیتے تھے۔ اگر اللہ تعالٰی تجھے یہ کہہ دے: تم جو چاہو عمل کرو، میں تمھیں تمھارے گناہوں کی وجہ سے نہیں پکڑوں گا! تو یہ تمھارے لیے زیادہ مناسب ہے کہ تم اللہ تعالٰی کے کرم کی وجہ سے اس سے اور زیادہ شرم و **حیا** کرو اور اس کی نافرمانی کرنا چھوڑ دو! اگر واقعی میں تم آزاد، شریف اور شکر گزار بندے ہو۔

وہ کیسے اپنے لطف و کرم میں اضافہ نہیں کرے گا حالاں کہ اس نے تجھے معصیت وغیرہ سے بچایا ہے۔"

[۵]-حضرت سری سقطی کا قول

أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ الْحَافِظُ، أَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نُصَيْرٍ، حَدَّثَنِي الْجُنَيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: قَالَ لِي السَّرِيُّ لَيْلَةً بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ الْآخِرَةِ: اِحْفَظْ عَنِّي هَذَا الْكَلَامَ، ثُمَّ قَالَ: "الشَّوْقُ وَالْوَلَهُ يُرَفْرِفَانِ عَلَى الْقَلْبِ، فَإِنْ وَجَدَا فِيهِ الْحَيَاءَ وَالْأُنْسَ أَوْطَنَا وَإِلَّا رَحَلَا، احْفَظْ عَنِّي هَذَا الْكَلَامُ يَا غُلَامُ لَا يُضَيَّعُ."[118]

ترجمہ: حضرت جنید بن محمد علیہ الرحمہ کہتے ہیں کہ: مجھے ایک رات مغرب و عشا کے درمیان حضرت سری سقطی علیہ الرحمہ نے کہا: " میری طرف سے اس کلام کی حفاظت

۱۱۷۔شعب الإيمان، باب فی الحیاء بفصوله، برقم: ۷۳۵۲، ۱۰/ ۱۸۱

۱۱۸۔شعب الإيمان، باب فی الحیاء بفصوله، برقم: ۷۳۵۳، ۱۰/ ۱۸۲

کرلو! شوق اور ولولہ دل کے اوپر پرواز سے منڈلاتے ہیں، پھر اگر وہ دل میں **حیا** اور انس کو پاتے ہیں تو اس دل کو اپنا مسکن اور ٹھکانہ بنالیتے ہیں؛ ورنہ وہ وہاں سے کوچ کر جاتے ہیں۔ اے لڑکے! اس کلام کو مجھ سے محفوظ کرلے کہ ضائع نہ ہوجائے۔

[٦] - حضرت جنید بغدادی کا ایک دل چسپ مکالمہ

أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيُّ، سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْحَسَنِ بْنِ خَالِدٍ الْمَخْرَمِيَّ يَقُولُ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللهِ الْفَرْغَانِيَّ قَالَ: كَانَ الْجُنَيْدُ جَالِسًا مَعَ رُوَيْمٍ، وَالْجُرَيْرِيِّ، وَابْنِ عَطَاءٍ، فَقَالَ: "مَا نَجَا مَنْ نَجَا إِلَّا بِصِدْقِ الْمَلْجَأِ"، قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: {وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خُلِّفُوا حَتَّى إِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ أَنْفُسُهُمْ وَظَنُّوا أَنْ لَا مَلْجَأَ مِنَ اللهِ إِلَّا إِلَيْهِ} [التوبة: ١١٨]

وَقَالَ رُوَيْمٌ: "مَا نَجَا مَنْ نَجَا إِلَّا بِصِدْقِ التُّقَى"

قَالَ اللهُ تَعَالَى: {وَيُنَجِّي اللهُ الَّذِينَ اتَّقَوْا بِمَفَازَتِهِمْ} [الزمر: ٦١]

وَقَالَ الْجُرَيْرِيُّ: "مَا نَجَا مَنْ نَجَا إِلَّا بِمُرَاعَاةِ الْوَفَاءِ"

قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: {الَّذِينَ يُوفُونَ بِعَهْدِ اللهِ وَلَا يَنْقُضُونَ الْمِيثَاقَ} [الرعد: ٢٠]

وَقَالَ ابْنُ عَطَاءٍ: "مَا نَجَا مَنْ نَجَا إِلَّا بِتَحْقِيقِ الْحَيَاءِ"،

قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: {أَلَمْ يَعْلَمْ بِأَنَّ اللهَ يَرَى} [العلق: ١٤] (١١٩)

ترجمہ: حضرت محمد بن عبد اللہ فرغانی کہتے ہیں کہ حضرت جنید بغدادی، حضرت رویم، حضرت جریری اور حضرت ابن عطاء علیہم الرحمہ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ حضرت جنید بغدادی علیہ الرحمہ نے کہا: "جس نے بھی نجات پائی اس نے سچی پناہ گاہ کے ذریعہ ہی نجات پائی۔"

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خُلِّفُوا حَتَّى إِذَا ضَاقَتْ

١١٩۔شعب الإيمان، باب في الحياء بفصوله، برقم: ٧٣٤٧،١٠/ ١٨٠

عَلَيۡهِمُ الۡأَرۡضُ بِمَا رَحُبَتۡ وَضَاقَتۡ عَلَيۡهِمۡ أَنفُسُهُمۡ وَظَنُّوٓاْ أَن لَّا مَلۡجَأَ مِنَ اللَّهِ إِلَّآ إِلَيۡهِ. [التوبة:١١٨]

''اور ان تین پر جو موقوف رکھے گئے تھے، یہاں تک کہ جب زمین اتنی وسیع ہو کر ان پر تنگ ہو گئی، اور وہ اپنی جان سے تنگ آئے اور انھیں یقین ہوا کہ اللہ تعالیٰ سے پناہ نہیں مگر اسی کے پاس۔۔۔۔''

حضرت رویم علیہ الرحمہ نے کہا: جس نے بھی نجات پائی اس نے تقویٰ کی سچائی ہی کے ساتھ نجات پائی۔ کیوں کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

{وَيُنَجِّي اللَّهُ الَّذِينَ اتَّقَوۡاْ بِمَفَازَتِهِمۡ}[الزمر: ٦١]

''اور اللہ تعالیٰ بچائے گا پرہیز گاروں کو ان کی نجات کی جگہ۔''

حضرت جریری علیہ الرحمہ نے کہا: نجات جس نے بھی پائی اس نے وفا کی پاسداری کے ساتھ ہی پائی۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:{الَّذِينَ يُوفُونَ بِعَهۡدِ اللَّهِ وَلَا يَنقُضُونَ الۡمِيثَاقَ}[الرعد: ٢٠]

''وہ جو اللہ تعالیٰ کا عہد پورا کرتے ہیں اور قول باندھ کر پھرتے نہیں۔''

اور حضرت ابن عطاء علیہ الرحمہ نے فرمایا: جس نے بھی نجات پائی اس نے حیا کے ثابت ہو جانے کے بعد ہی پائی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:{أَلَمۡ يَعۡلَم بِأَنَّ اللَّهَ يَرَىٰ} [العلق: ١٤]

''کیا نہ جانا کہ اللہ تعالیٰ دیکھ رہا ہے۔''

[۷]- حیا کی تعریف

سَمِعۡتُ أَبَا سَعِيدِ بۡنَ عَبۡدِ الۡمَلِكِ بۡنِ أَبِي عُثۡمَانَ الزَّاهِدَ، سَمِعۡتُ عَلِيَّ بۡنَ جَهۡضَمٍ بِمَكَّةَ، سَمِعۡتُ أَبَا عَبۡدِ اللهِ الۡفَارِسِيَّ يَقُولُ: سُئِلَ جُنَيۡدٌ عَنِ الۡحَيَاءِ، فَقَالَ: "رُؤۡيَةُ الۡآلَاءِ، وَرُؤۡيَةُ التَّقۡصِيرِ، فَيَتَوَلَّدُ مِنۡ بَيۡنِ هَذَيۡنِ

الْحَالَيْنِ حَالَةٌ تُسَمَّى الْحَيَاءَ۔"[۱۲۰]

ترجمہ: ابو عبد اللہ فارسی کہتے ہیں کہ حضرت جنید بغدادی علیہ الرحمہ سے **حیا** کے بارے میں پوچھا گیا تو انھوں نے فرمایا: "نعمتوں اور کوتاہیوں کو دیکھنا! تو ان دونوں حالتوں کے درمیان ایک حالت پیدا ہوتی ہے--- جس کو **حیا** کہتے ہیں۔"

[۸]- حیا کیسے حاصل ہو؟

أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيُّ، سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ مُحَمَّدٍ الرَّازِيَّ، سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْفَضْلِ يَقُولُ: "الْحَيَاءُ يَتَوَلَّدُ مِنَ النَّظَرِ إِلَى إِحْسَانِ الْمُحْسِنِ ثُمَّ مِنَ النَّظَرِ إِلَى جَفَائِكَ إِلَى الْمُحْسِنِ، فَإِذَا كُنْتَ كَذَلِكَ رُزِقْتَ الْحَيَاءَ إِنْ شَاءَ اللهُ۔"[۱۲۱]

ترجمہ: حضرت محمد بن فضل علیہ الرحمہ کہتے ہیں کہ: "محسن کے احسانات پر نظر رکھنے سے **حیا** پیدا ہوتی ہے۔ اس کے بعد محسن کے ساتھ اپنی جفاؤں پر نظر رکھنے سے بھی حیا پیدا ہوتی ہے تم جب خود ایسے بن جاؤ تو ان شاء اللہ تم کو **حیا** کی توفیق ملے گی۔"

[۹]- حیا کی کمی - بدقسمتی کی علامات ہے!

أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيُّ، سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ أَحْمَدَ بْنِ جَعْفَرٍ، سَمِعْتُ زَنْجُوَيْهِ اللَّبَّانَ، سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ الْحَسَنِ الْهِلَالِيَّ، سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ بْنَ الْأَشْعَثِ يَقُولُ: سَمِعْتُ الْفُضَيْلَ بْنَ عِيَاضٍ يَقُولُ: "خَمْسٌ مِنْ عَلَامَاتِ الشَّقَاءِ: الْقَسْوَةُ فِي الْقَلْبِ، وَجُمُودُ الْعَيْنِ، وَقِلَّةُ الْحَيَاءِ، والرَّغْبَةُ فِي الدُّنْيَا، وَطُولُ الْأَمَلِ۔"[۱۲۲]

۱۲۰۔شعب الإيمان، باب فی الحياء بفصوله، برقم: ۷۳۴۸، ۱۰/ ۱۸۰

۱۲۱۔شعب الإيمان، باب فی الحياء بفصوله، برقم: ۷۳۵۱، ۱۰/ ۱۸۱

۱۲۲۔شعب الإيمان، باب فی الحياء بفصوله، برقم: ۷۳۵٤، ۱۰/ ۱۸۲

ترجمہ: حضرت فضیل بن عیاض علیہ الرحمہ کہتے ہیں: ”پانچ چیزیں بد قسمتی کی علامات ہیں:

١-دل کی سختی۔ ٢-آنکھوں میں جمود (اللہ کے خوف سے نہ رونا)۔

٣-حیا کی کمی۔ ٤-دنیا کی رغبت۔ ٥-لمبی امیدیں۔“

[١٠]-جب حیا ختم ہو جائے گی!

أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ الْحَافِظُ، أَخْبَرَنِي أَبُو الْقَاسِمِ يُوسُفُ بْنُ صَالِحٍ النَّحْوِيُّ، نا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ الْأَنْبَارِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْمَقْدُومِيُّ، نا أَبِي، عَنْ سَهْلِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنِ ابْنِ أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ مُجَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: "كَانَ النَّاسُ يَتَعَامَلُونَ بِالدِّينِ زَمَانًا، ثُمَّ ذَهَبَ الدِّينُ، فَتَعَامَلُوا بِالْوَفَاءِ زَمَانًا، ثُمَّ ذَهَبَ الْوَفَاءُ، فَتَعَامَلُوا بِالْمُرُوءَةِ زَمَانًا، ثُمَّ ذَهَبَتِ الْمُرُوءَةُ، فَتَعَامَلُوا بِالْحَيَاءِ زَمَانًا، ثُمَّ ذَهَبَ الْحَيَاءُ، فَصَارُوا إِلَى الرَّغْبَةِ وَالرَّهْبَةِ." (١٢٣)

ترجمہ: حضرت امام شعبی علیہ الرحمہ کہتے ہیں: ”لوگ ایک زمانے تک ایک دوسرے سے دین داری کے ساتھ معاملات کرتے تھے، اس کے بعد لوگوں سے دین داری چلی گئی۔ پھر ایک زمانے تک ایک دوسرے سے وفا کے ساتھ معاملات کرتے تھے، اس کے بعد وفا بھی ختم ہو گئی۔ پھر لوگ ایک زمانے تک ایک دوسرے سے اخلاق و مروت کے ساتھ معاملات کرتے تھے، وہ بھی ختم ہو گئی۔ تو پھر ایک زمانے تک ایک دوسرے سے **حیا** کے ساتھ معاملات کرتے تھے، پھر **حیا** بھی لوگوں میں سے رخصت ہو گئی، اب لوگ امید اور خوف میں لگ گئے ہیں۔“

[١١]-اچھے اخلاق چلے گئے!

أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ الْأَصْبَهَانِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ بْنَ فِرَاسٍ الْفَقِيهَ يَقُولُ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُؤَمَّلِ الْعَدَوِيَّ يَقُولُ:

١٢٣-شعب الإيمان، باب في الحياء بفصوله، برقم: ٧٣٥٥، ١٠/ ١٨٢-١٨٣

سَمِعْتُ رَجُلًا مِنَ الْبَوَادِي يَقُولُ: "ذَهَبَتِ الْمَكَارِمُ إِلَّا مِنَ الصُّحُفِ." (١٢٤)

ترجمہ: حضرت محمد موئل عدوی علیہ الرحمہ کہتے ہیں: میں نے ایک دیہاتی آدمی سے سنا کہ: "لوگوں سے اچھے اخلاق کا خاتمہ ہو گیا، اور اب اچھے اخلاق کتابوں میں رہ گئے۔"

[١٢]-لوگوں کا ایک مؤمن سے حیا کرنے کی کیفیت!

أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ الْحَافِظُ، سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللهِ الْوَاعِظَ، سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ مُحَمَّدٍ الْجُرْجَانِيَّ يَقُولُ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ مُعَاذٍ الرَّازِيَّ يَقُولُ: "هَيْبَةُ النَّاسِ مِنَ الْمُؤْمِنِ عَلَى قَدْرِ هَيْبَتِهِ مِنَ اللهِ، وَحَيَاؤُهُمْ مِنْهُ عَلَى قَدْرِ حَيَائِهِ مِنَ اللهِ، وَحُبُّهُمْ لَهُ عَلَى قَدْرِ حُبِّهِ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ." (١٢٥)

ترجمہ: حضرت یحییٰ بن معاذ رازی علیہ الرحمہ کہتے ہیں: "لوگوں کا ایک مومن سے ڈرنا، اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کے بقدر ہوتا ہے۔ لوگوں کا ایک مومن سے **حیا** کرنا، اللہ تعالیٰ سے **حیا** کرنے کے بقدر ہوتا ہے؛ اور لوگوں کا مومن سے محبت بھی، اللہ تعالیٰ سے محبت کرنے کے بقدر ہوتا ہے۔"

[١٣]-اللہ تعالیٰ سے حیا کیسے کریں؟

أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ الْحَافِظُ، أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ التَّرْقُفِيُّ، نَا أَبُو عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ عُبْدُوسٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نَا قَطَنُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، نَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ الْوَاسِطِيُّ، نَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ، قَالَ: قَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ: "إِنِّي لَأَسْتَحْيِي مِنْ عَظَمَتِهِ أَنْ أُفْضِيَ إِلَيْهِ بِشَيْءٍ أَسْتَخْفِيهِ مِنْ غَيْرِهِ." (١٢٦)

١٢٤۔شعب الإيمان، باب في الحياء بفصوله، برقم: ١٠، ٧٣٥٦/ ١٨٣

١٢٥۔شعب الإيمان، باب في الحياء بفصوله، برقم: ١٠، ٧٣٥٩/ ١٨٥

١٢٦۔شعب الإيمان، باب في الحياء بفصوله، برقم: ٧٣٦٠، ١٠/ ١٨٥-١٨٦

ترجمہ: حضرت زید بن علی علیہ الرحمہ نے کہا: "بے شک میں اللہ تعالیٰ کی عظمت سے **حیا** کرتا ہوں کہ میں اس کی بارگاہ میں کوئی ایسا عمل پہنچاؤں جو میں اس کے ماسوا سے چھپاتا ہوں۔"

[١٤]-اللہ تعالیٰ سے حیا کرنے کے فوائد!

أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ الْحَافِظُ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا مُحَمَّدٍ الْبَاوَرْدِيَّ، يَقُولُ: أنا عَبْدُ اللهِ الْعُمَرِيُّ، يَقُولُ: سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ أَبِي الْحَوَارِي، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سُلَيْمَانَ الدَّارَانِيَّ يَقُولُ: "قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: إِنَّكَ إِنِ اسْتَحْيَيْتَ مِنِّي أَنْسَيْتُ النَّاسَ عُيُوبَكَ، وَأَنْسَيْتُ بِقَاعَ الْأَرْضِ ذُنُوبَكَ، وَمَحَوْتُ مِنَ الْكِتَابِ زَلَّاتِكَ، وَلَمْ أُنَاقِشْكَ الْحِسَابَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ." (١٢٧)

ترجمہ: حضرت ابو سلیمان دارانی علیہ الرحمہ کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "بے شک تم اگر مجھ سے **شرم وحیا** کرنے لگ جاؤ تو میں لوگوں کو تمھارے عیوب سے غافل کر دوں گا! زمین کے حصوں کو تمھارے گناہ بھلوادوں گا؛ اعمال ناموں سے تمھارے لغزشوں کو مٹادوں گا؛ اور میں قیامت کے دن تمھارے حساب وکتاب میں سختی نہیں کروں گا۔"

١٢٧۔شعب الإيمان، باب فی الحیاء بفصوله، برقم: ۱۰، ۷۳٦١/ ۱۸٦

ماخذ ومراجع

○القرآن الكريم،كلام الله عزّوجلّ

○أدب الدّنيا والدّين للإمام أبي الحسين على بن محمد البصرى الماوردى (ت٤٥٠هـ)، مطبوعة: دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة الرابعة ١٤٢٦هـ-٢٠٠٥م

○تنبيه الغافلين فى الموعظة بأحاديث سيّد الأنبياء والمرسلين للإمام أبي الليث نصر بن محمد بن إبراهيم السمرقندى الحنفى (ت٣٧٥هـ/٣٧٣هـ/٣٨٣)، مطبوعة: المكتبة العصريّة، بيروت، ١٤٢٢هـ-٢٠٠١م

○تاريخ مدينة دَمشق للإمام الحافظ أبي القاسم على بن الحسن ابن هبة الله بن عبد الله الشّافعي المعروف بابن عساكر (ت٥٧١هـ)، مطبوعة: دارُ الفكر، بيروت، ١٤٢١هـ-٢٠٠٠م

○الجامع لشُعَب الإيمان، للإمام الحافظ أبي بكر أحمد بن الحُسين البيهقى (ت٤٥٨هـ)، مطبوعة: مكتبة الرّشد، الرّياض، الطبعة الأولى ١٤٢٣هـ-٢٠٠٣م

○حلية الأولياء للحافظ أبي نُعيم أحمد بن عبد الله الأصفهانى (ت٤٣٠هـ)، مطبوعة: داراحياء التّراث العربى، بيروت، الطبعة الأولى ١٤٢١هـ-٢٠٠١م

○الرسالة القُشيريّة للإمام أبي القاسم عبد الكريم بن هَوازن القُشيرى (ت٤٦٥هـ)، مطبوعة: دار الكتب العلمية، بيروت، ١٤٢٢هـ-٢٠٠١م

○الزُّهد للإمام أبي عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل الشّيبانى (ت٢٤١هـ)، مطبوعة: دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة الثالثة ١٤٢٧هـ-٢٠٠٦م

○سُنَن الدّارمىّ للإمام أبي محمد عبد الله بن عبد الرّحمٰن بن الفضل الدّارمى (ت٢٥٥هـ)، مطبوعة: دارُ الكتب العلمية، بيروت، الطبعة الأولى ١٤١٧هـ-١٩٩٦م

○سُننِ أبي داود للإمام الحافظ أبي داود سُليمان بن الأشعث السّجستانى الأزدى (ت٢٧٥هـ)، مطبوعة: دارُ ابن حزم، بيروت، الطبعة الأولى ١٤١٨هـ-١٩٩٧م

○سُنن ابن ماجة للإمام أبي عبد الله محمد بن يزيد القَزوينيّ (ت٢٧٥ھ)،مطبوعة:دارُ الكتب العلمية،بيروت،الطّبعة الأولیٰ١٣١٩ھ-١٩٩٨م

○سُنن التّرمذيّ للإمام أبي عيسى محمد بن عيسى التّرمذي (ت٢٧٩ھ)،مطبوعة:دارُ الكتب العلمية،بيروت،الطبعة الأولی١٣٢١ھ-٢٠٠٠م

○السّنن الكبرىٰ للإمام أبي بكر أحمد بن حسين الشّافعي البيهقي (ت٤٥٨ھ)، مطبوعة:دار الكتب العلمية،بيروت،الطبعة الأولیٰ١٤٢٠ھ-١٩٩٩م

○شرح المواهب اللدنية للإمام محمد الزرقاني بن عبد الباقي المالكي (ت٩٢٣ھ)، مطبوعة:دار الكتب العلمية،بيروت،الطبعة الأولیٰ١٣١٧ھ-١٩٩٦م

○شرح سنن ابن ماجة القزويني للإمام أبي الحسن الكبير محمد بن عبد الهادي الحنفي المعروف بالسّندي (ت١١٣٨ھ)،مطبوعة:دار الجيل،بيروت

○صحيح البخاري،للإمام الحافظ أبي عبد الله محمد بن إسماعيل بن إبراهيم البخاري (ت٢٥٦ھ)،مطبوعة:دارُ الكتب العلمية،بيروت،١٣٢٠ھ-١٩٩٩م

○صحيح مسلم،للإمام أبي الحُسين مُسلم بن الحَجّاج القُشيريّ النّيسابُوريّ (ت٢٦١ھ)،مطبوعة:دارُ الكتب العلمية،بيروت

○عُمدة القاري شرح صحيح البخاري للإمام محمود بن محمد بن موسى المعروف ببدر الدّين الحنفي العيني (ت٨٥٥ھ)،مطبوعة: دارُ الفكر،بيروت،الطّبعة الأولیٰ ١٤١٨ھ-١٩٩٨م

○فردوس الأخبار للحافظ شيرَويه بن شهرداد بن شيرويه الدّيلمي (٥٥٨ھ)، مطبوعة: دار الفكر،بيروت،الطبعة الأولیٰ١٣١٨ھ-١٩٩٧م

○فتح الباري شرح صحيح البُخاري للإمام الحافظ أحمد بن علي بن حجر العسقلاني (ت٨٥٢ھ)،مطبوعة:دار الكتب العلمية،بيروت،الطبعة الثّالثة١٣٢١ھ-٢٠٠٠م

○كنز العمال للعلّامة علاء الدّين عليّ المتّقي بن حُسام الدّين الهنديّ (ت٩٧٥ھ)، مطبوعة:دار الكتب العلمية، بيروت،الطبعة الثّانية١٣٢٣ھ-٢٠٠٣م

○کتاب التعریفات للإمام علی بن محمد الجرجانی(ت۸۱۶ھ)،مطبوعۃ:دار الکتب العلمیۃ، بیروت،الطبعۃ الأولیٰ ۱۴۰۳ھ-۱۹۸۳م
○الکامل فی ضعفاء الرجال للإمام الحافظ أبی أحمد عبد اللہ بن عدیّ الجرجانی (ت۳۶۵ھ)،مطبوعۃ:دارالکتب العلمیۃ،بیروت،الطبعۃ الأولیٰ۱۴۱۸ھ-۱۹۹۷م
○المسند للإمام أبی عبد اللہ أحمد بن محمد بن حنبل الشّیبانی (ت۲۴۱ھ)، مطبوعۃ: مؤسسۃ الرّسالۃ،بیروت،الطبعۃ الأولی۱۴۲۱ھ-۲۰۰۱م
○المستدرک علی الصّحیحین،للإمام أبی عبد اللہ محمد بن عبد اللہ الحاکم النّیسابُوری (ت۴۰۵ھ)، مطبوعۃ:دارُالمعرفۃ،بیروت،الطبعۃ الثانیۃ۱۴۲۷ھ-۲۰۰۶م
○مجمعُ الزّوائد ومنبع الفوائد،للحافظ نُور الدّین علی بن أبی بکر بن سُلیمان الھیثمی المصری (ت۸۰۷ھ)،مطبوعۃ:دارُ الکتب العلمیۃ،بیروت،الطبعۃ الأولی ۱۴۲۲ھ - ۲۰۰۱م
○المعجم الأوسط للإمام الحافظ أبی القاسم سلیمان بن أحمد بن أیوب الطبرانی (ت۳۶۰ھ)،مطبوعۃ:دارالکتب العلمیۃ،بیروت،الطبعۃ الأولیٰ۱۴۲۰ھ-۱۹۹۹م
○المنھاج شرح صحیح مسلم للإمام یحی بن شرف الدّمشقی الشّافعی (ت۶۷۶ھ)، مطبوعۃ:دارالکتب العلمیۃ، بیروت،الطبۃ الأولیٰ۱۴۲۱ھ-۲۰۰۰م
○المواھبُ اللّدنیۃ للإمام أحمد بن محمد القسطلانی(ت۹۲۳ھ)،مطبوعۃ:دار الکتب العلمیۃ،بیروت،الطبعۃ الأولیٰ۱۴۱۶ھ-۱۹۹۶م
○الموطّاء للإمام مالک بن أنس(ت۱۷۹ھ)بروایۃ یحی بن یحی المصمودی، مطبوعۃ: داراحیاء التّراث العربی، بیروت،الطّبعۃ الأولیٰ۱۴۱۸ھ-۱۹۹۷م
○المُفردات فی غریب القُرآن للعلّامۃ أبی القاسم الحسین بن محمد المعروف بالرّاغب الأصفھانی(ت۵۰۲ھ)، النّاشر:دار القلم،دمشق-الدّار الشامیّۃ،بیروت،الطبعۃ الأولیٰ ۱۴۱۶ھ-۱۹۹۶م

○مکاشفة القلوب للإمام أبي حامد محمد بن محمد الغزالی (۵۰۵ھ)، مطبوعة: دار المعرفة، بیروت، الطبعة السابعة ۱۳۲۵ھ-۲۰۰۴م

○مکارم الأخلاق للحافظ الإمام أبي بکر عبد الله بن محمد بن عبید ابن أبي الدنیا (ت۲۸۱ھ)، مطبوعة: دار الکتب العلمیة، بیروت، ۱۴۲۱ھ-۲۰۰۰م

○المعجم الکبیر للإمام الحافظ أبي القاسم سلیمان بن أحمد بن أیوب الطبرانی (ت۳۶۰ھ)، مطبوعة: دار إحیاء التراث العربی، بیروت، ۱۴۲۲ھ-۲۰۰۲م

○معرفة الصحابة للحافظ أبي نُعیم أحمد بن عبد الله الأصفهانی (ت۴۳۰ھ)، مطبوعة: دار الکتب العلمیة، بیروت، الطبعة الأولیٰ ۱۴۲۲ھ-۲۰۰۲م

○مکارم الأخلاق ومعالیها ومحمود طرائقها للإمام أبي بکر محمد بن جعفر الخرائطی (ت۳۲۷ھ)، مطبوعة: دار الآفاق العربیة، القاهرة، الطبعة الأولیٰ ۱۴۱۹ھ-۱۹۹۹م